اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول و دوم — جلد چہارم

معہ ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت صفر و ربیع الاول ۱۲۹۸ھ مطابق جنوری و فروری ۱۸۸۱ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلق رسالہ

نمبر	درجات و مراتب قیمت	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ بابت رسالہ	قیمت سالانہ بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نوّاب اور رئیس ...	للعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عام اغنیاء و لائبریری و سوسائیٹی ہا۔	عہ	ے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	لے ر	۴ر۸
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھین اور رسالانہ پیشگی داخل کرین	للے	۱۲ر
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نہ رکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

یہہ ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ ملسکیگا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے۔ لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے۔

جنکے نام اصل رسالہ یا اُسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اُسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہ ہو وہ اصل رسالہ یا صرف اُسکا ضمیمہ واپس کر دین۔

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ مناسب ہے۔

راقم ابو سعید محمد حسین۔ لاہور محلہ سید مٹھہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چھپا

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اختتام سال گذشتہ وآغاز سال آیندہ

بعد الحمد والمنۃ کہ اشاعۃ السنۃ کا تیسرا
سال ختم ہوا اور سال چہارم شروع ہوا۔
سال سوم مین اس رسالہ نے عمدہ آثار کا جلوہ دکہایا
ہے اور ایک عجیب خوش نما نیا رنگ پکڑا اور قوی
اثر اسکا اس سال مین یہہ ظاہر ہوا ہے کہ اس نے
اپنے مقابل تہذیب الاخلاق کو بالکل ساکت کردیا
ہے اور جو وہ اس سے پہلے سال کچہہ کچہہ اسکے مقابلے
مین چون وچرا [illegible]
وجہہ گو بعلم و بے انصاف مقلدین تہذیب الاخلاق
یہی سمجہتے ہون کہ تہذیب الاخلاق اسکو مخاطب صحیح
نہین سمجہتا اور اسکے مضامین کو لایق تعرض وجواب
نہین جانتا۔ مگر اہل علم والنصاف (انہی کے ہم
خیال کیون نہ ہون) خوب جانتے ہین کہ یہہ ستر از
بے چادری ہے اور یہہ سکوت از درماندگی ہے

زاہد نداشت تاب وصال پری رخان
کنجے گرفت ترس خدا را بہانہ ساخت

اور اگر یہہ سکوت لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنۃ
کے سبب سے ہوتا تو پہلے سے وہ لایق خطاب کیون
سمجہا جاتا اور تہذیب ماہ جمادی الاولی والثانیہ ورجب
وشعبان سنہ ۱۲۹۶ھ مین صراحۃ اور پرچہ ذی قعدہ سنہ ۹۶
وغیرہ مین اشارۃً کیون مشرف بخطاب کیا جاتا۔
اسکو ایک مدت تک مخاطب بنا کر پہر خطاب ترک
کرنا اس بات پر کامل دلیل ہے کہ آپ کو اسکی مقاومت
کا حوصلہ نہ رہا۔ اور اسکے پر زور عقلی ونقلی دلایل کے
معارضہ سے عاجز ہوکر سپر یا شمشیر کو ہاتہہ سے ڈالنا پڑا
اور [illegible] پر عمل کیا

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق خطاب وتعرض جناب نہ تہا
تو آپ نہ سہی کوئی اور ہی آپ کے اتباع وذریات
سے (جو ہمیشہ سے اسکو اخبارون کے ضمن مین [illegible]
خارج از بحث مین مخاطب فرماتے ہین اور طعن وتشنیع
وسب وشتم سے اسپر دے دے جاری رکہتے ہین)
اسکے کسی مسئلہ سے تعرض کرتا اور مطلب کی بات
کا جواب دیتا۔
ان لوگون کے خطاب وتعرض نے اس

کافر وگذاشت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لایق خطاب ہونیکا تو سرٹیفکیٹ دیدیا۔ پھر اگر کچھ حوصلہ جواب تھا تو مطلب کی باتون کا (جنمین بڑے بڑے سخت اور فاش امور مین جناب مخاطب کو ملزم کیا گیا ہے اور بر سر بام انکو اصول اسلام (توحید نبوت معاد وغیرہ) مین مخالف اسلام بنایا گیا ہے کیون جواب نہ دیا۔ اور کچھ ہاتھہ مین نہ تھا تو لعنۃ اللہ علی قائلھا و معتقدھا کو ہی پیش کردیا ہوتا۔ جو مولانا حاجی سید علی بخش خان صاحب کے جواب و مقابلہ مین پیش کیا گیا تھا۔ ہمنے دو برس کے عرصہ مین اشاعۃ السنہ کے جواب مین بیسیون مضامین کو اخبارون مین ملاحظہ کیا مگر مطلب کی بات کے جواب مین [illegible] کسیکا دو سطری مضمون نہ پایا جو مضمون دیکھا اسی قسم کا دیکھا کہ تم ایسے ہو (طامع دنیا خود پسند خود ثنا وغیرہ وغیرہ) اور تمہارا رسالہ ایسا ہے (ٹکڑون کا طالب دقیانوسی الفاظ (عربی) کا متضمن انگریزی علوم سے عاری وغیرہ وغیرہ) اور اگر انمین سے بڑے حضرت سے لیکر چھٹہ بھیون تک کسیکے ہاتھہ مین کسی مطلب کی بات کا جواب ہوتا تو وہ کس دن کے لئے چھپا رکھنا تھا۔ اس سے بھی صاف یقین ہوتا ہے کہ ان سب کا سکوت تعرض مضامین

مقصودہ اشاعۃ السنۃ سے تبرنی ازبے چادری کا مصداق ہے۔ لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنۃ کے سبب سے نہین ہے۔ اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق توجہہ و خطاب نہ ہوتا تو تہذیب الاخلاق کے قدیمی معتقدین و معاونین مین وقعت نہ پاتا حالانکہ وہ حضرات اس رسالہ کی بڑی قدر کرتے ہین اور بڑے شوق سے اسکو خریدتے اور ملاحظہ فرماتے ہین۔ پھر بعضے (جو محض مقلد تہذیب الاخلاق نہین ہوتے) بعد ملاحظہ اشاعۃ السنۃ خیالات تہذیب الاخلاق سے رجوع کرکے اعتقادات قدیمہ اسلام پر قایم و مستحکم ہو [illegible] الاخلاق کے مقلد ہین یا اُسکی محبت مین †حبك للشئ يُعمي ويصم کے مصداق ہو رہے ہین اگرچہ خیالات تہذیب کو چھوڑ نہین سکتے مگر قوت و صلابت جوابات اشاعۃ السنۃ کو دیکھکر اتنا تو ضرور کہہ دیتے ہین کہ فلان مسئلہ مین اشاعۃ السنۃ نے تہذیب الاخلاق کا جواب خوب ادا کیا ہے میرے پاس اس مضمون کے کئی خط موجود ہین کوئی طالب سند و دلیل ہوگا تو ان خطوط کو پیش کیا جاویگا اس سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ بڑے حضرت یا اُنکی ذریت اس رسالہ

† تیرا کسی چیز کو چاہنا اندہا اور بہرہ کردیتا ہے یعنی اسکے عیب کو دیکھنے اور سُننے نہین دیتا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

کی نااہلی کے سبب سے جواب و خطاب سے ساکت نہین ہین - یہہ سکوت اس رسالہ کے پر زور دلایل کا اثر ہے ؟

بعض مقلدین جناب جو غالباً تہذیب الاخلاق وغیرہ تصانیف جناب کو دیکھتے بہی نہ ہونگے اس سکوت کی یہہ وجہہ بیان کرتے ہین کہ آپکو بروش اہل یوروپ عموماً بحث و جدال سے طبعی نفرت ہے اشاعۃ السنہ کیا آپ کبھی کسی سے مخاطب نہین ہوتے اور بحث و جواب کی چال ہی نہین چلتے - مگر یہہ بات ناظرین تہذیب الاخلاق قدیم و جدید و علیگڈہ انسٹیٹیوٹ کے سامنے چل ہی نہین سکتی - تہذیب قدیم [illegible] آپ سے آپکا خطاب و جواب موجود ہے اور تہذیب جدید کے ابتدائی پرچون مین خود یہی مہجور از حضور (عمدۃ اشاعۃ السنۃ) مخاطب ہو چکا ہے + اور علیگڈہ انسٹیٹیوٹ مین اکثر جزوی امور مین آپ کی لوگون سے جہیڑ چہاڑ رہتی ہے - چنانچہ آجکل پنجاب یونیورسٹی کالج کے باب مین آپکی بحث ہو رہی ہے پہر یہہ بات کہ بحث و جدال سے آپ کو عموماً نفرت ہے بجز لاعلمی قایل کیا نتیجہ بخشتی ہے - اور حق یہہ ہے کہ آپ بحث و جدال کی طرف بدل مایل ہین اور جواب و سوال سے ہمیشہ سے شایق و قایل - مگر عقلمند ہین چادر دیکہکر پانون پسارتے ہین جہان مجال سخن نہین پاتے وہان سکوت اختیار کرتے ہین اور اس نصیحت پر کاربند ہو جاتے ہین ؏

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر بایدانداختن -

اور آپکے اتباع و ذریات جو اشاعۃ السنہ سے نکمی اور خارج از بحث باتون مین چہیڑ چہاڑ رکہتے ہین عقل سے عاری ہین اور یہہ سمجہتے ہین کہ مطلب کی باتون کا جواب نہ سہی سب و شتم و طعن و تشنیع کا بوجہہ تو اشاعۃ السنہ پر پہینکے جیسے کسی تیلی نے کم عقل جاٹ کو کہا تہا کہ جاٹ بے جاٹ تیرے سر پر کہاٹ اُسنے اُسکے جواب مین کہا تیلی بے تیلی تیرے سر پر کولہو اُس عقلمند نے کہا میان قافیہ تو نہ بنا اُس نے جواب دیا کہ قافیہ نہ بنا تو خیر تو بوجہہ سے تو مریگا -

الحاصل اس سکوت کی وجہ نہ اشاعۃ السنہ کی نا اہلی ہے اور نہ آپ کی کم گوئی اور بحث و جدال سے کنارہ کشی بلکہ یہہ اشاعۃ السنۃ کی قوت بیانی اور انکی عقلمندی کا اثر ہے اس اثر کی **صداقت** پر ایک یہہ بہی کامل شہادت پائی جاتی ہے کہ اشاعۃ السنۃ تہذیب الاخلاق کے بعض علما عام تیر کردیا ہے

+ اسکے سوا اور بہی مباحثہ جناب اسمین موجود ہے - ایک ناصح مشفق نے آپ سے کہا تہا کہ اگر آپ کو خیر خواہی قومی کا جوش ہے تو حصول علم کی ترغیب مین جسقدر منظور ہو تحریر کیجیے یہہ کیا ضرور ہے کہ وجود ملایکہ پر بحث کرکے بے سبب اہل اسلام کی دل دکہائے جاوین آپنے اس ناصح کو نکتہ چین بنایا اور اسکا جواب دیا ہے دیکہو تہذیب الاخلاق بابت جمادی الاول ۱۲۹۰ہ صفحہ ۱۰۵ صفحہ کا مضمون بعنوان مسلمانون مین نکتہ چینون کی قدر [illegible] کوئی دقیقہ بحث لفظی و معنوی کا فروگذاشت

تہذیب الاخلاق کی دعوت ہوا نفوس عامہ کے
موافق ہے کیونکہ وہ لوگون کو یہہ سکھاتا ہے ۵
نرکہہ روزہ نہ مرہبو کہانہ جا مسجد نہ دے سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا
اور یہہ سُناتا ہے کہ قیامت کے دن جسکو مسلمان
نے ہوّا بنا رکہا ہے نہ کوئی جسمانی دوزخ ہے نہ بہشت
نہ ظاہری حساب کتاب نہ کسی نبی یا کتاب آسمانی
کا ماننا شرط نجات ہے نہ کسی حکم مذہبی کا پابند ہونا۔
اور اشاعتہ السُنتہ کی دعوت اُسکے برخلاف ہے وہ
یہ کہتا ہے کہ جزوی و کُلّی و عملی و اعتقادی و دینی
و دُنیاوی امور مین کُتب و تعلیم انبیا کا [illegible] ضروری
ہے اور ایک آن بہی قید شریعت سے باہر ہونا
موجب ہلاکت ہے۔ جو کسی ایک نبی یا کسی کتاب آسمانی
یا کسی حکم مذہبی نماز روزہ حج زکوۃ سے انکاری ہوگا
وہ ابد الآباد دوزخ مین جلیگا جسکے آلام کا خارجی
وجود محقق ہو چکا ہے۔ باایں ہمہ اشاعۃ السُنتہ
عامہ خلایق پر وہ اثر کر رہا ہے کہ تہذیب الاخلاق کا
وہ اثر نہین ہے۔ تہذیب سے غالباً آزاد منش اور
متبعان ہوا نفس بہتے اور متاثر ہوتے ہین اور
اشاعۃ السُنتہ کس و ناکس پر موثر ہے حتی کہ بعض
تابعان ہوا نفس بھی اسکی تاثیر سے پابند شریعت
ہو جاتے ہین اور اتباع ہوا نفس سے باز آتے
ہین اور ظاہر ہے کہ ہوا نفس کیطرف لوگون کو
بُلانا اور اسمین کامیاب ہو جانا ایسا مشکل اور بڑا
بہاری امر نہین ہے جیسا کہ لوگون کو ہوا نفس
سے ہٹانا اور قید شریعت مین لانا مشکل ہے۔
اِس تاثیر عام سے بہی یہی قیاس مین آتا ہے کہ
سکوت مخاطب بہی اِسی تاثیر کا اثر ہے اِس کا
یہہ اثر دیکہکر ہمارے بعض احباب (جن کو
مین اپنا ثانی اثنین† اور قوت بازو بلا ریب و دین
سمجھتا ہون) کی یہہ رائے ہو گئی ہے کہ بس اَب
[illegible] نہین بگڑا [illegible] فتح کرلیا اَب
اُن سے مقابلہ اور مبازرہ کچہہ ضرور نہین ہے
بلکہ اب بجائے اُسکے اشاعت عام اصول اسلام کے
طرف توجہہ بکار ہے۔ مگر میرے خیال ناقص مین
اِس رائے جگہہ نہین پکڑی اور میرے نزدیک جبتک
کہ تہذیب الاخلاق قدیم و جدید و تفسیر سُرتیزدیر
کی ایک ایک بات کا جو مخالف اصول اسلام ہے
جواب نہ ہولے اِنکے خطاب جواب سے ساکت ہونا
مناسب نہین ہے۔
اگر ہمارا مقصود صرف مخالف پر فتح پانا اور اُسکو
شکست دینا ہوتا تو اُس دوست کا خیال درست تہا

† اس سے جناب مولوی الف[illegible] بٹالوی ثم الدہلوی مراد ہین جو تحریر مین ثانی اثنین [illegible]

ہمارا مقصود تو اصول اسلام کی محافظت اور ادیان سماوی کی حمیت و حمایت ہے پس جبتک کہ کوئی ایک بات بھی جناب مخاطب کی (جو اصول اسلام و غیرہ ادیان سماوی کی مقاوم و مقابل ہے) صفحۂ زمین پر بلا جواب و ابطال باقی ہے ہمکو سکوت کرنا کب مناسب ہے ہمارے مخاطب سکوت چھوڑ عدم کی بھی راہ لین اور اس جہان سے کوچ کر جاوین تب بھی ہم مسلمانونکو جبتک کوئی صاحب علم انمین سے انکے کفریات کے ابطال سے سکوت جائز نہین ہے ۔

زمانہ سابق مین فلاسفہ کے خیالات باطلہ نے یونانی سے عربی زبان مین ترجمہ ہوکر اسلام مین رواج پایا تو امام رازی نے انکی ابطال و ضمحلال مین قلم اٹھایا اور انکی ہر ایک باطل بات کو معارض اسلام ہو یا نہ ہو رد کر دیا جس سے مسلمانون کے عقاید نے تذبذب سے امن پایا ۔ اگر امام رازی اباطیل فلاسفہ کو رد نہ کرتے تو جو لوگ فلسفہ کے متوغل و مشتغل تھے فلسفہ کو دین بنا لیتے ۔

ہمارے زمانہ مین جناب مخاطب نے فلاسفہ انگلستان کے باطل خیالات کو انگریزی سے اردو مین ترجمہ کرا کر شائع کیا ہے ۔ پس ہم سب مسلمانون پر واجب ہے کہ امام رازی کیطرح ہر ایک باطل اقوال و اصو

جناب کو رد کئے بغیر نہ چھوڑین تا کہ نا گفتہ رفتہ زمانہ حیات جناب مین نہ سہی پیچھے سہی فلسفہ انگلستان مسلمانون کا دین نہ بنجاوے ۔ ہان اسقدر یہہ بات اپنے اُس دلی دوست کی مانتا ہون کہ بعد اس سکوت و ہزیمت مخاطب کے اب مین انکو مخاطب نہ کرون اور عام طور پر بلا ذکر نام نامی جناب کے آپ کی اصول باطلہ کا ابطال عمل مین لاؤن سو آئندہ بعد اختتام ان مباحث کے جو آپکے نام نامی سے شروع ہو چکی ہین (یعنی بحث ولادت مسیح اور ریویو متعلق رسالہ امام غزالی اور مبحث مذہب [illegible] مین انکو مخاطب کرون گا عام اور مجمل طور پر اعتقادات و اصول باطلہ فلاسفہ انگلستان کو آپکی تصانیف سے منتخب کرکے اُسکا ابطال و جواب تحریر مین لاؤن گا ۔

اِس تحریر مین اِس تطویل و تفصیل کو جو ایک آپکے جواب مین ہو رہی ہے نیز ترک کیا جاویگا اور مختصر طور پر احقاق حق و ابطال باطل عمل مین آویگا تفصیل و تطویل مقابل کو گھر تک پہنچانیکے لئے ہوتی ہے پس جب حضرت کو گھر تک پہنچا دیا اور اب کوئی ہمارا مقابل نہ رہا تو تفصیل و تطویل سے کیا کام رہا ۔ اِس تفصیل و تطویل سے ایک امر کا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اظہار بھی مقصود تھا کہ ان خیالات باطلہ کے بطلان پر اس کثرت سے دلایل موجود ہین اور اہل الحق کو اُن دلایل بیان کی اس وسعت سے استطاعت ہے جب یہہ امر بھی دو سال کے عرصہ مین خوب ظاہر ہوچکا — اور کس و ناکس پر زور دلایل و بیان اہل الحق کا نمایان ہوا تو اُس سے وہ مدعا حاصل ہوگیا - آیندہ نہایت مختصر بحث ہواکریگی غالباً ایک ایک نمبر مین کئی کئی مسایل کی صفائی ہوتی جاویگی بتوفیق اللہ العزیز -

اور ایک اثر اِس رسالہ کا سال سوم مین یہہ ظاہر ہوا ہے کہ اسکی خریداری و اشاعت سال گزشتہ کی نسبت ترقی پر ہے - اگر کوئی ایک یا دو شخص کسی شہر کے حب مالی یا ناآشنائی مضامین ردنیچر یہ کے سبب خرید سے انکاری ہوئے ہین یا تو اُنکے عوض دو چار اور بڑہ گئے ہین - اِسکی ترقی روزافزون سے ہم امید کرتے ہین کہ یہہ بہت جلد ترقی مین اپنی ہمعصر اخبارون اور رسایل پر فایق ہوگا - انشاء اللہ تعالی -

اور جو خوشنما نیا رنگ اِس رسالہ نے سال سوم مین پکڑا ہے وہ یہہ ہے کہ اِسکا فرقہ اہل اسلام باہمی متخالفہ سے مقابلہ چھوٹ گیا ہے اور یہہ اب باہمی اتحاد والتیام کیطرف متوجہ ہوگیا ہے اِس سے یہہ مقصود نہین ہے کہ اب اِسکو مخالفین فی الفروع سے مسایل فروعی مین اتحاد ہوگیا ہے اور جن مسایل مین وہ اپنے مذہبی بھائیون سے مخالف تھا اور ۱۸۷۸ء سے انمین بحث کر رہا اور اشتہار دے رہا اور ہل من مبارز کا نقارہ بجا رہا تھا انمین وہ اب مخالفین کا تابع ہوگیا ہے - کلا واللہ ایسا ہرگز نہین ہوا - وہ جس خیال و جزئی مخالفہ پر تھا اب بھی ویسا ہی ہے بلکہ مقصود اس سے یہہ ہے کہ اِن مسایل خلافیہ [illegible] کسیکا مقابل و معارض نہین رہا اور اُسکو کسیکا الزام و افحام مدنظر نہین رہا - وہ اب بھی اپنے مسایل خلافیہ کو بجائے خود ظاہر و مدلل کریگا - مگر اسمین کسیکو مخاطب بناکر اسپر الزام و تشدد کا قصد نہ کریگا - اپنے مخالفین فی الفروع کی دعوت مین آیۃ ادع الی سبیل ربک+ بالحکمۃ والموعظۃ پر کاربند ہوگا - اسمین و اغلظ علیہم++ پر عمل اختیار نکریگا -

پہلے اپہر شان موسوی و نوحی کا ظہور تھا جنہون نے اپنی قوم کی سختیون اور سرکشیون پر اُن سے بغض کیا اور درشتی اور سختی سے انپر

+ راہ خدا کیطرف لوگون کو حکمت سے بلا -

++ اِن معاندین پر سختی کر

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

بد دعا کی - اب اسپرشان عیسوی و ابراہیمی کا ظہور ہو گیا ہے جنہون نے اپنی قوم پر ترس کھا کر رحم فرما کر مغفرت کی دعا کی - اور باوجود اس شایستہ طرز خلاف اور اظہار مسایل اختلاف کے وہ اب اُس **اتفاق کیطرف بھی** رجوع کریگا جو سب مسلمان بھایون کو آستین حاصل ہے پر اکثر اہل اسلام کو اُسکی طرف توجہ نہین ہے - اور اظہار مسایل خلاف سے بڑھکر وہ اظہار و اشاعت مسایل اتفاق مین کوشش کریگا - اور اُسکے ذریعہ سے وہ ہر ایک فرقہ اسلام کو مدد پہنچایا گا اور مسلمانون ... مخفی متحجب اتفاق کو ظاہر کرکے اُسکی ترقی مین ساعی ہو گا - اِس **اتفاق** و اتحاد کو ترقی دینے کے لئے اُسنی ایک انجمن اشاعت اسلام کی بنا ڈالی ہے جسکی کیفیت ضمیمہ ہا سابقہ و حال مین تفصیل موجود ہے اور اپنے مسایل خلافیہ کے شایستہ طور پر اظہار کرنیکے لئے اُس نے ایک ضمیمہ علیحدہ مقرر کر دیا ہے جس کے مقاصد و مبادی کی تفصیل اسی ضمیمہ کے دیباچہ مین ہے - الٰہی تو اِس رسالہ کے مولف اور بانی کو خلوص نیت عطا کر اور اُسکی قلم اور زبان اور الفاظ مین غیبی برکت نازل فرما اور اِس رسالہ کو یوماً فیوماً ترقی دے اور اسکو باعث ترقی اسلام و اہل اسلام و اشاعت السنۃ و اعزاز اہل سُنت کر آمین ثم آمین -

---

مژدہ

تالیف تنقیح البیان جواب تفسیر نیچری

تفسیر نیچری کے جواب مین امام فن مناظرہ اہل کتاب **سید ناصر الدین محمد ابو المنصور** دہلوی (نصرہ اللہ علی معاویہ) نے کتاب تنقیح البیان کی تالیف شروع کر دی ہے - اسکے ۲۵ صفحے تک چھپ کر فرط عنایت سے میرے پاس بہیج بہی دی ہے - مینے اوسکو اول سے آخر تک ایک سرسری نظر دیکہا تو جواہر زواہر معانی و مطالب سے مملو پایا - اور مؤلف علام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا -

جناب ممدوح نے ہر ایک تاویل و تسویل تفسیر خانصاحب کا جو مخالفین اسلام سے ماخوذ ہے پتہ بتا دیا ہے اور بحوالہ نقل و کتاب ثابت کر دکہایا ہے کہ یہہ تاویل آپ نے کُتب عیسائیون سے لی ہے اور وہ آتش پرستون سے اخذ کی ہے اور اِس تاویل مین آپ نے مسیلمہ کذاب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی شاگردی کی ہے اور یہہ تاویل اپنے جی سے گھڑلی ہے - پھر ہر ایک تاویل کا عقل و نقل سے جواب دیا ہے اور اچھا ناتھہ دکھایا ہے - اِس مقام مین تشویق و ترغیب ناظرین کے لئی اسکی چند تمثیلات نقل کرتا ہون اور بحکم مشک آنست کہ خود ببویدنہ کہ عطار بگوید اُسکی خوبی پر اُسی سے شہادت بہم پہنچاتا ہون -

(۱) **تفسیر نیچری** کے صہ ۳۲ مین قرآن مجید کے معجزہ فصاحت سے انکار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسکے بےنظیر ہونیسے اسکا خدا کی طرف سی ہونا ثابت نہین ہوسکتا بہت سے کلام انسان کے ایسے دُنیا مین موجود ہین انکی مثل آجتک دوسرا کلام نہین ہوا - مگر وہ من اللہ تسلیم نہین ہوتی -

تنقیح البیان کے صہ ۲۹ مین اسکا یہہ جوابدیا ہے - یہی دلیل نصرانی علماء نے بھی فصاحت و بلاغت قرآنی کی بابت لکھی ہے دیکھو میزان الحق وغیرہ مگر اتنا نہ سمجھے کہ اِن فصیح و بلیغ مصنفون نے کبھی یہہ دعوی نہین کیا تہا کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین یعنی لے آؤ تم ایک سورۃ اسکی مانند اور خدا کے سواء اپنی حمایتون کو بہی

بلالو انتہی پس اُن کے اسطرحکا دعوی کرنیکے سبب کسی کو اُنکی مثل تصنیف کرنے پر توجہہ نہ ہوئی ورنہ بیسون اُن سے بہتر تصنیفین ہوجاتین اُسکی تائید مین اور بھی کلام لطیف کیا ہے جو دیکھنے کے لائق ہے -

(۲) **تفسیر نیچری** کے صہ ۳۳ مین کہا ہے حضرت موسی علیہ السلام احکام عشرہ توریت کے جنکو حضرت موسی نے پہاڑ مین بیٹھکر پتھر کی تختیون پر کہود لیا تہا الخ -

تنقیح البیان کے صہ ۳۳ مین اسکا یہہ جواب دیا اگر حضرت موسی گہر مین بیٹھکر نہین کہود سکتے تہے جو پہاڑ پر کہود نے گئے اِس سے مطلب یہہ نکلا کہ تمام اُمت کو دہوکا دینے کے لئی حضرت موسی نے نعوذ باللہ یہہ مکر کیا تہا کہ پہاڑ مین بیٹھکر تختیون پر کہود لیا تاکہ لوگ جانین کہ خدا کے پاس سے یہہ احکام لائے ہین - لیکن اگر توریت مین یہہ عبارت موجود ہو کہ خدا نے اپنے ہاتھ سے اُن تختیون پر لکہا تہا تو توریت کا ابطال خان صاحب نے کیا یا نہین ؟ توراۃ مین لکہا ہے کہ خداوند نے جب موسی سے کوہ سینا پر اپنا کلام تمام کرچکا عہد نامہ کی دو لوحین دین اور وہ سنگین

ahmadimuslim.de

لوحین خدا کی انگلی سے لکھی ہوئی تہین† اسکے
سواء حضرت موسیٰ چالیس دن رات پہاڑ پر رہے
تہے کیا چالیس دن تک وہ لوحین کہوداکئے حالانکہ
ایک دن مین اُن لوحون سے زیادہ عبارت کہودی
جاسکتی ہے۔ پہر یہ کہ حضرت موسیٰؑ تو بے پڑہے
لکہے تہے (سوانح عمری عیسیٰؑ مصنفہ ایبان صاحب
باب ۴ وکتاب مویّدالاسلام مطبوعہ ۱۸۶۷ء ترجمہ
کتاب جان ڈیون پورٹ کے صفحہ ۱۸ کا حاشیہ
جسے آپ ہی لنڈن سے لائے تہے) پس باوجود
بے پڑہے لکہے ہونیکے حضرت موسیٰؑ وہ لوحین
کیونکر کہود سکے قطع نظر اسکے [illegible]
کا حال پہاڑ پر دیکہنے گیا تہا نہ آپ مگر سبہون نے توریت
سے جانا کہ حضرت موسیٰؑ کو خدا نے دو لوحین لکہکر
دی تہین پہر توریت کی خلاف یہہ کہنے کا منصب
کہان سے آپ کو ملگیا کہ حضرت موسیٰ نے پہاڑ پر
بیٹہکر پتہر کی تختیان کہودلی ہین ؎

۳ تفسیر نیچری کے صفحہ ۳۶ وغیرہ مین بہشت کی نہرون
اور باغون کی نسبت بہت ہنسی اور تحقیر کی ہے
حور وغلمان و دودہ و شراب و شہد و لذیذ
میوون کو ہنسی سے اڑایا ہے۔

تنقیح البیان صفحہ ۳۹ مین اسکا یہہ جواب دیا ہے
کہ یہی اعتراض نصاریٰ نے دین اسلام اور قرآن
پر کئے ہین دیکہو میزان الحق ومفتاح الاسرار وغیرہ
پہر اس ہنسی کا بہت تفصیل سے جواب دیا ہے۔

۴ تفسیر نیچری کے صفحہ ۶۲ وغیرہ مین قصہ آدم
وملایکہ کی نسبت لکہا ہے کہ یہہ واقعی قصہ نہین ہوا
اور فرشتون نے آدم کے خلیفہ کرنے پر اعتراض
نہین کیا اور نہ شیطان نے سجدہ کرنیسے انکار کیا
ہے اور نہ شیطان یا ملایکہ کوئی خارجی وجود رکہتے
ہین مفسّرین نے اسکو ایک واقعی جہگڑا بنا دیا ہے

تنقیح البیان صفحہ ۵۴ مین اسکا جواب یہہ دیا ہے
[illegible] کذّاب کی کتاب سے
لی ہے ورنہ کتب سماوی قدیم وجدید اس قصہ کی
تصدیق کرتے ہین چنانچہ فرمایا ہے کہ جب بقول
آپکے تمام مفسّرین اسکو ایک واقعی جہگڑا یا حادثہ
سمجہتے ہین تو جمہور کے خلاف آپکا یہہ قیاس ثابت
ہوا یا نہین اور نہ فقط جمہور اہل اسلام کے خلاف
بلکہ جمہور اہل کتاب کے برخلاف بہی۔ دیکہو علم
الہی کا خلاصہ پادری ہنی صاحب صفحہ ۸۰ سوال
۲۸۴ کے جواب مین لکہا ہے کہ بعض فرشتون نے
حسد بے ایمانی اور مغروری کے باعث خدا سے
بغاوت کرکے اپنے تئین برباد کیا ۲ پطرس ۲ باب ۴ یہوداہ

† دیکہو تنقیح باب [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ا باب ۶) کتاب ایوب کی ۴ باب ۸ امین ہے
دیکھو اُس نے اپنے کارگزارون کو امانت دار نہ جانا
اور اپنے فرشتون کو بیوقوف گنا انتہی یعنے
قال انی اعلم مالا تعلمون اور عبرانیون کے
ا باب ۶ مین ہے کہ جب پہلوٹھے کو دُنیا مین (یعنی
خاکی جسم مین) لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے
اُسے سجدہ کرین انتہی - اور اول طمطاوس ۳ باب
۶ مین ہے کہ کہین وہ غرور کر کے شیطان کیطرح
عذاب مین پڑے انتہی اور توریت کے شروع
مین یہہ قصہ مفصلاً مرقوم ہے اب یہہ فرمائے کہ
قرآن مجید کے سورۂ [illegible] کا
بہی انکار آپ سے ثابت ہوا یا نہین اور یہہ انکار بہی
کُفر ہے یا نہین ۱۹ اصل یہہ ہے کہ بعض فلاسفہ
بیدین و ملّت نے جو اپنی عقل پر بہت نازان تہے
یہہ دلیلین پیدا کی تہین کہ پیوستن روح بہ بدن
راندن آدم است از بہشت و میل بہ بدن فرمانبردن
حوّا دکردار نکو سپیدہ خوردن شجرہ منہیّہ یا رخشم
وطاؤس شہوت و گفتہ اند ابلیس عبارت از قوت
وہمی کہ پیر و محسوسات است و عالم معقولات را منکر است
و با قوت عقلی در ستیز و انچہ در شرع آمدہ کہ ہمہ فرشتگان
آدم را سجدہ کردند مگر ابلیس اشارت است باین معنی

کہ ہمہ قوائے جسمانی کہ فرشتگان ارضی اند مطیع روح
آدم اند مگر قوت وہمی کہ سرکش است انتہی -
(دیکھو دبستان المذاہب مطبوعہ لکہنؤ ۱۸۷۷ء
تعلیم یازدہم در عقائد حکماء نظر اول صفحہ ۳۴۳)
اور اسی طرح یہہ لوگ معراج اور جنّت اور نار و اعراف
و صراط وغیرہ سب چیزون کی تاویل کرتے ہین
اُسی کتاب کے صفحہ ۳۴۵ و ۳۴۶ وغیرہ مین
دیکہلو اور مسیلمہ کذّاب کی کتاب جسے وہ کتاب
آسمانی اور وحی کہتا تہا اور اسکی ہر دو جلدون
کے نام فاروقِ اول اور فاروقِ ثانی
[illegible] ہے جو کہتے ہین کہ خدا نے
ابلیس کو سجدہ آدم کا حکم دیا اور اُس نے انکار کیا
اور اسیوجہہ سے مردود درگاہ ہوا یہہ قول کُفر ہے
کیونکہ حق تعالی کسی غیر کو سجدہ کرنیکا حکم کبہی نہین دیتا
ہے اور اُس نے کوئی شیطان کہ آدمیون کو گمراہ
کرے پیدا نہین کیا ہے اور فاروق ثانی مین
لکہا ہے کہ کوئی شیطان موجود نہین ہے حقتعالے
نے آدم کو نیک و بد کامون کا اختیار دیا تہا
اور اسیوجہہ سے کردار نیک و بد کی پرسشش ہوگی
انتہی (دیکھو دبستان المذاہب مطبوعہ
لکہنؤ ۱۸۷۷ء تعلیم ہفتم در عقیدہ صادقیہ کہ پیروان

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مسلیمہ مین صفحہ ۲۹۹) انہین باتون کو خان صاحب بہادر نے بڑے فضول اور طویل بیان کے ساتھہ کئی ورقون تک لکھا ہے۔

لو بھائی نیچریون کا بھانڈا پھوٹ گیا اور راز نہفتہ کھل گیا اور خوب معلوم ہو گیا کہ جن باتون کو امام نیچریان ہند مدتون سے شہرت دے رہے ہین یہہ مسیلمہ کذاب کی باتین ہین۔ جو اُس نے قرآن کے مقابلہ مین کہی اور شایع کی تہین اب بہی مسلمان اُن کے دام تزویر سے نہ بچے تو پہر ان کی بچاؤ کی صورت نہین خدا تعالی مصنف علام کو جزا خیر دے اور اُنکی عمر و کمالات مین برکت عطا کرے جنہون نے اس راز مخفی کو آشکار کیا اور اصول مذہب نیچر کا ماخذ و پتہ بتا دیا۔

پہر صفحہ ۸ تنقیح البیان مین فرمایا ہے کہ آتش پرستون نے جب دیکھا کہ ہم مسلمانون کے آگے اپنے عقاید اور حجتون کو ثابت نہین کر سکتے ہین تب اُنہون نے اپنے مذہب کی باتون کی تاویل کر دی پس یہہ اُنکی بے لیاقتی کی دلیل واضح ہی چنانچہ دبستان المذاہب مطبوعہ لکھنو ۱۸۷۷ء

تعلیم اول در عقیدہ پارسیان صفحہ ۲۲ و ۲۳ مین لکھا ہے آنچہ گفتہ اند سروشان و پزشکان و بزرگان پیدا آمدند و آن مشاہدہ و رویت ارواح طیبہ است در حالت خواب و سیمرغ نام حکیمی بود کہ زال پرورد و آنچہ گویند خضر اشامید اشارت است بدانکہ کمال عقل بتوسط بدن انیست و خرد بجسم و جسمانی احتیاج ندارد نہ ذاتاً نہ وصفاً تا باید دانست کہ این فرقہ آنچہ از قانون صواب بیرون باشد و بمیزان خرد سنجیدہ نشود و ہوش نہ پسندد و ہمہ بدینگونہ تاویل کنند انتہی۔ پس جو ثابت نہین کر سکتے ہین وہ ایسی عقلین لڑاتین مگر جو اپنے دعوی پر دلیل رکہتے ہین اُنہین کیا حاجت ہی جو ایسا گر فر کرین سیمرغ نام آدمی کا کبہی نہ سنا ہو گا اگر وہ جانتے کہ کتنے ہی لڑکے ہندوستان مین موجود ہین جنہین بہیڑیون نے پرورش کیا ہے تو اتنی تاویل کی کیون حاجت ہوتی۔ پس انہین آتش پرستون کی طرح خانصاحب بہادر نے بہی تاویلات پر کمر باندہی ہے۔

۵ تفسیر نیچری کے صفحہ ۵۵ مین کہا ہے توریت مین لکھا ہے کہ خدا نے فرشتون سے کہا کہ آؤ ہم آدمی کو اپنی صورت پر بنائین یہہ مضمون مسلمان مفسرون

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

کے دل مین تہا اور وہ اسکو مثل ہیودیون کے ایسا ہی سمجہہ رہے تہے جیسے کہ ایک آدمی سے ایک آدمی بات کرتا ہے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ کو اونہون نے ویسا ہی سمجہا اور آدم اور شیطان کا قصہ بنا لیا ورنہ وہ صرف انسان کی فطرت کا زبان حال سے بیان ہے الخ۔

تنقیح البیان صفحہ ٥ مین اسکا یہہ جواب دیا ہے توریت مین لکہا ہے کہ خدا نے فرشتون سے کہا اور قرآن مین ہے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور مسلمان مفسرون نے ویسا ہی سمجہا اب کون انصاف کرے کہ [illegible] وجود ملائکہ بل اعتبار ہین یا فقط خانصاحب بہادر کا لایعنی قیاس خانصاحب بہادر کے دعوی کی بنیاد بیش از این نیست کہ اگلے بت پرست فلاسفہ نے بہی وجود ملایکہ کا انکار کیا ہے لیکن اُن فلاسفہ کی ہفتاد پشت مین بہی کبہی کسی پر وحی کا نزول نہین ہوا تہا اسلئے وہ اپنے طور پر اسکا یقین نہین کر سکتے تہے جیسے کوئی مسلمان گلا گہونٹے مرغی کی لذت سے آگاہ نہین ہے اسلئے وہ اس فعل کا مخالف ہے مگر خانصاحب بہادر اسکی لذت حاصل کر چکے ہین۔ اسلئے وہ اسکے قدردان ہین علاوہ اسکے وہ

فلاسفہ چونکہ الہام سے بہرور نہ تہے اپنی دانائی مین خبط الحواس ہو رہے تہے کہ علاوہ بت پرستی کے اُنہین آبدست لینے تک تو تمیز نہ تہی کیونکہ یونان مین کوئی آبدست نہین لیتا ہے اور یہہ فلاسفہ بہت بڑی بدکاریون مین بہی مبتلا تہے چنانچہ علم الہی کا خلاصہ صفحہ ٨ سوال ٨ کے جواب مین لکہا ہے کہ اگرچہ **بقراط** نے علم اخلاق کے بابت بہت اچہی طرح سے لکہا اور سکہایا تو بہی اُسنے آپ جادوگری کو مانا اور سمجہایا اور حرامکاری مین مبتلا رہا۔ پہر **افلاطون** کہ بقراط کا سب سے بڑا [illegible] سکہلاتا رہا کہ جہوٹ گناہ نہین ہے بلکہ ایک عمدہ کام ہے اور سوا اسکے **سیسرو** کہ قدیم غیر قوم عالمون مین سے ایک بڑا معقول شخص تہا زناکاری کیواسطے دلیل لاتا اور خودکشی سکہلا کر آخر کو اپنے نفس کا خود قاتل ہوا۔ کیٹو کہ فضیلت کا کامل نمونہ ہو نیکیو اسطے موصوف و مشہور تہا لونڈیبازی اور مےخواری مین تقصیروار ہوا اور سیسرو کی مانند قتل نفس کے تعلیم سکہلا کر آخرش اپنے ذات کا آپ ہی قاتل ہوا انتہی۔ اب خانصاحب بہادر کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ جو لوگ ملایکہ اور

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

الہام سے بیبہرہ رہے انکا یہہ انجام ہوا۔
یہہ ہمنے چند مطالب اس کتاب کے بطور تمثیل
ہدیہ ناظرین کئے ہین بقیہ مطالب کے لطف و قوت
کا اندازہ اہل بصیرت انہی چند تمثیلون سے
کر سکتے ہین یہہ کتاب اسی زور و شور سے اتمام
کو پہنچی تو تمام اصول مذہب نیچری کی قلعی کہل
جائیگی اور تفسیر بیہ تزویر کی بہی خوب حقیقت واضح
ہوگی۔ مگر افسوس اس کتاب کا اتمام طبع
کافی روپیہ نہ ہونیکے سبب سے معرض تعویق و التوا
مین پڑگیا ہے اور مسلمانون کو اس طرف توجہہ نہین ہے،
زیادہ افسوس کی [illegible]
ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مسلمانون کی عدم توجہہ
کے سبب مصنف علام فکر معاش سے فارغ البال
نہین اور انکے گذارہ اوقات روزمرہ کی سبیل بجز بیع
و فروخت کتب مصنفہ جناب کے سوا اور کچہہ
نہین ہے۔ پس اگر مسلمان پیشگی قیمت ارسال
کتاب کی طرف توجہہ نہ فرمائینگے تو اس کتاب کا
اتمام تو کیا اور افادات و فیوض مصنف بہی بند
رہین گے۔
مسلمانون کو اپنے مخالفین مذہب عیسائیون
کی طرف بچشم عبرت دیکہنا چاہیے کہ اُن کے اکثر

اضلاع کے مشنون مین تیس تیس ہزار روپیہ مصارف
اشاعت دین عیسوین کے لئے جمع رہتے ہین
جسمین صدہا روپیہ پادری صاحبان کے ذاتی
مصارف مین آتا ہے اور ہزارہا کتب مذہبی کے
تصنیف و ترویج مین خرچ ہوتا ہے۔ مسلمانون سے
یہہ امر تو ہونے سے رہا کیونکہ انکے حال پر یہہ بیت
صادق آرہا ہے

کریمان را بدست اندر درم نیست
خداوندان نعمت را کرم نیست

یعنی جنکے ہاتہہ مین مال ہے انکو اپنا عیش و عشرت
[illegible] کی کام مین بہی اُن سے
کچہہ بن پڑتا ہے تو اُسی محل مین جہان دُنیا کا
نام اور رسم نقد فخر دکہائی دیتا ہے اور جن کے
دلون مین نصرت دین و حمایت ایمان کا جوش
ہے اُن کے ہاتہہ مین فلوس نہین لہذا وہ اتنے
سے تو درگذر نہ کرین کہ اگر کوئی شخص نصرت
و حمایت اسلام کے لئے کوئی کتاب تصنیف کرے
تو بامقدور اُسکو واجبی قیمت سے خرید لین اور
زر قیمت پیشگی مصنف کے پاس ارسال فرمادین۔
اِدہر تو یہہ حسرت اثر خبر سُننے مین آئی ہے
اُدہر کتاب براہین احمدیہ کی جلد دوم کا ٹیل پیج

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دیکہکر اسی قسم کی وحشت انگیز خبر نظر سے گذری ہے کہ وہ کتاب جو تین سو عقلی براہین حقانیّت قرآن و نبوّت محمدیّہ ضمن مین رکہتی ہے اور اپنا صدق و غلبہ اس زور سے دکہارہی ہے کہ بثبوت مغلوبیّت دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرتے ہے نیز مسلمانون کی عدم توجہی سے معرض تعویق مین ہے اسکے مصنّف محبّی مرزا **غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور** نے اس کتاب کی ڈیڑہ سو جلد بڑے بڑے رؤساء اسلام کے پاس ارسال فرمائی اور ساتہہ اسکے بذریعہ خط دو آنہ کا ٹکٹ [illegible] صاحبون سے یہہ درخواست کی کہ اگر بنظر اشاعت دین و حمایت نبوت سیّد المرسلین اسکی خریداری منظور ہو تو زر قیمت پیشگی عطا فرماوین ورنہ یہی ٹکٹ جو ارسال خدمت ہو اُس کتاب پر چسپان فرما کر واپس کرین مگر اُن ڈیڑہ سو رؤسا مین سے بجز ایک دو کسان اہل ہمّت کے کسینے خریداری کتاب تو کیا خط کا جواب تک نہین دیا اور نہ اصل کتاب کو واپس کیا ہے شاید آدہ آنہ کے ٹکٹ کو غنیمت سمجہکر اور کار خیر مین لگادیا ہوگا اور کتاب کو ذخیرہ ردّیات اخبار مین داخل کیا ہوگا

انا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون ـ

مسلمانون کا یہی حال رہیگا تو خدا نخواستہ باشد بہت جلد وہ وقت آجاویگا کہ قرآن اور اسلام کا نام کوئی نہ لیگا اور دین عیسائی یا دہریہ پن کا عام چرچا ہو جائیگا ـ اللّٰہم احفظنا عن ذٰلك ولا ترینا ماھنالك واقبضنا الیك غیر مفتونین قبل ذٰلك ـ

مُسلمانان اہل فضل اب بہی اس بات کو سنبہالین اور پنبہ غفلت کان سے نکالین اور دین اور معاونین دین کی اعانت فرض سمجہکر اور نہین تو [illegible] ہی اپنے [illegible] ذاتی سے نکالکر دینی کامون مین صرف کرین پس اس کتاب براہین احمدیہ کیطرف بہی توجہہ کرین اور اُس کتاب تنقیح البیان کو بہی تمام کراوین اس کتاب کا حجم و مقدار بہی غالبًا اس تفسیر نیچری کے برابر ہوگا جسکا یہہ جواب ہے اور قیمت بہی وہی لیجاویگی جو اس تفسیر کی قیمت ہے یعنی ہے اب مسلمان بہائیون کو چاہئیے کہ بہت جلد پیشگی قیمت خدمت مصنّف مطبع نصرت المطابع دہلی مین روانہ فرماوین اور کتاب کو شایع کراوین اور کتاب براہین احمدیہ کیطرف بہی توجہہ کرین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

جن رؤسا وامرا کے پاس اسکی جلدین پہنچی ہین وہ ارسال قیمت یا واپسی کتاب مین تامل نہ کرین انکے سوا، عام اہل وسعت بہی اسکی خریداری مین اپنی ہمتون کو بڑہاوین۔

مژدہ دیگر

تفسیر نیچر کے جواب مین ایک اور کتاب تالیف ہوئی ہے جسکے باعث ومعاون جناب کمالات اکتساب جامع علوم عقلیہ ونقلیہ حامی دین ناصر سنت سید المرسلین عون الاسلام والمسلمین جناب مولوی حاجی سید امداد العلی خان صاحب بہادر سی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر مرادآباد ہین اور مولف جناب مولوی محمد احتشام الدین صاحب رئیس مرادآباد۔ یہہ کتاب مطبع اخبار نیر اعظم مرادآباد مین چہپ رہی ہے قیمت اسکی پیشگی پہنچنے والون کے لئے معہ محصولڈاک ایک روپیہ ۲ قرار پائی ہے جو صاحب اسکے شایق ہون درخواست معہ قیمت میر امجد علی صاحب مالک اخبار نیر اعظم مرادآباد کے پاس ارسال فرماوین۔

التماس

جن صاحبوں [illegible] اخبار کی قیمت دریافت فرمائی ہے اور خریداری کا ارادہ رکہتے ہین جلد فیصلہ فرماوین ورنہ بعد فروخت ہوجانیکے مطلوبہ پاوینگے۔

اطلاع

کتاب مصباح الادلہ آٹہہ آنہ کو فروخت ہوتی جاتی ہے جو اسکی خریداری کا ارادہ رکہتے ہین ہر قیمت ار محصول راقم کے پاس بمقام لاہور محلہ سید مٹہہ ارسال فرماوین ورنہ آیندہ مجلد ہوکے ایک روپیہ کو بہی نہ پاوینگے

ہدایت

اب آیندہ مضمون قدیم (النظر فی التفرقہ) شروع ہوتا ہے اسمین اور مضامین آیندہ مین ہر صفحہ کے جانب بالا نمبر صفحہ معمولی ہوگا اور جانب زیرین نمبر صفحہ خاص مضامین ہوگا جسکے ذریعہ سے ہر ایک مضمون کو علیحدہ کرکے یکجا کیا جاسکے اور حاشیہ بیرونی پر نمبر آیات ہوگا اور حاشیہ اندرونی پر نمبر احادیث۔ ناظرین انہین نمبرون کی ترتیب پر آیات واحادیث مندرجہ بحث ملا کر ترتیب لگالین یہہ نمبر تقاریر آیندہ مین کام آتے ہین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بقیہ

مضمون التفرقہ بین الاسلام والزندقہ

جسکی ابتدا نمبر پنجم جلد سوم سے ہے

نمبر احادیث

افق السماء فاقبل جبرئیل تیضاءل ویدخل بعضہ فی بعض ویدنو من الارض فاذا ملك قد مثل بین یدی رسول اللہ صلعم فقال یا محمد ان ربك یقرئك السلام ویخیرك بین ان تکون نبیاً ملکاً وبین ان تکون نبیاً عبداً قال علیہ السلام فاشار الی جبرئیل بیدہ ان تواضع فعرفت انہ لی ناصح فقلت عبداً نبیاً فعرج ذلك الملك الی السماء فقلت یا جبرئیل قد کنت اردت ان اسالك عن ھذا فرایت من حالك ما شغلنی عن المسئلة فمن ھذا یا جبرئیل فقال ھذا اسرافیل خلقہ اللہ یوم خلقہ بین یدیہ صافاً قدمیہ لا یرفع طرفہ وبین الرب وبینہ سبعون نوراً منھا نور یدنو منہ الا احترق وبین یدیہ اللوح المحفوظ فاذا اذن اللہ لہ فی شیء من السماء او من الارض ارتفع ذلك اللوح بقرب جبینہ فینظر فیہ فان کان من عملی امرنی بہ وان کان من

نمبر آیات

زمین کیطرف جھکا ناگاہ ایک فرشتہ آنحضرت کے سامنے متشکل ہو گیا اور اُس نے کہا اے محمد خدا نے تجھے سلام کہا ہے اور تجھے نبی بندہ اور نبی فرشتہ ہونے مین اختیار دیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلعم کیطرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کرین۔ پس آنحضرت صلعم نے فرمایا مین نبی بندہ ہونا چاہتا ہون پہر وہ فرشتہ آسمان کیطرف چڑہ گیا آنحضرت نے جبرئیل سے کہا کہ مینے اُسکا حال تجھسے پوچھنا چاہا تہا۔ مگر مینے تجہکو خوفناک حالت مین دیکہا جس نے مجھے اِس سوال سے روکدیا اب بتلا یہہ کون تہا جبرئیل نے کہا یہہ اسرافیل تہا یہہ جسدن پیدا ہوا دو قدمون پر صف باندہے ہوے پیدا کیا گیا یہہ نگاہ نہین اُٹہاتا خدا تعالی اور اِسمین ستر حجاب نور مین انمین ایک کے بہی قریب ہو تو جل جاے اسکے آگے لوح محفوظ رہتی ہے جب خدا تعالی کسی کام کا آسمان یا زمین مین ہونا چاہتا ہے تو لوح محفوظ اسکی پیشانی کے قریب ہو جاتی ہے پہر اگر وہ کام میرے متعلق ہوتا ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عمل ميكائيل امره به وان كان من عمل ملك الملكوت
امره به قلت يا جبريل على اى شيئ انت قال
على الرياح والجنود قلت على اى شيئ ميكائيل
قال على النبات قلت على اى شيئ ملك الموت
قال على قبض الارواح وما ظننت انه هبط
الا لقيام الساعة وما ذاك الذي رايت مني
الا خوفا من قيام الساعة (تفسير كبير جلد اول صفحه ٣٨١)
اسلئے تمنے میرا خوفناک حال دیکھا تھا۔

تو مجھے کہدیتا ہے اور اگر ملک الموت کا کام ہوتا
ہے تو اسکو کہدیتا ہے آنحضرت صلعم نے جبرئیل سے کہا
کہ تم کس کام پر مامور ہو جبرئیل نے کہا مین ہواؤن اور
لشکرون پر مامور ہون آنحضرت نے فرمایا میکائیل
کس چیز پر ہے کہا نباتات پر آنحضرت نے پوچھا
ملک الموت کس چیز پر ہے جبرئیل نے کہا وہ قبض
ارواح پر ہے مینے سمجھا تھا کہ وہ قیامت ہونیکے لئے اترا ہے

اور ملائکہ مقربین کی نسبت ارشاد ہے مسیح اور مقرب فرشتے ہماری عبادت سے انکاری نہین ہین

لن يستنكف المسيح ان يكون عبدا لله ولا الملئكة
٢٢ المقربون (نساء ٢٢٦)

ان مقربین مین چار فرشتے (جبرئیل میکائیل
اسرافیل عزرائیل) بڑے رتبہ کے ہین جبرئیل

اور میکائیل کا ذکر تو قرآن مین ہے اور عزرائیل کو قرآن مین ملک الموت سے تعبیر کیا ہے اور اسرافیل کو حدیث مین صاحب الصور بتایا ہے۔ ان چارون کا عالی رتبہ اور اکابر ہونا تفسیر کبیر مین بدلائل ثابت کیا ہے انمین جبرئیل علیہ السلام کو ایسا قرب ہے کہ وہ صاحب الوحی ہین حکم ربانی انبیاء کو پہنچاتے اور اپنے سے نیچے کے فرشتون کو بھی حکم خداوندی سے آگاہ کرتے ہین۔

سورۂ سبا مین ارشاد ہے کہ جب ملائکہ کی گھبراہٹ (جو وحی کی آواز سننے سے پیدا ہوتی ہے)

٢٣ حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم
قالوا الحق وهو العلي الكبير (سباء ٣٦)
عن ابن عباس اذا قضى الله امرا سبح حملة
العرش ثم سبح اهل السماء الدنيا ثم سبح
اهل السماء الذين يلونهم ثم الذين يلونهم

دور ہوتی ہے تو کہتے ہین خدا نے کیا فرمایا پھر ایک دوسرے
کو کہتا ہے کہ اس نے حق کہا ہے۔
٦ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب خدا تعالی
کچھ حکم فرماتا ہے تو حاملین عرش سبحان اللہ کہتے
ہین پھر اس آسمان والے اور آخر ان کے بعد ہین یہانتک کہ وہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حتی یبلغ التسبیح الی ھذہ السماء ثم یسال اھل السماء السادسۃ اھل السماء السابعۃ ماذا قال ربکم قال فیخبرونھم ثم یستخبر اھل کل سماء حتی یبلغ الخبر اھل السماء الدنیا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷۲)

تسبیح آسمان دُنیا پر پہنچتی ہے پہر چھٹے آسمان والے ساتوین آسمان والون سے پوچھتے ہین کہ خدا نے کیا فرمایا ہے پس وہ اُنکو خبر دیتے ہین حتی کہ وہ خبر آسمان دُنیا پر پہنچتی ہے

بخاری وغیرہ کی روایت مین آیا ہے کہ جب خدا تعالی آسمان مین کوئی حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی

٧ عن ابی ہریرۃ قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملئکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہ صلصلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر (بخاری صفحہ ۷۰۷) قالوا ای المقربون لجبرائیل قال ربنا الحق

سے پر مارتے ہین اس قول کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے پتہر پر زنجیر کی - جب اُنکی گہبراہٹ دور ہوتی ہے تو پوچھتے ہین خدا نے کیا فرمایا پس مقربین کہتے ہین کہ خدا نے حق فرمایا ہے -

قسطلانی نے شرح بخاری مین اُن مقربین کی تمثیل مین جبرئیل کا نام ذکر کیا ہے

[قسطلانی]

ابوداؤد کی روایت مین صاف آیا ہے کہ جب خدا تعالی وحی سے تکلم فرماتا ہے تو آسمانون والے

٨ وعن ابن مسعود قال اذا تکلم اللہ تعالی بالوحی یسمع اھل السماء للسماء صلصلۃ کجر السلسلۃ علی الصفا فیصعقون فلا یزالون کذلک حتی یاتیھم جبریل حتی اذا جاءھم جبرئیل فزع عن قلوبھم قال فیقولون یا جبریل ماذا قال

٨ آواز سُنتے ہین جیسی زنجیر کی پتہر پر آواز نکلتی ہے وہ اُس سے بیہوش ہوجاتے ہین یہانتک کہ جبرئیل اُنکے پاس آتا ہے تو اُنکی بیہوشی رفع ہوجاتی ہے پہر جبرئیل سے پوچھتے ہین کہ خدا نے کیا فرمایا پس جبرئیل بتادیتے ہیں -

ملایکہ حاملین عرش اور اسکے گرداگرد طواف کرنیوالون کے حق مین فرمایا ہے جو عرش کو

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویؤمنون بہ ویستغفرون للذین امنوا (مومن ع ۱)

اُٹھائے ہوئے ہین اور جو اسکے گرداگرد طواف مین ہین خدا کی حمد کے ساتھہ تسبیح کرتے ہین اور خدا سے ایمان رکھتے ہین اور مومنون کے لئے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

۲۵ ویحمل عرش ربك فوقھم یومئذٍ ثمانیہ (الحاقہ ۱۶)

رُوی عن رسول اللہ صلعم ھم الیوم اربعة فاذا کان یوم القیامة ایدھم اللہ باربعة (تفسیر کبیر ۲۸۲ جلد ۸)

قال ابن عباس ثمانیہ املاك علی صورة الاوعال (فتح البیان ۲۶۴ جلد ۸)

وفوق ذلك ثمانیہ املاك بین اظلافھن ورکبھن مثل مابین السماء الی سماء ثم فوق ظھورھن العرش (ترمذی ۱۶۵ جلد ۲)

والذین حول العرش ھم الملئکة الذین یطوفون بہ مھللین مسبحین وھم الکروبیون

فتح البیان

اور فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اُٹھاوینگے۔

9 حدیث مین آیا ہے کہ وہ فرشتے آج چار ہین قیامت کے دن آٹھ ہوجاوینگے

10 حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اُن ملایکہ کی صورت اوعال (پہاڑی بکری) کی سی ہے

11 ترمذی نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ اُن اوعال کے کھرون سے گھٹنون تک اس قدر درازی ہے جسقدر کہ ایک آسمان سے دوسرے تک۔

جو ملایکہ عرش کے گرد اگرد ہین وہ تسبیح وتہلیل کرتے ہوئے اسکا طواف کرتے ہین اور وہ کروبیون کہلاتے ہین۔

ملایکہ بیت المعمور کی نسبت آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ بیت المعمور ساتوین آسمان مین ہے اسمین

عن انس قال قال رسول اللہ صلعم البیت المعمور فی السماء السابعة یدخلہ کل یوم سبعون الف ملك لایعودون الیہ حتی تقوم الساعة (رواہ ابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ)

12 ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین جنکی قیامت تک پہر باری نہین آویگی۔

ثم عرج بنا الی السماء السابعة فاستفتح جبرئیل فقیل من ھذا قال جبرئیل فقیل ومن معك قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال قد بعث الیہ ففتح لنا فاذا انا بابراھیم مسند ظھرہ الی البیت المعمور واذا ھو یدخلہ کل یوم سبعون الف

13 صحیح بخاری وغیرہ مین جو حدیث معراج مروی ہے اسمین صاف ارشاد ہے کہ آنحضرت نے ساتوین آسمان پر ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور مین ٹیک لگاکر بیٹھے ہوئے دیکھا اور بیت المعمور کو دیکھا کہ اسمین روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ملك لا یعودون الیه (بخاری و مسلم) واللفظ له

ہین جو پھر کر نہین آتے -

ملایکہ جو آسمان پر سجود مین ہین انکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے اس ذات کی

۹ عن ابی ذر قال قال رسول الله صلعم والذی نفسی ۱۴
بیده ما فیها موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبهته
۱۰ ساجدا لله (رواه الترمذی واحمد وابن ماجه)

قسم ہے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ آسمان پر چار انگل کی کوئی جگہ نہین جسپر فرشتے پیشانی رکھ کر سجدہ نہ کرتے ہون -

ملایکہ بہشت و دوزخ کا بہت آیات مین ذکر ہے ایک آیۃ مین ارشاد ہے کہ جب پرہیزگار بہشت

۱۱ وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة زمرا حتی
اذا جاؤها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها
سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین - (زمر)

کیطرف جاوین گے اور اُسکے دروازہ کھلے پاوینگے تو ملایکہ بہشت کے خزانچی انکو کہینگے تمپر سلام تم اچھے آئے ہمیشہ کے لئے اسمین داخل ہو

والملائکة یدخلون علیهم من کل باب سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار (رعد ۲۴)

اور ایک آیۃ مین ارشاد ہے فرشتے انپر ہر دروازہ سے آوینگے اور سلام کہین گے

وقال الذین فی النار لخزنة جهنم ادعوا ربکم
یخفف عنا یوما من العذاب -
(مومن ۵۲)

ایک آیۃ مین ارشاد ہے کافر دوزخ کے ملایکہ سے کہین گے کہ تم خدا سے دعا مانگو خدا ہمارا عذاب ایکدن ہلکا کرے - ایک آیۃ مین ارشاد

۱۲ ونادوا یا مالك لیقض علینا ربك (زخرف)

مالک (دوزخ کی داروغہ) سے کہینگے کہ تم خدا سے کہو ہماری ...

ایک آیۃ مین ارشاد ہے دوزخ پر ایسے فرشتے مسلط ہین جو بڑے سخت دل بڑی سخت قوت والے

۱۳ علیها ملائکة غلاظ شداد (تحریم ۶)
علیها تسعة عشر وما جعلنا اصحب النار
الا ملائکة وما جعلنا عدتهم الا فتنة للذین
کفروا لیستیقن الذین اوتوا الکتاب ویزداد الذین
آمنوا ایمانا (مدثر ۱)

ہین اور ایک آیۃ مین ارشاد ہے وہ اُنیس ہین اور ہمنے دوزخ پر فرشتون ہی کو مقرر کیا ہے یہ عدد ہمنے اسلئے مقرر کئے ہین کہ منکر اس سے انکاری ہون اور اہلکتاب مان لین اور مومنون کا اس سے ایمان بڑھجاوے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور ذکر ملائکہ کا بہ تشریح صفات مذکورہ زبان وحی ترجمان حضرت رسالت سے بہت ہی کثرت سے ہوا ہے اور کتب احادیث اُسکے ذکر سے مملو ہے - اِس مقام مین صرف ایک کتاب صحیح بخاری کی بعض احادیث متضمنہ ذکر ملائکہ کو نقل کیا جاتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب خدا تعالی کسی بندہ

۱۵ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اذا احب اللہ العبد نادی جبریل ان اللہ یحب فلانا فاحببہ فیحبہ جبرئیل فینادی جبرئیل فی اہل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اہل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض (بخاری ۴۵۶)

کو دوست رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے مین اسکو دوست رکھتا ہون تو بھی اسے دوست رکھ پس جبرئیل اسکو دوست رکھتا ہے اور تمام آسمان والون مین پکار دیتے ہے کہ خدا اسکو دوست رکھتا ہے تم بھی اسکو دوست رکھو پھر اُسکے لئے دنیا مین قبولیت ہو جاتی ہے

۱۶ عن عائشۃ رض سمعت رسول اللہ صلعم یقول ان الملائکۃ تتنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی فی [illegible] فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان فیکذبون معہا مائۃ کذبۃ من عند انفسہم ۴۵۶

اور حضرت عائشہ رض نے آنحضرت سے سُنا کہ فرشتے بادلون مین اُترتے ہین پس احکام خدا کو ذکر کرتے ہین جو ہان ہوئے ہین [illegible] ہین وہ اسمین سو جھوٹ اپنے پاس سے ملا کر لوگون کو بتاتے ہین —

۱۷ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف جاؤا یستمعون الذکر

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجدون کے دروازہ پر آبیٹھتے ہین اور پہلے آنیوالے کو لکھتے ہین پھر جو اسکے بعد آوے جب امام خطبہ کے لئے بیٹھتا ہے تو اپنے رجسٹر حاضری کو سمیٹ کر ذکر سُننے لگتے ہین

۱۸ عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول من انفق زوجین دعتہ خزنۃ الجنۃ ای فل ھلم (۴۵۶)

اور آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص فی سبیل اللہ کسی چیز کا جوڑا خرچ کرتا ہے اُسکو بہشت کے خزانچی پکارتے ہین اے فلانے ادہر آؤ —

۱۹ عن ابی مسعود یقول سمعت رسول اللہ صلعم

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

يقول نزل جبرئيل فامني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب باصابعه خمس صلوات ص۵۵

کہ جبرائیل اوترے اور وہ میرے امام ہوئے - پس اُنہوں نے مجھے پانچ نمازین پڑہائین -

اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ملایکہ رات دن آگے پیچھے تم مین آتے ہین اور صبح وعصر کی نمازین

٢٠ عن ابی ھریرۃ قال الملایکة یتعاقبون ملایکة باللیل وملایکة بالنہار ویجتمعون فی صلوة الفجر والعصر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسالھم ربھم وھو اعلم بھم فیقول کیف ترکتم عبادی فقالوا ترکناھم وھم یصلون و اتیناھم وھم یصلون ص۳۸

جمع ہوتے ہین پہر جو تم مین رات بہر رہتے ہین خدا کی طرف چڑہ جاتے ہین تو خدا اُن سے پوچہتا ہے حالانکہ وہ آپ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندون کو کس حالت مین چہوڑا ہے وہ کہتے ہین کہ جب ہم اُن سے جدا ہوے تو وہ نماز پڑہتے تہے اور جب ہم اُن کے پاس گئے ہین تو وہ نماز پڑہتے تہے -

ahmadimuslim.de

٢١ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال اذا قال احدکم آمین وقالت الملایکة فی السماء آمین فوافقت احدھما الاخری غفرله ماتقدم من ذنبه ص۱۰۸

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تم مین آمین کہتا ہے اور ملایکہ آسمان مین آمین کہتے ہین جب ایک کی آمین دوسرے سے برابر ہو جاتی ہے تو اُسکے پچہلے گناہ بخشے جاتے ہین -

اور حضرت عایشہ رض نے آنحضرت سے پوچہا کبہی آپ پر احد کے دن سے بہی سخت دن گذرا آپ نے

٢٢ عن عایشة رض انھا قالت للنبی صلعم ھل اتی علیك یوم کان اشد من یوم اُحد قال لقد لقیت من قومك مالقیت فکان اشد مالقیت منھم یوم العقبة اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل ابن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت انا مھموم علی وجھی فلم استفق الا وانا

فرمایا ہان وہ عقبہ کا دن تہا جب میری دعوت اسلام کو عبد یالیل نے رد کیا اور مین وہان سے غمناک چلا اور (مقام) قرن الثعالب مین مجہے اس غم سے افاقہ ہوا تو مینے سر اُٹہا کر ایک بدلی کو دیکہا اسمین حضرت جبرئیل تہے اُنہون نے مجہے پکار کر کہا کہ خدا نے تیری بات کو اور جو تجہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابة
قد اظلتنی فنظرت فاذا فیها جبرائیل فنادانی
فقال ان الله قد سمع قول قومك لك وما
ردوا علیك وقد بعث الله الیك ملك
الجبال لتامره بما شئت فیهم فنادانی ملك
الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان شئت ان
اطبق علیهم الاخشبین قال النبی صلعم بل
ارجو ان یخرج الله من اصلابهم من یعبد الله
وحده ولا یشرك به شیئاً ـ ص ٤٥٨

٢٣ عن النبی صلعم اذا دعی الرجل امرأته الی فراشه
فابت فبات غضبان لعنتها الملائکة حتی تصبح

٢٤ عن النبی صلی الله علیه وسلم رایت لیلة اسری بی موسی
رجلا آدم طوالا جعدا کانه من رجال شنوءة
ورایت عیسی ابن مریم مربوع الخلق الی الحمرة و
البیاض سبط الراس ورایت مالکا خازن النار ـ

٢٥ عن ابی هریرة ان النبی صلعم قال ما من یوم یصبح العباد
فیه الا ملکان ینزلان یقول احدهما اللهم اعط منفقا
خلفا ویقول الآخر اللهم اعط ممسکا تلفا (١٩٤)

٢٦ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم ان الملائکة
یطوفون فی الطرق یلتمسون اهل الذکر فاذا وجدوا
قوما یذکرون الله تنادوا هلموا الی حاجتکم فیحفونهم باجنحتهم

اسکا جواب ملا ہے سن لیا ہے اور خدا نے تیری
طرف ملک الجبال (یعنی پہاڑون کے فرشتہ)
کو بھیجا ہے تاکہ تو اُسے حکم دے جو چاہے ہے ـ
پس پھر اس ملک الجبال نے مجھے پکار کر سلام کہا
اور کہا کہ اگر آپ فرماوین تو مین جبل قبیس کو
اور جو اسکے سامنے پہاڑ ہے اُنپر ڈالدون آنحضرت
نے فرمایا مین نہین چاہتا بلکہ مین امید رکھتا ہون
کہ انکی پشت سے خدا ایسی اولاد نکالے جو خدا کو
پوجین اور اس سے شرک نہ کرین ـ
اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی
عورت کو اپنے بستر کی طرف بلاوے اور وہ انکار کرے
جسپر وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر ملایکہ تمام رات لعنت
کرتے رہتے ہین ـ اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مین نے
معراج کی رات حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو مالک (داروغہ دوزخ)
کو دیکھا اور آنحضرت نے فرمایا ہر روز (آسمان سے) دو فرشتے
اُترتے ہین ایک یہہ کہتا ہے یا اللہ خرچ کرنیوالیکو
اسکا عوض دے دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کا مال ہلاک کر دے
اور آنحضرت نے فرمایا خدا کے فرشتے رستون مین
پھر رہے ہین اہل ذکر کو ڈھونڈھتے ہین جب کہین کسی
جماعت کو خدا کی یاد مین پاتے ہین تو آسمان
دُنیا تک انکے گرد پرون سے جمگھٹا باندھ لیتے ہین تا آخر حدیث

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

عن عائشہ قالت لما رجع النبی صلعم من الخندق
ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبریل فقال قد
وضعت السلاح واللہ ما وضعنا اخرج الیھم
قال فالی این قال ھھنا واشار الی بنی قریظۃ
فخرج النبی الیھم (۵۹۰)

وعن انس رض قال کانی انظر الی الغبار ساطعا من
زقاق بنی غنم موکب جبرئیل حین سار رسول اللہ
الی بنی قریظۃ (۵۹۱)

عن ابن عباس ان النبی صلعم قال یوم البدر ھذا
جبرئیل اخذ براس فرسہ علیہ اداۃ الحرب (۵۷۰)

حضرت عائشہ رض نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت
خندق کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور اپنے ہتھیار انکو
اتار کر رکھدیا اور غسل کیا تو جبرئیل آکر بولے کہ ابھی سے
تمنے ہتھیار انکو اتار اسجدا ہمنے ابھی نہین اتارے
نکلو انکیطرف اور چلو آنحضرت نے فرمایا کہان چلین جبرئیل
نے کہا بنی قریظہ کیطرف چلو پس آنحضرت انکیطرف نکلے۔
انس فرماتے ہین جو غبار آنحضرت کے چلتے وقت بنی غنم کے
کوچہ سے اٹھا مین گویا اسکو آنکھ سے دیکھ رہا ہون
اور آنحضرت صلعم نے بدر† کے دن فرمایا یہہ جبرئیل
ہے گھوڑیکی چوٹی پکڑی ہوئی اور لڑائی کے اوزار

یہہ صرف ایک کتاب صحیح بخاری [illegible] اور کتب صحاح کی

ahmadimuslim.de

† بدر یا خندق یا بنی قریظہ مین جہان کہین آنحضرت صلعم نے چڑہائی کی ہے اُن ہی لوگون پر کی ہین جنہون نے آنحضرت اور عام مسلمانون کو ستایا اور اُنکو مکہ سے نکالدیا یا اُنکو مدینہ مین رنج پہنچایا اور اُنکے دشمنون کا ساتھ دیا۔ پس آنحضرت نے اُن سے اس ظلم کا بدلہ لیا اور اُنکے شر کو روکا۔ یہہ بات بار بار جہان کہین اشاعۃ السنۃ مین کوئی آیۃ یا حدیث متضمن ذکر جنگ و جہاد آتی ہے اسلئے جتائی جاتی ہے کہ غیر اقوام اسلام پر یہہ الزام نہ لگاوین کہ یہہ مذہب جبر و ظلم پر مبنی ہے اور مخالفین مذہب کو صرف مخالفت مذہبی کے سبب ستانا اس مذہب کا فرض ہے۔ ہم بارہا کہہ چکے ہین اور اب پھر کہتے ہین کہ بے شک جنگ و جہاد اسلام کا ایک مذہبی فرض ہے۔ مگر اُنہین لوگون سے جو مسلمانون کو ستاوین اور دین اسلام سے مزاحمت کرین اور جو مذہب اسلام سے مزاحمت نہ کرین خصوصًا اس حالت مین کہ وہ مسلمانون پر حاکم و متسلط ہو جاوین پھر اِن کے دین مین دست انداز نہ ہون جیسے کہ برٹش گورنمنٹ کا حال ہے تو اُن سے لڑنا اور مخالفت کرنا مسلمانون کے مذہبی فرائض سے نہین ہے۔ دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ و ضمیمہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۲۔
ایڈیٹر۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سبھی احادیث کو نقل کیا جاوے تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم تیار ہو۔ ان آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو ملایکہ کے نسبت مسلمانون کا اعتقاد ہے یہہ انکو خدا اور رسول نے سکہلایا ہے اور **جناب مخاطب** کا یہہ کہنا کہ یہہ اعتقاد مسلمانون نے یہودیون ومجوسیون وعرب کے بت پرستون سے سیکہا ہے کمال جرات وسخت **مغالطہ** ہے عرب کے بت پرست ویہود ومجوس تو پیچہے ہوئے یہہ اعتقاد تو خدا تعالی† کا ارشاد ہے جو یہودیون ومجوسیون بت پرستون سے پہلے ہے۔ پہر بعد از خدا حضرت نوح وابراہیم کے وقت سے مومنون اور کافرون مین یہی اعتقاد متواتر چلا آیا ہے۔

حضرت ابراہیم ولوط کے پاس ملایکہ کا بشکل انسان آنا اور خدا کی بشارت حضرت اسحاق وخبر عذاب قوم لوط لانا پہلے بیان ہو چکا ہے قوم نوح سے قرآن مجید مین منقول ہے کہ قوم نوح سے منکرون [illegible] کو اُتارتا۔ ایسا ہی عا قوم ہود سے منقول ہے۔

> فقال الذین کفروا من قومه ما هذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم ولو شاء الله لانزل ملائکة [illegible]
> وقالوا لو شاء ربنا لانزل ملائکة (حم سجدہ ع ۲)

پہر جناب مخاطب کا یہہ کہنا کہ یہہ اعتقاد مسلمانون نے یہودیون سے سیکہا ہے **جرات** ومغالطہ نہین ہے تو کیا ہے اس جرات کا **منشا** یہہ ہے کہ خدا کی مشیت سے اس ملک مین انگریزون کی بادشاہت ہے اور یہودی ایک مدت سے ذلت وادبار مین ہین اسلئے انگریزون کی سبھی باتین (گو کسی مذہب عیسائی محمدی وغیرہ کے موافق نہ ہون) آپکو خوش لگتی ہین اور یہودیون کی ہر بات (مذہب اسلام کے موافق ہی کیون نہو) بُری معلوم ہوتی ہے۔ پس جو بات مسلمانون کی آپ کو اپنی یا اپنے ہم خیال انگریزون کے مخالف معلوم ہوتی ہے آپ اسکو یہودیون کی بات کہہ کر

† جب ہم نے خدا تعالی کی کلام اور زمانہ حضرت نوح وابراہیم وقوم عاد کے محاورہ سے ملایکہ کا ان معنی مین مستعمل ہونا جن معنے کا مسلمان اعتقاد رکہتے ہین ثابت کر دیا تو اب ہمکو اس امر کی حاجت نہین کہ ہم اسپر عرب کے قدیم اشعار ومحاورات کی شہادت لاوین اور مخاطب کے اس بات کا جو نمبر ۹ جلد ۳ صفحہ ۲۷ مین منقول ہوئے جواب دین کہ محاورہ قدیم عرب مین ملایکہ کا ان معنے مین مستعمل ہونا پایا نہین جاتا۔ ایڈیٹر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سا قط الاعتبار ٹھرا دیتے ہین اور یہہ خیال نہین فرماتے کہ یہہ تو خدا کی بات ہی جو قرآن مین آئی ہی یہودی اسکے قایل ہین تو انہون نے بہی خدا ہی سے لی ہوگی بناءً علیہ چونکہ فلسفی مشرب انگریز جن وملایک کے قایل نہین ہین اور یہودی مسلمانون کیطرح قایل ہین اسلئے آپنے مسلمانون کے اعتقاد کو یہودیون کا اعتقاد ٹھرایا ہے اور آیات واحادیث مذکورہ سے آنکہہ کو بند کر لیا کسینے سچ کہا ہے

چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد صد حجاب از دل بسوی دیدہ شد

ابطال مقال وخیال مخاطب

جو آپنے بزعم خود جملہ آیات قرآن کے جواب مین کہا ہے (چنانچہ نمبر ۹ جلد ۳ مین بضمن حاشیہ صفحہ ۲۷۲ و ص۲۷۵ منقول ہوا) کہ "جن فرشتون کا قرآن مین ذکر ہے انکا کوئی اصلی وجود نہین ہو سکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قوائے کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق مین مختلف قسم کی پیدا کی ہین ملک یا ملایکہ کہا ہے قرآن مجید مین کلام معصوم مین کسی جگہہ لفظ ملک یا ملایکہ کا اس مراد سے استعمال نہین ہوا جو مراد یہودیون نے قرار دی تہی ۔ بلکہ برخلاف اسکے ان قدرتی قوائے پر جن سے انتظام عالم مربوط ہے ملایکہ کا اطلاق ہوا ہے" تین وجہہ سے باطل ہے ۔

وجہہ اول یہہ کہ اس سے پہلے آپ فرما چکے ہین (چنانچہ نمبر ۹ جلد ۳ ص۲۷۱ مین منقول ہے) کہ "انسان سے برتر مخلوق ہو نیسے انکار کی کوئی وجہہ نہین ہے شاید کہ ہو" جسمین صاف اقبال پایا جاتا ہے کہ وجود ذاتی واصلی ملایکہ محال نہین ہے بلکہ ممکن ہے پہر اب یہہ کہنا آپ کا کہ ملایکہ کا کوئی اصلی وجود ہو ہی نہین سکتا ـــــــ حافظہ نباشد کے سوا کیا وجہہ رکہتا ہے ۔

وجہہ دوم نصوص مصرحہ ومثبتہ وجود واجسام واشکال وغیرہ جسمانی صفات ملائکہ کو قوائے پر حمل کرنا ظاہری معنی سے تاویل کرنا ہے اور جواز تاویل کے لئے ظاہری معنی کا محال و ناممکن ہونا شرط ہے (چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ و ۷ جلد ۲ مین خوب بسط وتفصیل سے ثابت کیا گیا ہے) اور ان نصوص کی ظاہری معنی کا ممکن ہونا ومحال نہ ہونا آپکے مونہہ سے نکل چکا ہے ۔ پس اب ان معنون مین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایسی تاویل (صحیح بہی فرض کیجاوے) تو کب چل سکتی ہے۔

وجہہ سوم نصوص متضمنہ ذکر ملایکہ مین ملایکہ کا بوجود ذاتی و اصلی موجود ہونا اور جسم و جسمانی صفات و اشکال وغیرہ سے موصوف ہونا اس تشریح و تفصیل سے پایا جاتا ہے کہ ان مین اس تاویل کی (با وجوہ ناجایز ہونیکے) گنجایش نہین ہے

دیکھو آیۃ نمبر اول مین ملایکہ کا قبل وجود آدم موجود ہونا پایا جاتا ہے نمبر دوم مین صاحب پر ہونا نمبر ۳ و ۴ و ۵ مین ملایکہ کا حضرت ابراہیم و لوط کے پاس آنا اور انکے سامنے بچھڑے کا گوشت لایا جانا اور ملایکہ کا قوم لوط کی بستیون کو الٹا ڈالنا اور ان پر پتھر برسانا نمبر ۶ مین۔ ملکی رسول کا انسانی رسول سے علیحدہ ہونا نمبر ۷ مین ملکی رسول کا وحی نبوی سے علیحدہ ہونا نمبر ۹ مین ملایکہ کا اعمال بنی آدم کو لکہنا۔ نمبر ۲۴ مین ملایکہ کا عرش معلی کو اٹھانا اور مومنون کے لئے دعا مانگنا نمبر ۲۹ و ۳۰ مین ملایکہ کا بہشت و دوزخ پر مسلط ہونا اور قیامت کے دن مومنون اور کافرون سے ہمکلام ہونا پایا جاتا ہے اور حدیث نمبر ا مین ملایکہ کا جن و انس کے مقابلہ مین نور سے مخلوق ہونا اور نمبر ۲ مین اسرافیل کا ایک صورت خاص پر پیدا ہونا اور نمبر ۳ مین جبرئیل کا دحیہ کلبی کیصورت پر مشاہدہ ہونا نمبر ۴ مین رعد کا آگ کی قمچیون سے بادلون کو ہانکنا۔ نمبر ۵ مین اسرافیل کا آسمان سے اترنا اور جبرئیل کا اس سے ڈر جانا اور اسرافیل کا لوح محفوظ کو دیکھ کر جبرئیل و میکائیل عزرائیل کو انکی خدمات سپرد کرنا نمبر ۶ و ۷ مین ملایکہ کا وحی کی آواز سنکر خوف سے پر مارنے لگ جانا اور بیہوش ہوجانا نمبر ۱۰ و ۱۱ مین حاملین عرش کا بز کوہی کی شکل پر ہونا نمبر ۱۲ و ۱۳ مین ہزارہا فرشتون کا بیت المعمور مین ہونا نمبر ۱۴ مین آسمان کا ملایکہ سے پر ہونا۔ نمبر ۲۲ مین ملک الجبال کا آنحضرت کو دکھائی دینا اور بعد سلام کفار مکہ پر پہاڑ الٹ ڈالنے کی اجازت چاہنا پایا جاتا ہے۔

اور ایسا ہی بقیہ آیات و حدیث سے مستفاد ہے جنکی نقل سے بخوف تطویل تعرض نہین ہوا۔ اور یہ امر صاف یقین دلاتا ہے کہ ملایکہ بذات خود قایم و موجود و مجسم و متشکل ہین قوائے و صفات قایم بالغیر نہین ہین۔ اگر وہ صفات و قوائے موجودات ہوتے تو وہ ان اجسام و اشکال

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وکیفیات سے دکہائی نہ دیتے اور نہ ان آیات واحادیث مین صفات جسمانیہ کے محل قرار دیے جاتے اور اگر اسکے جواب مین کہو کہ حقیقت مین آجتک ملائکہ کو کسینے نہین دیکہا جو کچہہ کسیکے مشاہدہ مین آیا ہے اور ان آیات واحادیث مین مذکور ہوا ہے یہہ دیکھنے والے کا خیال ہے تو اسکا جواب نمبر ۲ جلد ۳ مین صفحہ ۲۸۴ وغیرہ ادا ہو چکا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ یہہ کہنا ایسا ہے جیسا کوئی آپ کی نسبت کہدے کہ یہہ شخص جسکو آنرایبل سید احمد خان صاحب بہادر کہتے ہین واقع مین کوئی شخص نہین ہے جو نظر آتا ہے دیکھنے والے کا خیال ہے اور اُسکی تفصیل و دلیل اسی نمبر مین مرقوم ہے جو دیکھنے کے لائق ہے۔ اور جو ارشاد ہوا ہے کہ قرآن مجید مین کلام مقصود مین کسی جگہہ لفظ ملک اس مراد سے استعمال نہین ہوا جو مراد یہود نے قرار دی تہی۔ پہر آپنے بزعم خود اُن آیات کا جواب دیا ہے جنمین آپکی تاویل چل نہین سکتی اور بدون تسلیم وجود ذاتی ملائکہ کے کچہہ بن نہین پڑتی۔ آپ فرماتے ہین (چنانچہ اصل کلام جناب کا نمبر ۲ جلد ۳ صفحہ ۲۷۵ مین نقل ہو چکا ہے) کہ جن آیتون مین خدا نے فرشتون کو جداگانہ مخلوق ٹہرایا ہے اور انکی حُب وبغض کا ذکر فرمایا ہے اُنمین یہودیون کے خیال وعندیہ کو حکایت کیا ہے اپنی طرف سے بطور کلام مقصود کچہہ ذکر نہین کیا۔ یہودیون نے اپنے عندیہ مین دو جداگانہ فرشتے جبرائیل و میکائیل ٹہرا رکہے تہے جبرائیل کو آنحضرت صلعم کیطرف وحی لانے والا خیال کرتے اور اپنا دشمن سمجہتے خدا نے اُنہی کے عندیہ پر کہدیا کہ ہان جبرئیل ہی وحی لایا ہے تم اُس سے دشمنی رکہتے ہو تو خدا تمہارا دشمن ہے مگر یہہ سراسر مغالطہ ہے خدا ورسول کی کلام مین ذکر ملائکہ اسی معنی ومراد سے ہے جسکو آپ قرار داد یہود بتاتے ہین بہت ایسی مواضع مین وارد ہے جہان کسیکے خیال کی حکایت نہین ہے بلکہ وہان ذکر ملائکہ مقصود ومطلوب ہے۔ افسوس آپنے ذکر ملائکہ کو ایک جگہہ غیر مقصود وحکایت عندیہ یہود سمجہکر سبہی مواضع مین یہی حکم لگا دیا اور یہہ بات قلم سے نکالتے ہوئے قرآن کہولکر نہ دیکہہ لیا۔

آیات مرقومہ بالا مین سے اکثر آیات خصوصاً نمبر ۱ سے ۷ و ۲۱ و ۲۴ مین ملائکہ کا ذکر کلام مقصود مین وارد ہے جنمین کسی یہودی وغیرہ کے خیال ومقال کی حکایت نہین ہے اور وہان ملائکہ سے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مراد بھی وہی معنی ہین جنکو آپ قرار دادہ یہود بتلاتے ہین ایسا ہی آیات ذیل کا مفاد ہے-

سورہ **فرقان** اور سبا مین ارشاد ہے جسدن خدا تعالی سبکو اکٹھا کرے گا پھر فرشتون سے

ویوم یحشرھم جمیعًا ثم نقول للملئکۃ اھولاء ایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانک انت ولینا من دونھم بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مومنون (سبا ۵۶)

کہیگا یہہ لوگ (بزعم خود ملایکہ پرست) تمکو پوجتے تھے وہ کہینگے تو پاک ہے تو ہمارا دوست ہے نہ یہہ لوگ- یہہ تو جنون کو پوجتے تھے اکثر انہی پر ایمان رکھتے تھے-

اِس **آیت** سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ بوجود ذاتی موجود ہین اور خطاب و جواب کے لایق ہین قیامت کے دن اُٹھائے جاوینگے خدا اُن سے خطاب کریگا اور وہ جواب دینگے اور یہہ امر عین مقصود کلام الہی ہے اسمین کسی یہودی یا مشرک کے خیال کی حکایت نہین ہے اِسلئے کہ کسی یہودی یا مشرک کا یہہ خیال نہ تہا کہ قیامت کے دن خدا تعالی کا فرشتون سے یہہ سوال و جواب ہوگا-

ahmadimuslim.de

اور سورہ زخرف [illegible] فرشتے بھیجدین جو تمہارے

ولو نشاء لجعلنا منکم ملئکۃ فی الارض یخلفون (زخرف ۶)

خلیفہ ہون

اِس آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ بوجود ذاتی موجود ہین جس سے وہ انسانون کی خلافت کر سکتے ہین اور یہہ بہی عین مقصود کلام الہی ہے اسمین کسیکے خیال کی حکایت نہین-

اور کئی **آیات** مین ذکر ملایکہ ایسا مقصود ہے کہ انکا ماننا جزو ایمان اور اُنسے انکار کفر ٹہرایا گیا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملایکہ کوئی اصلی وجود رکہتے ہین صرف قوائے اشیاء عالم کا نام ملایکہ نہین ہے- صرف **قوتون** کا نام ملایکہ ہوتا تو اُنپر ایمان لانیکی یہہ تاکید اور اُن سے کفر کرنے پر یہہ تشدید واقع نہ ہوتی- قوائے موجودات عالم (جبال و بحار اشجار و حیوان و انسان وغیرہ) کا تو کوئی کافر سے کافر اور مشرک سے مشرک بہی منکر نہ تہا پہر اُن پر ایمان لانیکی تاکید کی کیا ضرورت تھی اور اُن سے انکار پر تکفیر کیجب مناسب تہی-

منجملہ اُن **آیات** کے ایک آیۃ مین ارشاد ہے- نیکی (صرف) یہی نہین ہے کہ مشرق یا مغرب

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکة والکتاب والنبیین (بقرہ ۲۲۶)

کیطرف (نماز مین) مونہہ کرلو۔ نیکو کار تو وہ شخص ہے جو خدا پر اور پچھلے دن پر اور فرشتون اور کتابون اور نبیون پر ایمان رکہتا ہون ۔

اور ایک آیة مین ارشاد ہوا ہے رسول اور سب مومن اسپر ایمان لاتے ہین جو خدا کیطرف سے اُتری

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ (بقرہ ۴۰۶)

ہے وہ سبہی خدا کو اور اسکے فرشتون کو اور اُسکی کتابون اور رسولون کو مانتے ہین ۔

ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد ضل ضلالا بعیدا ۔ (نساء ۲۰۶)

اور ایک آیة مین ارشاد ہے جو کوئی اللہ سے اور اسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون سے اور پچھلے دن سے منکر ہوا وہ دور ہو لا ۔

اور احادیث نبویہ جو اوپر مذکور ہوئی ہین سب کی سب اسی قسم سے ہین کہ انمین ذکر ملائکہ بمعنی مذکور مقصود ہی اور اسمین یہ خیال [illegible] ارشاد ہے کہ آنحضرت صلعم

عن عائشة کان النبی صلعم اذا قام من اللیل افتتح صلوتہ اللھم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض الخ (صحیح مسلم صفحہ ۲۶۳)

نے تہجد کی نماز مین دعاء استفتاح مین خدا کی حضور مین جبرائیل کا نام لیا اور خدا تعالی کو رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل کے نام سے پکارا ۔

یہ حدیث اسباب مین نص قطعی ہے کہ جبرائیل ومیکائیل واسرافیل (جنکے حقایق وصفات کا ذکر عنقریب گذرا) کا نام آنحضرت کی زبان پر بہ تقلید یہود جاری نہین رہا ۔ بلکہ بتعلیم الہی ومشاہدہ نفس الامری تہا اِس خلوت مین اور تہجد کیوقت مین اور دولت سرا ئے نبوی مین کون یہودی یا نصرانی حاضر وموجود تہا جسکی خاطر سے آپنے خدا کو رب جبرئیل ومیکائیل کے نام سے پکارا اور اپنی عبادت ودعا مین اسکے خیال کو حکایت کیا ۔

افسوس ہے اسرائیل صاحب نے ایک آیة من کان عدوا لجبریل کو یہود کے مقابلہ مین دیکہ کر جبرئیل ومیکائیل کے ذکر کو خیال یہود سے حکایت ٹہرادیا ۔ اسکے سوا اور آیات واحادیث کو جنمین جبرئیل ومیکائیل مقصود بالذکر ہین آنکہ کہول کر نہ دیکہا اور جو آپنے اخیر مین لکہا ہے چنانچہ نمبر ۹ جلد ۲۰

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صفحہ ۲۷ مین منقول ہوا) کہ کیا یہ تعجب کی بات نہین ہے کہ باوجودیکہ خدا کے پاس ان دو فرشتون کے سوا اور بھی فرشتے ہین مگر بجز دو فرشتون کے اور سب بے نام ہین کیونکہ اور کا نام قرآن مین نہین آیا" یہہ کھنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی منکر بعثۃ انبیاء کہے کہ کیا یہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ خدا کیطرف سے ہزارون نبی اور سیکڑون رسول (چنانچہ مسلمانون کا اعتقاد ہے اور قرآن مین بھی اشارہ پایا جاتا ہے) مبعوث ہوئے مگر سوائے ان اٹھارہ بیس انبیاء آدم و نوح و ابراہیم و داؤد و سلیمان و موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہم السلام کے اور سب بے نام ہین کیونکہ ان انبیاء کے سوا اورون کا نام (جیسے خرقیل شموئیل وغیرہ وغیرہ) قرآن مین نہین ہے اور اسبات کو تو آپ بھی ظاہر مغالطہ جانتے ہونگے کیونکہ آپ دایرہ نبوت کو یہانتک وسیع سمجھتے ہین کہ گرونانک اور کالو اور دیانند سرستی اور بابو کیشب چندر سین برہم سماجی کو نبی کہتے ہین اور پرچہ ماہ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ مین چین و ماچین و ہند و انگلنڈ مین نبیون کا ہونا تجویز فرماتے ہین اور صرف عرب و فلسطین سے انبیاء کی مخصوص و محصور ہونیکو بڑی تحقیر سے رد کرتے ہین حالانکہ قرآن مین سوائے انبیاء عرب و فلسطین کے کسی نبی کا نام نہین ہے پس ایسا ہی اپنے اسبات کو کہ سوا جبرئیل [illegible] خیالی اور وہمی دلایل سے ابطال حقایق موجودہ سے جنکے وجود پر قرآن و حدیث شاہد ہے باز آوین — باقی آیندہ

---

† انما انت منذر و لکل قوم ہاد (رعد ع ۱) — سورہ رعد مین ارشاد ہے تو صرف ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ہادی گذر چکے ہین

وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر — اور سورہ فاطر مین ارشاد ہے سبھی امتون مین ڈرانیوالا گذرا ہے —

ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص (مومن ع ۸) — اور سورہ مومن مین ارشاد ہے — ہمنے تیرسے پہلے رسول بھیجے بعضون کا حال سنایا بعض کا نہین سنایا ہے

وقیل لرسول اللہ کم الرسل فقال ثلثمایۃ وثلثۃ عشر وقیل وکم الانبیاء فقال مایۃ الف واربعۃ و عشرون الفا (تفسیر کبیر) — تفسیر کبیر مین ہے آنحضرت صلعم سے کسینے پوچھا رسول کتنے گذرے ہین آپ نے فرمایا تین سو تیرہ پھر پوچھا نبی کتنے ہین آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار —

†† دیکھو تہذیب ماہ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ جسکی عبارت التفرقۃ نمبر ۸ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹ مین گذری ہے —

۵ تہذیب ماہ رجب ۱۲۹۷ھ مین آپ فرماتے ہین پس یہہ خیال کرنا کہ انبیاء کی ایک ذرا سے ٹکڑے مین بیغمبر آئے تھے اور صرف فلسطین اور جزیرۂ عرب ہی کو وہ نور خدائی روشنی سے منور کیا تھا اور تمام براعظم افریقہ اور امریکا اور یورپ اور ایشیا ایک بیت الظلمۃ کا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صفحہ نمبر ۲۸۱ سے لایق توجہ گورنمنٹ داعیان مذہب

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ

نمبر دہم | معہ | جلد چہارم

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محمدیہ اہل السنۃ

بابت ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ مطابق اکتوبر ۱۸۸۱ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب: درجہ	مرتبہ		قیمت سالیانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس۔	للعہ	سے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ غنیا و لایبریری و سوسایٹیہا	عـہ	مے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	سے	عمہ ۸ر
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکھین اور رسالہ پیشگی داخل کرین	سے	۱۲ر
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نرکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ ملسکیگا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتونکی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے ÷

۲۔ جنکے نام اصل رسالہ یا اُسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اُسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصوّر فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف ضمیمہ واپس کرین ÷

۳۔ خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے۔ ÷

راقم ابو سعید محمد حسین۔ لاہور۔ محلہ سید مٹھہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چھپا

ahmadimuslim.de

کیا اشاعۃ السنہ کا دیر سے نکلنا ناظرین وخریداروں کی قلت رغبت وناد ہندگی قیمت کا موجب ہوسکتا ہے ؟

یہہ رسالہ اگر ملکی اخبار ہوتا اور ملکی حالات وواقعات سے بحث کرتا تو اسکے مقرری وقت سے ادنی تجاوز کا بہی اُن امور کا موجب ہونا ضروری تہا۔ کیونکہ ملکی حالات وواقعات کا تازہ بتازہ علم ملک کے لئے اُن نتایج واغراض کا مثمر ہوسکتا ہے جو اخباروں سے مدنظر ومطلوب ہوتے ہین ورنہ وقت گذر جانیکے بعد ایک کسی امر کا علم مشت بعد از جنگ کے مشابہ ہوتا ہے اور وہ اخبار جسکے ذریعہ سے وہ علم حاصل ہو تقویم پارینہ کا مصداق بنجاتا ہے۔ مگر جسحالت مین یہہ رسالہ ملکی حالات وواقعات سے بحث نہین کرتا بلکہ اُن مسایل دین سے بحث کرتا ہے جو [illegible] نہین ہوتے تو پھر اسکا دیر سے نکلنا اُن امور کا موجب کیونکر ہوسکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو تو اسکا یہہ توقف والتواء مزید اشتیاق وفور رغبت شایقین کا موجب ہونا چاہیئے ؀

دیکھو روزہ دار کو دن بہر کی انتظار کے بعد کھانا ملتا ہے تو وہ اس سے کیسا حظ اُٹھاتا ہے۔ جمعہ سات روز کے وقفہ سے آتا ہے تو اپنے شایقین کو کیا لُطف دکھاتا ہے۔ عید کا چاند سال کے بعد آتا ہے تو اسکا نظارہ اور ہی سرور وحلاوت بخشتا ہے ؀

یہی حال شایقین وناظرین اشاعۃ السنہ کا ہونا چاہیئے جب وہ بعد انتظار اُن کو مِلتا دکھائی دے بشرطیکہ اسکے مشاہدہ جمال سے انکو حلاوت ایمانی وفرحت روحانی حاصل ہوتی ہے۔ اور جنکو یہ کیفیت حاصل نہین انکو اسکا متواتر وصال بہی صحبت ناجنس اور ایک وبال ہی پھر انکو دیر رسی کی شکایت ہی کیا ہے۔

مصلحت دین اشاعۃ السنہ کی ساتھ ہمکو کیون ہے ... مصارف طبع رسالہ کرتی ہین - وہ لوگ ... ہمکو اس ... کی

اِن سب صفات سی بہتر بعض صفات ہم انسان مین ایسی پاتے ہین جو بادی الرای مین حیوانات وجمادات مین پائی نہین جاتی ـ جیسی عجیب عجیب صنعتین بنانا بہادری وغیرہ اخلاق فاضلہ کا محل ہونا ـ

عامہ خلائق جنکو صرف بادی الرای پر نظر ہوتی ہے اِن ہی صفات کو مناط انسانیت سمجھتی ہین ـ اسیواسطے جمہور خلائق اِن ہی صفات کے تحصیل و محافظت مین شب و روز سرگرم ہین اور جنمین یہہ صفات ہین وہ انسان کامل خیال کئے جاتے ہین مگر تعمق و غور نظر سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ صفات بہی مدار و مناط انسانیت نہین ہین ـ

اِن صفات کا کچھہ نہ کچھہ اثر و اصلیت اور حیوانات مین بہی پائی جاتی ہے مثلاً بہادری کی اصلیت غصہ کرنا اور انتقام کا طالب ہونا اور سختی و ہلاکت کی جگہہ ثابت قدم رہنا ہی سو بہتیرے حیوانات مین پایا جاتا ہے ـ عجائب صنعتین بہی بعض حیوانات سی سرزد ہوتی ہین دیکھو بیا [illegible] نہین سکتا شھد کی مکھی بلا پرکار و صناعی آلات کے ایسا مسدّس چہتا بناتی ہے جو انسان سے بدون آلات تیار ہونا مشکل ہے ـ اسکے نظایر اور بہت ہین جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۴ مین گذرا ہے ـ بلکہ مدار و مناط انسانیت اور ہی امور و صفات ہین جن سب کا مال و مرجع اسکی دو صفتین ہین ـ ایک قوت عقلیہ جو ادراک کلیات سی عبارت ہے اور اُسی کی نظر سے انسان کو ناطق یعنے مدرک کلیات کہا جاتا ہے ـ اِس قوت کی دو شاخین ہین ایک وہ جسکو نظام بشری و اسباب دنیاوی سے تعلق ہے اور اِن ہی کے متعلق اس نظام بشری و دنیاوی سے قواعد و ضوابط استنباط کرنا اِسکا کام ہے دوسری شاخ وہ جسکو غیب الغیب سے تعلق ہے اور صدور علوم و ضوابط وہبی ہونا اسکا فعل ہے ـ

دوسری قوت عملیہ ہے اِسکی بہی دو شاخین ہین ایک اعمال کو بطریقہ ارادہ اختیاری †

---

† ارادہ اختیاری جسکی ترک بھی اختیاری ہو ـ نہ طبعی جسمین ترک و اخذ دونون اضطراری ہوتی ہین ـ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

273

وجود مین لانا جس سے عمل انسانی کو بہایم وحیوانات کے افعال سے تمیز ہوتی ہے -

ہر چند حیوانات وبہایم بھی عمدہ عمدہ افعال کرتے ہین چنانچہ ابھی ہم ذکر کر چکے ہین مگر وہ جو کچھہ کرتے ہین طبعًا واضطرارًا کرتے ہین - ارادۃ واختیارًا نہین کرتے اسپر یقینی دلیل یہہ ہے کہ انسان جو فعل کرتا ہے اسکا اثر و زنگ اسکے دل مین پیدا ہوتا ہے بخلاف حیوانات وبہایم کے کہ وہان اثر و زنگ پیدا نہین ہوتا - انسان جس کام کو اچھا سمجھکر کرتا ہے اس سے اسکے دل پر فرحت ونورانیت وسرور پیدا ہوتا ہے اور جس کام کو وہ برا سمجھکر عمل مین لاتا ہے اس سے اسکے دلپر ظلمت وکدورت پیدا ہوتی ہے اور یہہ امر حیوانات وبہایم سے مشاہدہ مین نہین آتا -

دوسری شاخ قوت عملیہ کی روحانی حالات وعالی مقامات ہین جیسی اپنے خالق سے اُنس ومحبت رکھنا اسپر بھروسا کرنا وعلی ہذالقیاس -

ahmadimuslim.de

ان دونون صفتون اور اسکے شاخون کا صرف انسان مین (نہ اسکے ہمجنس اور حیوانات مین) پایا جانا مشاہدہ وتجربہ سے ثابت ہے اسلئے انکا اثبات وبیان دلایل انسانون کیلئے چندان ضروری نتھا - مگر چونکہ اکثر انسان بھیمی حجابون مین مستور ہوکر اپنی انسانیت سے غافل ہین - اسلئے ان صفتون اور انکی شاخون کے وجود پر ان لوگون کو آگاہ کرنا ضروری ہے قوت **عقلیہ** وعملیہ کی پہلی **دونون شاخون** کے وجود پر انسان کا طریق تمدن وطرز معاشرت گواہ ہے ہم صاف مشاہدہ کرتے ہین کہ اگرچہ انسان کھانے - پینے - مباشرت کرنے - سردی کے وقت دھوپ مین بیٹھنے - آگ تاپنے اور گرمی کے وقت سایہ مین بیٹھنے وغیرہ طبعی کامون مین اور حیوانات سے مشارکت رکھتا ہے مگر وہ ان سبھی کامون مین اور حیوانات سے **تین امور** مین امتیاز رکھتا ہے **اول** یہہ کہ ان کامون کے لئے اُسکے دل مین باعث ومحرک ایک کلی رائے پیدا ہوتی ہے جو ان کامون کا نشیب وفراز وانجام وآغاز اسکو بتاتی ہے **مثلاً** کھانے مین یہہ رائے کلی پیدا ہوتی ہے کہ کھانا پینا زیست انسان کا مدار ہے جو شخص کھانا نہین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کھاتا وہ کوئی کام کر نہیں سکتا - مباشرت مین یہہ رائے کہ انسان کی صحت شخصی و حفظ نوعی اسپر موقوف ہے جو انسان وقت ضرورت اس سے معطل رہتا ہے وہ ذاتی نقصان بھی پاتا ہے اور نسل انسانی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے - اِس طرح کی رائے کلی حیوانات کے طبعی افعال مین پائی نہین جاتی† - انکو صرف طبعی جذبات و مخصوص حرکات ان افعال پر باعث ہوتے ہین مثلا کھانے پینے پر باعث صرف بھوک و پیاس ہوتی ہے جسکے ساتھ کوئی منفعت و منفعت کلی اُنکے خیال مین نہین ہوتی - جوڑہ کیطرف متوجہ ہونے پر صرف شہوت باعث ہوتی ہے اِسمین غایت و مصلحت کلی انکی سمجھ مین نہین آتی -

† اگر حیوانات کے افعال مین باعث و محرک کوئی رائے کلی پائی جاوے تو ضرور ان افعال کا اثر دو رنگ انہین پیدا کرے مگر ہم یہہ اثر حیوانات مین نہین پاتے - پرندہ یا چرندہ جانور جب کسی دام مین پھنستا اور صدمہ اُٹھاتا ہے تو اس سے کوئی عام نتیجہ نہین نکالتا - اسیواسطے اگر اسکو اِس دام سے چھوٹکر پھر اِس دام کے پاس آنے کا اتفاق ہوتا ہے تو اسمین پھر مبتلا ہو جاتا ہے اور دوسرا جانور جو ہنوز دام مین نہین پھنسا اسکو دیکھکر اِس سے نتیجہ نہین نکالتا اور اس دام سے نہین بچسکتا اگر کہو کہ بعض انسان بھی ایسے ہوتے ہین کہ جس کام مین وہ نقصان پاتے ہین یا کسیکو نقصان پاتے ہوئے دیکھتے ہین اس سے کچھ نہین سیکھتے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ انسان بھی اُن جانورون سے بڑھکر نہین ہین ہان اِنمین اُنمین اتنا فرق ہے کہ انمین نتیجہ نکالنے اور بچ جانیکا مادہ و طاقت ہے انکی انسانیت سے بہیمیت کا پردہ کھلے تو وہ اس مادہ سے کام لے سکتے ہین بخلاف اُن جانورون کے کہ انمین یہہ مادہ ہی نہین ہے اور وہ اِس سے کبھی کام نہین لیسکتے جو لوگ انسان کے سوائے اور حیوانات کیلئے نفوس و ادراک کلی تجویز کرتے ہین وہ بعض حیوانات کے افعال کو قوانین و ضوابط پر مبنی پاتے اور اُن قوانین کو بیان کرتے ہین چنانچہ اشاعة السنہ نمبر۳ جلد۲ مین بصفحہ ۸۴ انکے اقوال کی تفصیل منقول ہے مگر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوانین و ضوابط ان ہی لوگون کی عقل کی استنباط ہین جیسے کوئی دانشمند دوسرے کے قول و فعل سے بعد الوقوع ایسے نکات نکالتا ہے جنسے اس

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

انسان کو اپنے افعال مین بعض اوقات ایسی بھی کلّی رائے باعث و محرک ہوتی ہی جسمین اُسکی طبعی غرض کچھہ دخل نہین رکھتی بلکہ اس غرض طبعی کی اسمین مخالفت پائی جاتی ہے اور اُسکو صرف مصلحت عام و اصلاح و تہذیب نظام مدنظر ہوتی ہے جیسے خود بھوکے رہنا۔ اور اپنا کھانا دوسرے محتاج کو جو اس سے زیادہ مضطر و ہلاکت کا خوف رکھتا ہو دیدینا۔ یا اپنی شہوت کو غیر محل مین نہ نکالنا وعلی ہذالقیاس +

امر دوم یہہ کہ وہ اپنے کام مین شایستگی بھی مدنظر رکھتا ہے یہہ امر بھی حیوانات مین پایا نہین جاتا۔ انکو صرف دفع ضرورت و قضا حاجت طبعاً مطلوب ہوتی ہے۔ انسان حاجت روائی سے علاوہ اپنی کارآمدنی چیزونمین یہہ بھی چاہتا ہے کہ اسمین اُسکی آنکھ کو ٹھنڈک اور دلکو لذت حاصل ہو۔ اسی خیال سے عورت خوبصورت چاہتا ہے۔ مکان عمدہ و بلند۔ کھانا لذیذ و لباس فاخرہ حیوانات کو اس امر کا خیال نہین ہوتا +

ahmadimuslim.de

امر سوم یہہ کہ وہ اِن ضوابط و قواعد حسن معاشرت کو دوسرے اپنی نوع سے اخذ کرتا ہے اور نوع انسان مین افادہ و استفادہ تعلیم و تعلم ضوابط جاری ہے۔ ضبط قواعد و استخراج نتایج اگرچہ انسان کا نوعی خاصہ ہے مگر اسکا تحقق و وجود اس نوع کے بعض افراد مین ہوتا ہے نہ سبھی افراد مین۔ اور نوعی احکام ایسے بہت ہوتے ہین جو صرف بعض افراد مین پائے جاتے ہین۔ دیکھو شہد کی مکھیون مین صرف ایک مکھی (یعسوب نامی) جو سردار کھلاتی ہے اپنے نوع کی تدبیر و سیاست کرتی ہے۔ یہہ امر باوجودیکہ اسکا خاصہ نوعی ہے ہر ایک مکھی کو حاصل نہین۔ دور کیون جاؤ انسان ہی کے اور خواص نوعی دیکھہ لو۔ جبن و شجاعت و عقل و حماقت و خیاطت و کتابت وغیرہ انسان کے خواص نوعی ہین۔ مگر سبھی انسان نامرد و بہادر و ذکی و احمق و درزی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰ شخص کو شعور بھی نہین ہوتا اُن قوانین و ضوابط کے حیوانات کے خیال مین موجود ہونے پر کوئی دلیل قایم نہین ہی اور اسکے نفی پر وہ کامل دلیل موجود ہی جو ہمنے بیان کی ہی کہ اگر افعال حیوانات کے اصول و ضوابط ان کے خیال مین ہوں تو ضرور ان کا اثر و رنگ انمین پیدا ہو جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ حیوانات کے لئے عقل و نفس ناطقہ و ادراک [illegible] +

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دکانات نہین ہوتے ۔

بناء علیہ بعض انسان اِس قدر عقل رکھتے ہین جس سے وہ خود اپنے کامون کے لئے قواعد وضوابط کلی مقرر کر لین اور بعضے ایسے ہین جنکے دل مین ضوابط کا خیال گذرتا ہے مگر وہ اپنی عقل سے استنباط نہین کر سکتے ۔ یہہ لوگ جب کسی دانشمند کو سنتے ہین کہ اُس نے کار آمد فی ضوابط و قواعد مقرر کئے ہین تو اُن کو دل سے قبول کرتے ہین اور دانتون سے مضبوط پکڑتے ہین کیونکہ انکو اپنے خیالی اور اجمالی ضوابط کے موافق پاتے ہین ۔ اِسکی تشریح ایک مثال سے کیجاتی ہے ۔

بعض آدمی جنگلی (یا وحشی) بہوکے اور پیاسے ہوتے ہین اور کھانا پانی نہین پاتے تو نہایت تکلیف اُٹھاتے ہین اور کھانے پینے کی کوئی سبیل نہین پاتے پھر ایک دانشمند شہری واقف کار کو دیکھتے ہین کہ جب وہ اِسی بہوک و پیاس مین مبتلا ہوتا ہے تو کھانیکے لئے اناج تلاش کرتا ہے جو اسکا بیج بوتا ہے پھر اسکو پانی دیتا ہے پھر پکنے کے وقت کاٹتا ہی پھر غلہ کو بھُس سے جُدا کرتا ہے پھر اِس غلہ کو وقت حاجت کے لئے سنبھال رکھتا ہی اور پانی کے لئے کنوان کھودتا ہے یا چشمے اور نہرین تلاش کرتا ہے ۔ اور پانی رکھنے کے لئے مٹکی ٹھلیا مشک وکوزہ بہم پہنچاتا ہے ۔ پھر جب وہ تجربہ سے جان لیتا ہے کہ اگر وہ کچّا اناج اور ناپختہ بقولات کھائیگا تو اسکا معدہ درد کریگا تو اس اناج کے لئے پیسنا پکانا تجویز کرتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس سبھی کامون کے قوانین وضوابط مقرر کرتا ہے پس وہ جنگلی (یا وحشی) اِس دانشمند شہری کے ضوابط و قوانین کو بدل باور کرتا ہے ۔ اور اُنکے سیکھنے اور عمل مین لانے مین دل سے کوشش کرتا ہے ۔ اِسی طریق سے بڑے بڑے شہرون اور آبادیون مین ضوابط و قوانین پائے جاتے ہین جو اب کمال شہرت کو پہنچ گئے ہین اور انپر جمہور خلایق متفق ہین ۔ ایک زمانہ مین وہ نہایت کم تھے اور بعض بالکل نتھے ۔ اسبات پر اکثر معمورات زمین خصوصاً یورپ کے ابتدائی حالات اور اِس زمانہ تہذیب و ترقی کے حالات کا باہم مقابلہ کرنا یقین دلاتا ہے ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہہ تینون امر انسان کے طبعی الہامات سے مل جل جاتے ہین جیسے سانس لینے سے (جو طبعی و ضروری امر ہے) اسکو چھوٹا یا بڑا کرنا ملجاتا ہے۔

پھر یہ تینون امر (لوگون کی مزاج اور عقلون کے مختلف ہونے کے سبب) لوگون مین مختلف طور پر پائے جاتے ہین کسی مین کامل کسی مین ناقص کسی مین متوسط اسیوجہ سے جو کام و دنیاوی انتظام ان امور کے ذریعہ سے لوگ کرتے ہین مختلف ہوتے ہین۔ ان مختلف انتظامون کے درجات و مراتب بیشمار ہین پر ہم بغرض افہام ناظرین انکے دو حد ین بیان کر دیتے ہین بقیہ درجات کو ناظرین خود قیاس کر سکتے ہین +

ایک وہ حد جس سے کسی جگہہ کے لوگ خواہ کیسے ہی چھوٹی بستیون اور پہاڑون اور جنگلون کے رہنے والے ہون خالی نہین ہوتے جیسے بول چال و باہمی تخاطب کے لئے سیدھے سیدھے الفاظ و اصطلاحات مقرر کرنا جسطرح ہو سکے کھیتی کرنا درخت لگانا کنوئین کھودانا۔ جانورون کو قابو مین لاکر ایسے کام لینا برا بھلا چھونپڑا یا چھپر رہنے کے لئے بنا لینا اچھا برا کپڑا یا کمبل اوڑھنے کو بنوا لینا۔ اپنی غرض کے موافق جورو کر لینا۔ جیسے بن پڑے بچون کی تربیت و تعلیم کرنا۔ اپنے تنازعات و معاملات کے تصفیہ کے لئے کوئی سردار یا ممبر بنا لینا و علی ہذا القیاس اس حد کو ادنی یا ابتدائے حد نظام کہا جاتا ہے +

دوسری حد وہ جو بڑے بڑے شہرون و شایستہ ملکون مین پائی جاتی ہے جہان لوگ بکثرت رہتے ہین جنمین بڑے بڑے تجربہ کار ہوشیار ہوتے ہین وہ ان سبھی کامون کو جو حد اول مین مذکور ہوئی تہذیب و شائستگی سے کرتے ہین اور انکے اصول و قواعد بھی عمدہ بناتے ہین۔ جنکی تفصیل اسمقام مین محض تطویل ہے۔ ہر ایک کام زراعت۔ تجارت اکل و شرب۔ لباس۔ مناکحت۔ تربیت اولاد۔ صحبت ابنائے جنس۔ سکونت۔ سیاست۔ ریاست حکومت۔ صناعت وغیرہ مین شایستگی و ترقی مہذب شہرون اور ولایتون کے رہنے والون کی کس و ناکس پر عیان ہے۔ اس حد کو اعلی یا درجہ دوم کی حد نظام دنیاوی کہا جاتا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پھر ہم یہہ بھی دیکھتے ہین کہ اِن امور ثلثہ اور اُن انتظامات (جو اِن سے متفرع ہین) کے اصل اصول پر سبھی لوگ شہری دیہاتی حضری بدوی متفق ہین کسی اقلیم کے لوگ (جو صحت اعتدال پر ہین) اِن امور و انتظامات کے اصل اصول سے مخالف نہین ہین۔ کسی کو اختلاف ہے تو صرف اُنکی کیفیت یا کمیت مین ہے مثلاً نعش مُردہ کو زندون سے الگ کرنا اتفاقی امر ہے اور اسکا اصل اصول بدبو سے بچنا اور مُردہ کی شرمگاہ کو ڈھانکنا بھی اتفاقی ہے۔ اختلاف ہے تو اسکی کیفیت مین کوئی یہ امر مُردہ کو جلانیسے عمل مین لاتا ہے کوئی دفن کرنیسے کوئی دریا بُردہ کرنے سے۔ ایسا ہی چوری کرنا اتفاقاً بد ہے۔ اختلاف ہے تو اِسمین ہے کہ چوری کی حد کیا ہے اور سزا کیا۔ وعلیٰ ہذا القیاس زنا وغیرہ کو سمجھنا چاہئیے ✤

بعض لوگون کا اِن امور و اصول کے برخلاف زنا کرنا چوری کرنا اِس اتفاق مین خلل انداز نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ان لوگون مین بعض تو مسلوب الحواس و مجنون ہین (جو قوات اعتدال انسانی کے سبب بہایم [illegible] کام کرتے اور دیدہ و دانستہ بہایم بنتے ہین وہ اپنے دل سے خود جانتے ہین کہ یہہ فعل بد ہین جو کسی کی بہو یا بیٹی سے زنا کرتا ہے اگر اُسکی بہو یا بیٹی سے کوئی زنا کرے تو دیکھو اُسکو کیسا بُرا معلوم ہوتا ہے اور اسپر وہ کیسی غیرت کرتا ہے ✤

اِس تفصیل سے ثابت ہوا کہ نوع انسان مین قوت عقلیہ و عملیہ کے پہلو دو شاخین موجود ہین جنسے وہ اور حیوانون سے امتیاز و خصوصیت رکھتا ہے۔

اَب رہی اسکی دوسری دو شاخین قوت عقلیہ و عملیہ وہ بھی مشاہدہ حال انسان سے ثابت ہین۔ ہم صاف مشاہدہ کرتے ہین کہ بعض انسان ایسے علوم و قوانین بیان کرتے ہین جنکو ظاہری نظام دنیاوی سے اخذ نہین کیا جا سکتا۔ اور خواہ کیسی ہی قوت فکری و استنباطی صرف کرین اس عالم دنیوی مین اُن علوم کا سُراغ نہین ملتا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اُن علوم کا القا انسان پر غیب الغیب سے بطریق وہب ہوتا ہے اسکا تفصیلی بیان مقدمہ سیادسہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

كفر و كافر

اسمضمون مین ہمکو اس کفر سے بحث نہین جو مذہب اسلام کے مخالف مذاہب پر اطلاق کیا جاتا ہے بلکہ اس کفر سے بحث ہے جسکا اہل اسلام کا اپنے ہی گھر مین خرچ ہے ایک مسلمان دوسرے کو بعض افعال و اقوال و اعتقادات کے سبب جنکو اپنے خیال مین کفر سمجھتا ہے اس کفر کا خطاب دیتا ہے

لفظ کفر (چنانچہ بیضاوی و قاموس وغیرہ مین ہے) اصل لغت عرب مین کاف کی زبر سے ہے اور اسکے لغوی معنے ستر اور ڈھانکنے کے ہین۔ اسی معنے کر زمیندار کو جو زمین مین تخم زراعت کو چھپاتا ہے کافر کہا جاتا ہے اور رات کو جو ہر چیز کو اپنی تاریکی مین ڈھانک لیتی ہے نیز کافر کہا جاتا ہے ایسا ہی [illegible] غلاف کو کافور اور دریا اور بڑی نہر اور بڑی جنگل اور سیاہ بادل کو کافر کہا جاتا ہے۔ انمین بھی سبھی چیزین ڈھکی ہوئی ہوتی ہین۔

> والکفر لغة ستر النعمة واصله الکفر بالفتح۔ وهو الستر ومنه قیل للزارع واللیل کافر ولکمام الثمرة کافور۔ (بیضاوی)
>
> کفر علیه یکفر غطاه والشیء ستره۔ والکافر اللیل والبحر والوادی العظیم [illegible] والسحاب والزارع۔ (قاموس)

اسی معنے کی مناسبت سے لغت مین کفر بمعنے انکار بھی مستعمل ہے منکر نعمت کو کافر کہا جاتا ہے ایسا ہی ہر چیز (اچھی ہو خواہ بُری) کی منکر کو کافر کہا جاتا ہے۔

> کفر نعمة الله جحدها۔ کافر جاحد لنعم الله۔

اسی محاورہ سے کفار عرب نے دین سے انکار کو کفر سے تعبیر کیا ہے اور اسکو خوشی و فخر سے اپنی طرف منسوب کیا ہے چنانچہ انکا انبیا کو یہ کہنا (کہ جو تم لیکر آئے ہو ہم اس سے کافر ہین) سورہ ابراہیم و حم سجدہ مین منقول ہے

> قالوا انا کفرنا بما ارسلتم به۔ ابراہیم ۲۶
>
> فانا بما ارسلتم به کافرون۔ حم السجدہ ۲۶

اسی محاورہ سے انبیاء اور مومنون نے باطل الٰہون اور جھوٹے معبودون سے انکار کرنیکو کفر کہا اور اسکو بخوشی اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ ابراہیم اور انکے اتباع نے اپنے وقت کے کافرون سے کہا

> اذ قالوا لقومهم انا برآؤ منکم ومما تعبدون من دون الله۔ کفرنا بکم (الممتحنہ ۱)

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ ہم تمہارے معبودون سے بیزار و کافر (یعنی منکر) ہین -

اور خود خدا جل و علی نے اپنے مومن بندون کو باطل معبودون سے کفر کرنیکا حکمدیا چنانچہ فرمایا ہے

ومن یکفر بالطاغوت ویومن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقی - البقرہ ۲۴۶ -	جسنے طاغوت سے کفر کیا اور خدا پر ایمان لایا اُس نے مضبوط رسی کو ہاتھہ مارا

اور اصطلاح شرع مین کفر دین اسلام سے انکار کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو جو آن سے بطور تواتر و یقین ثابت ہو نہ ماننے کا نام ہے جسکا لازمہ و حکم دائرہ اسلام سے خروج اور عذاب جہنم مین خلود ہے - اس معنی اصطلاحی پر نقل و دلیل اور ان باتون کی (جنکے انکار سے یقیناً آنحضرت کی تکذیب لازم آتی ہے) تمثیل و تفصیل اشاعۃ السنہ جلد ۲ مین بضمن مضمون (التفرقہ بین الاسلام والزندقۃ) بخوبی ہو چکی ہے جسکی ملاحظہ سے تکذیب و تکفیر کا عمدہ قانون معلوم ہو سکتا ہے اس مقام مین صرف اس قدر بیان مقصود ہے کہ شرع اور اہل شرع مین جہان کفر کا اطلاق اسی معنی اصطلاحی سے ہوتا ہے اگر کہین اس سے اور معنی بھی مراد ہین -

قرآن و حدیث مین غور و تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مواضع مین تو لفظ کفر کا اطلاق اسی معنی اصطلاحی سے ہوتا ہے مگر بعض مواضع مین اس لفظ کفر سے یہ معنی اصطلاحی مراد نہین ہین بلکہ اس کفر کے معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی جسمین یہ کفران نعمت پایا جاتا ہے مراد ہین -

ہر چند کلام و خطاب شارع مین معنی اصطلاحی معنی لغوی سے مقدم ہین اور وہی لفظ شارع کے حقیقی معنے ہین مگر جس محل مین معنی اصطلاحی کے مراد ہونے سے خود کلام شارع مانع ہو وہان لغوی معنی مقدم ہین اور وہی کلام شارع کے حقیقی معنی ہین -

جو لوگ ان باتون کو نہین جانتے وہ شارع کے بعض افعال و اقوال کو کفر کہنے سے ان افعال و اقوال کو حقیقی و اصطلاحی کفر پر محمول کرتے ہین - اور ان کے مرتکبین کو خواہ وہ مسلمان

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

150

مصدق اسلام ہون کافر کہدیتے ہین بلکہ بقیاس اُن افعال و اقوال کے اُن کے نظائر و امثال کو اپنے اجتہاد سے کفر قرار دیکر اُن کے مرتکبین کو بھی دائرہ اسلام سی خارج سمجھتی ہین۔ اِس مضمون سے ان ہی لوگون کی ہدایت و نصیحت اور اہل اسلام کی تکفیر سے ممانعت مد نظر ہے ؁

پس واضح ہو کہ جن افعال و اقوال پر شارع نے لفظ کفر اطلاق کیا ہے یا اسکا ہم معنی کوئی اور لفظ (جیسے بے ایمان یا بے دین) استعمال فرمایا ہے یا ان پر حکم کفر (عدم دخول جنت) لگا دیا ہے و مع ذلک اس سی معنے اصطلاحی کفر کا ارادہ نہین کیا گیا ہین۔ ازانجملہ قتل مسلمان ہے جسکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہے ایسا ہی دوسری حدیث مین ارشاد کیا کہ جو ہم مسلمانون [illegible] ہم مین [illegible] ہین۔

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔ (صحیح بخاری)
عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا

پہلی حدیث مین کفر سے کفران نعمت خداوندی اور کفر عملی مراد ہے اور دوسری حدیث مین مسلمانون پر ہتیار اٹھانے والے کے مسلمان نہونیسے یہہ مراد ہی کہ اسکا عمل اسلام کا فعل نہین اور دونون حدیثون مین یہہ مراد نہین کہ مومن کا قاتل دین اسلام سی خارج ہی ✝

اسپر دلیل قرآن کی آیت وہ ہے جسمین قاتل مومن کو مومن کہا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپس لڑین تو انکی صلح کرادو۔ اِس آیت مین لڑنے والون کو مومن کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون سے لڑنیوالا اسلام سے خارج نہین ہوتا۔ اگرچہ اسکا یہہ فعل کافرون کا فعل ہے۔

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما۔ (حجرات ع ۱۳)

صحیح بخاری مین اسی مضمون کا ایک باب ہی جسکا حاصل یہہ ہی کہ گناہ کفر کے کام ہین مگر انکا مرتکب بجز شرک کی کافر نہین ہوتا کیونکہ آنحضرت نی ابوذر صحابی جلیل الشان کامل الایمان

باب المعاصی من امر الجاهلیة ولا یکفر صاحبها بارتکابها الا بالشرك لقول النبی صلعم

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انك امرؤ فيك جاهلية. وقوله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء - وان طائفتان من المومنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فسماهم المومنين۔

کے حق مین ایک گالی دینے کے سبب) فرمایا ہی تو ایسا آدمی ہے جسمین کفر کی خصلت ہے اور خداتعالی نے فرمایا ہی کہ خدا شرک تو نہ بخشیگا پر جو اس سے چھوٹے گناہ ہین جسے چاہی بخشدی اور خدا نے فرمایا ہے اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپسمین لڑین تو اُنمین صلح کرادو۔ اسمین باہم لڑنے والون کو مومن کہا"۔

ازانجملہ عورتون کی ناشکری ہے جسکو آنحضرت نے کفر فرمایا ہے جب اسکے معنی کا

باب كفران العشير وكفر دون كفر عن ابن عباس قال قال النبي صلعم اريت النار فاذا اكثر اهلها النساء يكفرن قيل ايكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الاحسان - بخاری

استفسار ہوا تو آپنے خود ہی اُسکو خاوند کی ناشکری سے تفسیر کیا۔ صحیح بخاری مین ایک باب اسی عنوان کا ہے کہ بعض کفر ایسا ہی ہوتا ہے جو اُس کفر (اسلامی سے) کمتر ہے۔ اسمین ناشکری خاوند کو داخل کیا اور اسکے ثبوت مین اس حدیث کو ذکر فرمایا۔ وازانجملہ نسب و رشتہ مین خلاف بیانی کرنا ہی جسکی نسبت آنحضرت نے صاف فرمایا ہی کہ جو اپنے باپ کو چھوڑکر کسی اور کیطرف منسوب ہو وہ کافر ہی

عن ابی ذر انه سمع رسول الله صلعم يقول ليس من رجل ادعى الى غير ابيه وهو يعلمه الا كفر - مسلم

وازانجملہ کسی کی نسب مین طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم اثنتان في الناس هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت - مسلم
عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلعم ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعى بدعوى اهل الجاهلية - مسلم

کہ لوگون مین دو کفر کے کام ہین کسیکی نسب پر طعن کرنا اور میت پر چلاکر رونا۔ ایک حدیث مین آیا ہی کہ جو مصیبت کے وقت مونہہ پیٹے اور گریبان چاک کرے اور کفر کیسے بین کرے وہ ہم مین سے نہین ہے۔

وازانجملہ غلام کا اپنے میان سے بہاگ جانا ہے جسکی نسبت آنحضرت نے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عن الشعبی عن جریر انہ سمعہ یقول ایما عبد ابق عن موالیہ فقد کفر حتی یرجع الیہم۔ مسلم

فرمایا ہے کہ جو غلام اپنے میاں سے بہاگ جاوے وہ کافر ہے جبتک اُسکے پاس نہ آوے۔

ازانجملہ جہوٹ بولنا گالی دینا۔ عہد کا توڑنا۔ وعدہ خلافی کرنا جنکو آنحضرت نے خصائل نفاق سے جو کفر کا مرادف ہے قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلعم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا حدث کذب واذا عاہد غدر واذا وعد اخلف واذا خاصم فجر۔ مسلم

ہے چار چیزین ہین جنمین وہ ہون پورا منافق ہے جسمین ایک اُنمین سے ہو اُسمین ایک خصلت نفاق ہے جب بات کہے جہوٹ بولے جب عہد کرے عذر کرے جب وعدہ دے اسکا خلاف کرے جب جہگڑے گالی بکنے لگے۔ ایک حدیث مین یہہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت نے کم خطبہ فرمایا

عن انس قال قلما خطبنا النبی صلعم الا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ (مشکوٰۃ)

ہوگا جسمین یہہ نہ کہا ہو کہ جسکی امانت نہین اسکا ایمان نہین اور جسکا وعدہ نہین اسکا دین نہین

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلعم قال لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مومن ولا یسرق حین یسرق وہو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وہو مومن والتوبۃ معروضۃ بعد۔

وازانجملہ زنا چوری۔ شرب خمر ہے جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے کہ زانی زنا کے وقت اور چور چوری کے وقت اور شرابخوار شرابنوشی کیوقت مومن نہین ہوتا اور یہ کہنا ایسا ہی جیسا کہ یہہ کہنا کہ وہ کافر ہین۔

وازانجملہ تکبر ہے جسکو آنحضرت نے شرک وکفر کے برابر ٹہرایا اور اُسکی نسبت فرمایا کہ

عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلعم قال لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبریاء۔ عن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یدخل الجنۃ نمام۔ مسلم

جسکے دل مین ذرہ بہر بھی تکبر ہوگا وہ بہشت مین نہ جاویگا۔ ایسا ہی آپنے چغلی کہانے۔ مسلمانون کو فریب دینے۔ قطع رحم کرنے ہمسایون کو تکلیف دینے کسب کا حق دبا لینے پر بہشت سے

[illegible]

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وعنه قال سمعت رسول الله يقول لا يدخل الجنة قتات مسلم

عن جبير بن مطعم انه سمع النبي صلعم يقول لا يدخل الجنة قاطع - بخاری

عن ابی شریح ان النبی صلعم قال والله لا یؤمن والله لا یؤمن والله لا یؤمن قیل من یا رسول الله قال الذی لا یأمن جاره بوائقه - (بخاری)

عن ابی امامة ان رسول الله قال من اقتطع حق امرء مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه الجنة فقال له رجل وان کان شیئا یسیرا قال وان کان قضیبا [illegible] - مسلم

عن ابی ھریرة ان رسول الله قال من حمل علینا السلاح فلیس منا ومن غشنا فلیس منا

ایک حدیث مین ہے چغل خور بہشت مین داخل نہوگا -

ایک حدیث مین ہے سخن چین بہشت مین نجاویگا -

ایک حدیث مین ہے قاطع رحم بہشت مین داخل نہ ہوگا - ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت نے تین بار قسم کہا کر فرمایا کہ جو شخص ہمسایون کو امن نہ دیگا وہ بہشت مین داخل نہوگا ایک حدیث مین ہے کہ جو کسی مسلمان کا حق قسم کہا کر دبالیگا اسکے لئے دوزخ واجب ہوچکی اور [illegible] اگرچہ [illegible] کی چھڑی ہو اور ایک حدیث مین ہے کہ جو ہم مسلمانون کو دہوکا دیوے وہ مسلمان نہین ہے -

اسی قسم کے اور کئی افعال واقوال ہین جنکو آنحضرت نے صاف کفر ٹہرایا ہے یا کفر کا ہم معنی لفظ اطلاق فرمایا ہے - یا انپر حکم کفر و دوزخ مین رہنا اور بہشت مین نہ جانا لگادیا ہے - ان احادیث مین بہی لفظ کفر سے کفر شرعی واصطلاحی کے مراد نہین ہیں اور نہ ان کے مرتکبین پر حکم کفر شرعی (اسلام سے خروج اور عذاب جہنم مین خلود) کا لگانا مقصود ہے بلکہ کفر سے وہی معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی مراد ہے اور اسکے سزا مین جو بہشت مین داخل نہ ہونے اور دوزخ مین جانیکا ذکر ہوا ہے اسکے یہہ معنی ہیں کہ اولی دخول بہشت نہوگا ان گناہوں کی سزا اٹھکر کے دخول بہشت نصیب ہوگا - اور یہ معنی نہین ہین کہ ان افعال کا مرتکب ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور کبہی بہشت مین نجاویگا +

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسپر دلایل متعدد آیات و احادیث ہین - آیات قران مجید مین بہت ایسی ہین جنمین کفر و شرک کے سوائے سب معاصی کے عفو کا جواز نکلتا ہے -

ازانجملہ ایک آیت مین ارشاد ہے - ای بنی میری بندون کو جنہون نے اپنے نفسون پر زیادتی کی ہے کہدے کہ خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہون وہ سبھی گناہون کو بخش دے گا† -

> قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم - زمر ع ۵ -

اس معافی سے شرک کا مستثنی ہونا اس آیت مین پایا جاتا ہے جسکا ذکر صفحہ ۲۹۵ مین صحیح بخاری کی عبارت مین گذرا - اور کفر کا مستثنی ہونا بہت ایات مین پایا جاتا ہے جن مین کافرون کے لئے خلود نار کا ذکر ہے -

اور احادیث جن سے کفر و شرک کے سوا اور گناہون کے ارتکاب سے کافر نہونا اور ان کے عوض وسزا مین ہمیشہ دوزخ مین رہنا ثابت ہوتا ہے بیشمار ہین ازانجملہ چند احادیث بطور مشت نمونہ خروار نقل کیجاتی ہین -

اول حدیث جبرئل جسمین انہون نے آنحضرت سے ایمان کا سوال کیا اور آپ نے اُس کے جواب مین صرف یقین کرنے اور مان لینے خدا اور رسول وملایکہ و روز قیامت و تقدیر خیر و شر کو ذکر فرمایا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اصل حقیقت ایمان مین عمل داخل نہین - ہوتا تو ایسے محل بیان مین اسکا ذکر فرد گذاشت نہوتا -

> عن عمر بن الخطاب فی قصۃ جبرئیل قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت - بخاری مسلم

دوم حدیث عبادہ بن صامت کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو گواہی دیتا ہے کہ

† تفسیر فتح البیان مین اس آیت کی تفسیر ہماری مدعا کے مفید عمدہ طرز و استدلال سے مرقوم ہے ناظرین اہل علم اس تفسیر کا مطالعہ کرین -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عن عبادة بن صامت قال قال رسول اللہ صلعم
من قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ
وابن امتہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ
وان الجنۃ حق وان النار حق ادخلہ اللہ الجنۃ
علی ما کان من عمل - مسلم

خدا وحدہ لا شریک ہے اور محمد صلعم اور عیسی اللہ
کے رسول اور اسکے بندے ہین اور بہشت
و دوزخ برحق ہے خدا اسکو بہشت مین داخل
کردیگا خواہ اسکے عمل کیسے ہی ہون (یعنی
تہوڑے ہون یا بہت اچہے ہون یا بُری - اچہے
ہوئے تو پہلے ہی سے بہشت مین داخل کریگا بُرے ہوے
تو انکی سزا بہگتا کر یا معافی دیکر)

سوم حدیث ابوذر کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر مرا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ما من عبد
قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا
دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق
قال وان زنی وان سرق ثلاثا - مسلم

وہ بہشت مین داخل ہو رہیگا - مینے عرض کیا
یا رسول اللہ اگرچہ اُس نے زنا یا چوری کی ہو آپنے
فرمایا اگرچہ زنا یا چوری کی ہو ابوذر نے تین بار یہہ
سوال کیا اور آنحضرت نے یہی جوابدیا -

چہارم حدیث معاذ کہ آنحضرت نے معاذ کو بلایا اور فرمایا جس نے دل سے شہادت

عن انس بن مالک ان النبی صلعم ومعاذ بن جبل
ردیفہ علی الرحل فقال یا معاذ ما من عبد
یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
الا حرمہ اللہ علی النار قال یا رسول اللہ افلا
اخبر بہا الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا
فاخبر بہا معاذ عند موتہ تاثما - مسلم

دی کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہین اور محمد صلعم
خدا کا رسول ہے - اسپر خدا نے آگ کو حرام کیا (یعنی ہمین
ہمیشہ رہنا) معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا
مین لوگونکو یہہ خوشخبری نہ سناؤن آپنے فرمایا تب وہ
سُنکر اسپر بہروسہ کرلینگے اور عمل چہوڑ دینگے (یعنی
غلطی سے اسکے معنے یہہ سمجھ لینگے کہ کلمہ پڑہنے سے
آگ مین جانا مطلق ہی حرام) پہر معاذ نے بوقت موت بخوف گناہ کتمان اس حدیث کو
لوگون کے پاس بیان کیا -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پنجم حدیث عباس بن عبد المطلب کو آنحضرت نے فرمایا جو خدا کو اپنا رب اور محمد صلعم

عن عباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله یقول ذاق طعم الایمان من رضی بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا

کو رسول اور اسلام کو دین ماننے مین راضی ہوا اُس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

ششم حدیث انس کہ آنحضرت نے فرمایا آگ سے وہ شخص (بھی) نکالا جاویگا جس نے

عن انس ان النبی صلعم قال یخرج من النار من قال لا اله الا الله وفی قلبه وزن شعیرة من خیر ویخرج من النار من قال لا اله الا الله وفی قلبه وزن برة من خیر ویخرج من النار من قال لا اله الا الله وفی قلبه وزن ذرة من خیر وفی روایة من ایمان مکان خیر۔

لا اله الا الله کہا اور اسکے دل مین جو کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین گیہون کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا۔

ہفتم حدیث ابو سعید خدری جسمین فرشتون و مومنون و انبیاء کی شفاعت کا ذکر

عن ابی سعید الخدری [illegible] الملئکة وشفع النبیون وشفع المومنون ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضة من النار فیخرج منها قوما لم یعملوا خیرا قط وفی روایة بغیر عمل عملوه ولا خیر قدموه

[illegible] انبیاء و مومن شفاعت کر چکے اب ارحم الراحمین باقی رہا پھر آگ سے خدا ایسے لوگون کی مٹھی نکالیگا جنہون نے کوئی نیک عمل نکیا ہوگا۔

ہشتم حدیث انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت نے فرمایا تین چیزین ایمان کی جڑین ہین جو لا اله الا الله کہے اس سے رک جانا۔ نہ اسکو گناہ (یعنے سوائے کفر و شرک) کے سبب کافر کہو اور نہ کسی عمل سے (بجز کفر و شرک) اسلام سے نکالو باقی دو چیزون کا ذکر بضمن حاشیہ صفحہ ۲۶۲ نمبر سابق مین گذرا

عن انس قال رسول الله ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا اله الا الله (ابو داؤد)

اس مضمون کی حدیثین اور بہت ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ کبائر مندرجہ احادیث سابقہ الذکر سے (جنپر شارع نے کفر کا اطلاق کیا ہے اور انکی سزا مین بہشت کو حرام فرمایا ہے) کفر شرعی اصطلاحی مراد نہین۔ اور نہ اسکی سزا سے یہہ مراد ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہہ جو کچھہ ہمنے کہا ہے اور اسکے مطابق احادیث کا مطلب بیان کیا ہے اکثر سلف اور تمام اہلحدیث و جمہور فقہا و متکلمین اہلسنت کا قول ہے جنکے مذہب و اعتقاد مین اصل ایمان (جسپر دخول جنت و عدم خلود نار کا مدار ہے) تصدیق یا تصدیق معہ اقرار توحید و رسالت کا نام ہے - اور اعمال حسنہ کا کرنا اور اعمال بد سے بچنا اصل ایمان کی شرط یا جزء نہین صرف اسکے کمال کا جزو ہے - انکے نزدیک جو†

---

† فلا یجعل تارک العمل خارجا عن الایمان بل یقطع بدخول الجنة وعدم خلوده فی النار وهو مذهب اکثر السلف وجمیع ائمة الحدیث وکثیر من المتکلمین والمحکی عن مالک والشافعی والاوزاعی وعلیه اشکال ظاهر وهو انه کیف لا ینتفی الشیٔ اعنی الایمان مع انتفاء رکنه اعنی الاعمال وکیف یدخل الجنة من لم یتصف بما جعل اسما للایمان وجوابه ان الایمان یطلق علی ما هو الاصل والاساس فی دخول الجنة وهو التصدیق وحده او مع الاقرار وعلی ما هو الکامل المنجی بلا خلاف وهو التصدیق مع الاقرار والعمل علی ما اشیر الیه بقوله تعالی انما المؤمنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم الی قوله اولئک هم المؤمنون حقا - (شرح مقاصد)

باب قول النبی صلعم بنی الاسلام علی خمس وهو قول وفعل ولابی ذر عن الکشمیهنی وعمل بدل فعل وهو اعم من عمل القلب والجوارح لتدخل العبادات والاعتقادات وهو موافق لقول السلف اعتقاد بالقلب ونطق باللسان وعمل بالارکان واراد وا بذلک ان الاعمال شرط کماله - الی ان نقل عن بعض المعتزلة ان الایمان العمل والنطق والاعتقاد ثم قال والفارق بینه وبین قول السلف انهم جعلوا الاعمال شرطا فی الکمال والمعتزلة جعلوها شرطا فی الصحة - (قسطلانی)

ولا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرة ای کما یکفر الخوارج مرتکب الکبیرة اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان ونسمیه ای مرتکب الکبیرة مومنا حقیقة ای لا مجازا لان الایمان هو التصدیق بالجنان والاقرار باللسان واما العمل بالارکان فهو من کمال الایمان وجمال الاحسان عند اهل السنة والجماعة وشرط او شطر عند الخوارج والمعتزلة (شرح فقہ اکبر امام الائمة ابو حنیفہ علیہ الرحمة)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

156

شخص تصدیق و اقرار توحید رسالت کے ساتھہ طاعات کا ملتزم اور معاصی سے مجتنب ہے وہ مومن کامل الایمان ہے جو اولی دخول بہشت کا بلا مس عذاب مستحق و امیدوار ہے۔ اور جو کسی طاعت مین قاصر ہے یا کسی گناہ کا مرتکب ہے وہ مومن ناقص الایمان ہے جو گناہ کی سزا بھگتکر بہشت مین جانیکی امید رکھتا ہے۔

امام بخاری نے اسی مذہب کے مطابق اور اسی معنی کے ارادہ سے † اپنی کتاب کے متعدد ابواب مین نماز۔ روزہ۔ زکوۃ۔ کھانا کھلانے۔ مسلمانون کو زبان کے اید اسے بچانے وغیرہ اعمال حسنہ کو جز ایمان و اسلام ٹھرایا ہے اور اُنکے مقابل اعمال بد ناشکری خاوند۔ بغض انصار۔ جھوٹ۔ وعدہ خلافی۔ خیانت وغیرہ اعمال بد) کو کفر و نفاق مین داخل کیا

قال ابو عبد الله لا یکون هذا مومنا تاما ولا یکون له نور الایمان۔ (مشکوۃ و صحیح بخاری صفحہ ۳۳۶)

چنانچہ اُس حدیث کی تفسیر مین جسمین زانی کو بے ایمان کہا گیا ہے صاف فرمایا ہے کہ وہ بوقت زنا مومن کامل نہین ہوتا اور [illegible] ایمان [illegible] نہین رہتا۔

ahmadimuslim.de

† قال الامام ابو الحسن علی بن خلف بن بطال المالکی المغربی فی شرح صحیح البخاری فی باب من قال ان الایمان هو العمل **فان قیل** قد قدمتم ان الایمان هو التصدیق **قیل** التصدیق هو اول منازل الایمان و یوجب للمصدق الدخول فیه ولا یوجب له استکمال منازله ولا یسمی مومنا مطلقا (ای المطلق یحمل علی الفرد الکامل هکذا قالوا) هذا مذهب جماعة اهل السنة ان الایمان قول و فعل قال ابو عبید وهو قول مالک والثوری والاوزاعی ومن بعدهم من ارباب العلم والسنة الذین کانوا مصابیح الهدی وائمة الدین من اهل العراق والحجاز والشام وغیرهم قال ابن بطال وهذا المعنی اراد البخاری اثباته فی کتاب الایمان وعلیه بوب ابوابه کلها فقال باب امور الایمان و باب الصلوة من الایمان و باب الزکوة من الایمان و باب الجهاد من الایمان وسائر ابوابه وانما اراد الرد علی المرجئة فی قولهم ان الایمان قول بلا عمل و تبین غلطهم و سوء اعتقادهم و مخالفتهم للکتاب والسنة و مذهب الائمة (شرح صحیح مسلم للنواوی)

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اِس مذہب اہلسنت محدثین و سلف صالحین کے علاوہ اسباب مین اور بہت مذاہب ہین جنکی نقل و تفصیل کتب عقاید و شروح کتب حدیث مین موجود ہے ہم اسمقام مین ان مذاہب کا حاصل بلا تعرض دلایل نقل کرتے ہین۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اس مذہب کے مخالف کون لوگ ہین پہس وہ انکی موافقت سے بچین۔

ازانجملہ ایک مذہب خوارج ہے جو قایل ہین کہ عمل ایسا جزو ایمان ہے کہ ایک حکم کے ترک کرنے۔ اور ایک گناہ کے مرتکب ہونے سے بہی انسان کافر ہوجاتا ہے۔ اور ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے۔ †

وازانجملہ مذہب معتزلہ ہے جو خوارج کی طرح عمل کو داخل ایمان سمجھتے ہین مگر تارک طاعات و مرتکب گناہ کو کافر نہین کہتے بلکہ کفر و اسلام مین معلق رکہتے ہین (یہہ دونون مذہب تشدید و افراط مین ہین۔ اور انکے مقابل دو مذہب آیندہ تقصیر و تفریط مین ہین)

وازانجملہ مذہب مرجیہ ہے ‡ جو عمل کو جزو ایمان نہین سمجہتے ہین اور عمل کو کسیطرح ایمان مین دخل

---

† واما على الرابع وهو ان يكون الايمان اسما لفعل القلب واللسان والجوارح على ما يقال انه اقرار باللسان وتصديق بالجنان وعمل بالاركان فقد يجعل تارك العمل خارجا عن الايمان داخلا في الكفر والية ذهب الخوارج او غير داخل فيه وهو القول بالمنزلة بين المنزلتين واليه ذهب المعتزلة - (شرح مقاصد ومثله في شرح البخاري للقسطلاني وشرح الفقه الاكبر وغيرها كما مر)

‡ ثم المرجية المذمومة من المبتدعة ليسوا من القدرية بل هم طائفة قالوا لا يضر مع الايمان ذنب ولا ينفع مع الكفر طاعة فزعموا ان احدا من المسلمين لا يعاقب على شئ من الكباير - (شرح فقه اكبر)

الفرقة الرابعة من كبار الفرق الاسلامية المرجية يقولون لا يضر مع الايمان معصية كما لا ينفع مع الكفر طاعة - (شرح مواقف)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہیں جانتے نہ اصل حقیقت ایمان میں جیسا کہ خوارج و معتزلہ کہتے ہیں اور نہ اسکے کمال میں جیسا کہ محدثین سمجھتے ہیں انکا مقولہ ہے لا یضر مع الایمان معصیة ولا ینفع مع الکفر طاعة یعنی ایمان کے ہوتے کسی گناہ کا ضرر نہیں پہنچتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل نیک نفع نہیں دیتا

وازانجملہ مذہب کرامیہ ہے جو تصدیق کو بھی ایمان سے خارج سمجھتے ہیں صرف زبانی اقرار توحید و رسالت کو گو دل میں کفر و انکار ہو صحت ایمان کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ اِن مذاہب کی شاخیں بعضے اور مذاہب بھی ہیں جنکی نقل و تفصیل شرح مقاصد و شرح مواقف و قسطلانی شرح بخاری میں موجود ہے۔

اس بیان مذاہب سے ثابت ہوا کہ جو مطلب احادیث مذکورہ کا ہمنے بیان کیا ہے اہلسنت و محدثین و فقہاء امت کے نزدیک بھی ان احادیث کا وہی مطلب ہے۔ اور ان کے نزدیک بھی مرتکب کبیرہ کافر و اسلام سے خارج نہیں ہے اور اس مطلب کا خلاف خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے۔

یہ افعال و اقوال فسق کی نسبت کتاب و سنت کا حکم اور علماء اہلسنت کا قول بیان کیا گیا ہے یہی فسق اعتقادی (جسکو بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے) کا حکم ہے۔ جن احادیث سے مرتکب کبیرہ کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اُن ہی احادیث سے معتقد بدعت کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو علماء اہلسنت محدثین متکلمین و فقہاء مرتکب کبیرہ کو کافر نہیں کہتے وہی علماء مبتدعین اہل قبلہ کو کافر خارج از اسلام نہیں جانتے۔ اور اہل بدعت کی روایت و شہادت کو قبول رکھتے ہیں۔ اسباب میں محدثین و فقہاء کے اقوال ہم اشاعة السنہ نمبر ۸ و ۹ جلد اول میں بسط و تفصیل

✝ وقالت الکرامیة وبعض المرجیة الایمان هو الاقرار باللسان دون عقد القلب (شرح مسلم)

والیه ذهب الکرامیة حتی ان من اضمر الکفر واظهر الایمان یکون مومنا (ای عندهم) الا انه یستحق الخلود فی النار ومن اضمر الایمان اظهر الکفر لا یکون مومنا۔

وقالت الکرامیة هو النطق بکلمتی الشهادة فقط (قسطلانی)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے نقل کر چکے ہین - اس مقام مین بعضے اور اقوال محدثین ✝ و فقہا اور اقوال متکلمین نقل کئے جاتے ہین -

امام **نواوی شرح صحیح مسلم** مین فرماتے ہین تو جان لے اہلحق کا یہی مذہب ہے

> واعلم ان مذهب اهل الحق انه لا يكفر احد من اهل القبلة بذنب ولا يكفر اهل الاهواء و البدع وان من جحد ما يعلم من دين الاسلام ضرورة حكم بردته وكفره الا ان يكون قريب عهد بالاسلام او نشاء ببادية بعيدة او نحوه ممن يخفى عليه فيعرف ذلك فان استمر حكم بكفره وكذا حكم من استحل الزنا والخمر او القتل او غير ذلك من المحرمات التي يعلم تحليلها ضرورة - (شرح **نووی**)

کہ کوئی اہل قبلہ کسی گناہ کے بدلے کافر نہ سمجھا جاوے اور اہلبدعت کو بدعت کے سبب کافر نہ کہا جاوے - ہان جو ایسی بات سے انکار کرے جو دین سے بداہتہً معلوم ہو جیسے حشر اجساد یا نماز روزہ وغیرہ قطعی احکام یہ ترجم اسکو مرتد کہا جاوے بجز ایسے شخص کے جو نو مسلم اور احکام اسلام سے ناواقف ہو یا کسی جنگل مین بلاد اسلام سے دور ہو پرورش پایا ہو اسکو ان باتون سے آگاہ کیا جاوے پھر بھی نہ مانتے تو اسکو کافر کہا جاوے ایسا ہی اس شخص کو کافر کہا جاوے جو زنا شراب خوری وغیرہ ✝ محرمات قطعیہ کو حلال جانے -

---

✝ اسباب کو ناظرین خیال مین رکھین - اور جہان کہین استحلال معصیتہ پر حکم تکفیر لگایا گیا ہے اس مین اس کا لحاظ کرین -

✝ محدثین کے اقوال اہلحدیث کی فہمایش کے لئے ہین - اور فقہاء و متکلمین کے اقوال اہل تقلید کے لئے - اب اس مسئلہ مین نہ اہلحدیث کو جائے کلام ہے نہ مقلدین فقہا کو - اہلحدیث کے ان اقوال سے تسکین نہ ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد اول کا مطالعہ کرے - اور جو خود کچھ علم رکھتے ہین وہ صحیح بخاری و مسلم کو کھولکر دیکھ لین کہ ان مین کس کثرت سے اہل ہوا الخوارج وغیرہ کی روایتین موجود ہین اور جو لوگ تازہ مجتہد بخاری و مسلم کی روایات کو بھی نہ مانین وہ عمل بالحدیث کا نام نہ لین جبتک کہ اپنے عمل کے لئے ایسی کتابین تصنیف نہ کرلین جنمین اہلبدعت کی روایتین نہون -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

اور شرح مقاصد مین کہا ہے - بحث ہفتم اہل قبلہ مخالفین حق کے کفر و ایمان کے بیان

المبحث السابع فی حکم مخالف الحق من اهل القبلة فی باب الکفر والایمان ومعناه ان الذین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الاسلام کحدوث العالم وحشر الاجساد وما اشبه ذلك واختلفوا فی اصول سواها کمسئلة الصفات وخلق الاعمال وعموم الارادة وقدم الکلام وجواز الرؤیة ونحو ذلك مما لا نزاع ان الحق فیها واحد هل یکفر المخالف للحق بذلك الاعتقاد وبالقول به ام لا والا فلا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول [illegible] باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحو ذلك اما الذین ذکرنا فذهب الاشعری واکثر الاصحاب الی انه لیس بکافر وبه یشعر ما قال الشافعی لا ارد شهادة اهل الاهواء الا الخطابیة لاستحلالهم الکذب وفی المنتقی عن ابی حنیفة انه لم یکفر احدا من اهل القبلة وعلیه اکثر الفقها ومن اصحابنا من قال بکفر المخالفین - × × قال الاستاذ ابو اسحق الاسفرائنی نکفر من یکفرنا ومن لا فلا واختار الامام الرازی انه لا یکفر احد

مین اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ضروریات اسلام (جیسے عالم کا حادث ہونا اور قیامت کو جسمون کا اُٹھایا جانا اور اِسی قسم کے اور مسایل) پر اتفاق رکھتے ہین اور اِن مسایل کے سوا، اور مسایل مین (جیسے مسئلہ صفات باری اور خدا کے ارادہ کا عام ہونا اور اسکی کلام قدیم ہونا اور اسکے دیدار کا ممکن ہونا اور اسی قسم کے اور مسایل جنمین بلا خلاف حق ایک ہی جانب مین ہے) الحق سے مخالف ہین آیا یہ لوگ کافر ہین یا نہین - اور ہمین [illegible] تمام عمر طاعات پر رہکر عالم کو قدیم سمجھے اور حشر جسمانی اور خدا کے علم متعلق جزئیات کی نفی کرے وہ کافر ہے - اُن لوگون کے حق مین جنکے کفر مین نزاع ہے - شیخ (ابو الحسن) اشعری کا یہ قول ہے کہ وہ کافر نہین - اسی کیطرف امام شافعی کا کلام مشعر ہے جو آپنے کہا ہے کہ مین تمام اہل بدعت وہوا کی شہادت قبول کرتا ہون بجز فرقہ خطابیہ کے (روافض سے ایک فرقہ کا نام ہے) جو جھوٹ بولنے کو حلال جانتے ہین (اسوجہ سے نہ بولنے) اُن کی شہادت کو نہین مانتا - منتقی مین امام

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

من اہل القبلۃ و تمسک بانہ لو توقف صحۃ الاسلام علی اعتقاد الحق فی تلک الاصول لکان النبی صلعم و من بعدہم یطالبونہا من آمن و یفتشون عن عقائدہم۔ (شرح مقاصد)

سے منقول ہے کہ اُنہوں نے کسیکو اہل قبلہ سے کافر نہیں کہا اور اسیپر اکثر فقہا ہیں اور ہمارے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے مخالفین کو کافر کہتے ہیں استاذ ابو اسحٰق اسفرائینی نے کہا ہے کہ جو ہم (اہلسنت) کو کافر کہتا ہے ہم اسکو کافر کہتے ہیں اور جو نہ کہے اسکو نہیں کہتے۔ امام رازی نے بھلی سی بات کو اختیار کیا ہے کہ اہل قبلہ سے کسی کی تکفیر مناسب نہین اور اسپر اس دلیل سے تمسک کیا ہے کہ اگر صحت اسلام ان امور کے تحقیق پر موقوف ہوتی تو آنحضرت اور انکے بعد اور لوگ (صحابہ وغیرہ) مسلمانون سے اس تحقیق کا مطالبہ کرتے اور ان امور مین اُن کے عقاید کو ٹٹولتے۔

اور **شرح مواقف** مین ہے۔ مقصد خامس اسباب مین ہے کہ آیا حق کے مخالف جو

ahmadimuslim.de

المقصد الخامس في ان المخالف للحق من اهل القبلة هل یکفر ام لا جمہور المتکلمین و الفقہاء علی انہ لا یکفر احد من اہل القبلۃ قال الشیخ ابو الحسن فی اول الکتاب مقالات الاسلامیین اختلف المسلمون بعد نبیہم علیہ السلام فی اشیاء ضلل بعضہم بعضاً و تبرا بعضہم عن بعض فصاروا فرقاً متباینین الا ان الاسلام یجمعہم و یعمہم فہذا مذہبہ و علیہ اکثر اصحابنا فقد نقل عن الشافعی انہ قال لا ارد شہادۃ احد من اہل الاھواء الا الخطابیۃ فانہم یعتقدون حل الکذب و حکی الحاکم

اہل قبلہ ہیں وہ کافر ہیں یا نہیں۔ جمہور متکلمین و فقہا اسیپر ہین کہ اہل قبلہ سے کسیکو کافر نہ کہا جاے شیخ ابو الحسن (اشعری) نے اول کتاب مقالات اسلام مین کہا ہے کہ مسلمان بعد زمانہ آنحضرت کے کئی چیزون مین مختلف ہوگئے ہین جنمین ایک دوسرے کو گمراہ کہتا ہے ایک دوسرے سے بیزار ہوکر جدا جدا فرقے ہوگئے ہین۔ پر اسلام سبکو جامع و شامل ہے یہہ اشعری کا مذہب ہے اور اسی پر ہمارے بعض اصحاب ہین۔ امام **شافعی** سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا مین کسیکی شہادت اہل بدعت سے رد نہین کرتا بجز خطابیہ کے جو جھوٹ بولنے کو حلال

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

صاحب المختصر فی کتاب المنتقی عن ابی حنیفه
انه لم یکفر احدا من اهل القبلة وحکی ابوبکر
الرازی مثله عن الکرخی وغیره والمعتزلة
الذین کانوا قبل ابی الحسین تجامعوا فکفروا
الاصحاب فعارضه بعضنا بالمثل فکفرهم وقد
کفر المجسمة مخالفوهم من اصحابنا ومن المعتزلة
وقال الاستاذ ابو اسحق کل من یکفرنا
فنحن نکفره والا فلا اما علی ما هو المختار
عندنا وهو ان لا یکفر احد من اهل القبلة
ان المسایل التی اختلف فیها اهل القبلة من
کون الله عالما بعلم او موجد الفعل العبد او
متحیز و لا فی جهته ونحوها لم یبحث النبیؐ
صلعم عن اعتقاد من حکم باسلامه فیها
ولا الصحابة ولا التابعون فعلم ان صحت
دین الاسلام لا یتوقف علی معرفة الحق
فی تلک المسایل وان الخطأ فیها لیس قادحا
فی حقیقة الاسلام (شرح موقف)

جانتے ہین اور حاکم مصنف مختصر نے کتاب منتقی
مین امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہا ایسا ہی ابو بکر رازی
نے کرخی سے نقل کیا ہے۔ معتزلہ نے (جو ابو الحسین
سے پہلے تہے) کئی امور مین ہمارے لوگون کو
کافر کہا ہے اسکے مقابلہ مین ہمارے لوگون نے
بہی انکو کافر کہا ہے۔ مجسمہ نے ہمکو اور معتزلہ دونو
کو کافر کہا ہے۔ استاد ابو اسحق نے فرمایا ہے
جو ہمکو کافر کہتا ہے ہم اسکو کافر کہتے ہین جو نہین
اسکو نہین۔ ہمارے نزدیک مذہب مختار یہی ہے
کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے کیونکہ جن مسایل
مین ہمارا انکا اختلاف ہے کہ خدا تعالی اپنے علم سے
عالم ہے یا ذات سے اور وہ بندہ کے فعل کا موجد
ہے اور وہ کسی جہتہ اور مکان مین نہین ہے۔ ان
مسایل مین آنحضرت نے کسیکے اعتقاد سے جس کو
اسلام سکہلایا بحث نہین کی اور نہ انکے بعد صحابہ
و تابعین نے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام
کی صحت ان مسایل کے تحقیق پر موقوف نہین اور انمین خطا حقیقت اسلام مین قدح نہین کرتی۔
اور شرح فقہ اکبر مین کہا ہے کہ علماء کے اس قول مین کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے اور

والجمع بین قولهم لا یکفر احد من اهل القبلة وقولهم
یکفر من یقول بخلق القرآن او استحالة الرؤیة او سب

اس قول مین کہ جو قرآن کو مخلوق کہے یا شیخین
(ابو بکر و عمر رض) کو گالی دے یا لعنت کرے وہ کافر ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

او لعنهما فامثال ذلك مشكل كما قال شارح
العقايد وكذا قال شارح المواقف ان جمهور المتكلمين
والفقهاء على انه لا يكفر احد من اهل القبلة
وقد ذكر في كتب الفتاوى ان سب الشيخين كفر
وكذا انكار امامتهما كفر ولا شك ان امثال
هذه المسئلة مقبولة بين جمهور المسلمين فالجمع
بين القولين المذكورين مشكل انتهى ووجه
الاشكال عدم المطابقة بين المسائل الفرعية
والدلائل الاصولية التي من جملتها اتفاق
المتكلمين على عدم تكفير اهل القبلة المحمدية
ويندفع الاشكال بان نقل كتب [illegible]
مع جهالة قائله وعدم اظهار دلائله لا يحتج به
من ناقله اذ مدار الاعتقاد في المسائل الدينية
على الادلة القطعية على ان في تكفير المسلم
قد يترتب مفاسد جلية وخفية فلا يفيد
قول بعضهم انما ذكروه بناء على الامور التهديدية
والتغليظية (شرح فقه اكبر)

موافقت و مطابقت مشکل ہے چنانچہ شرح عقاید
و شرح مواقف کے مصنفون نے کہا ہی کہ جمہور متکلمین
اور فقہا یہہ کہتے ہین کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے
اور کتب فتاوی مین یہ لکہا ہی کہ سب شیخین کفر ہی
ایسا ہی انکی امامت سے انکار کفر ہی اور ایسے مسایل
جمہور مسلمانون مین مقبول ہو رہے ہین پس ان دونو
مین مطابقت مشکل ہے یعنی ان مسایل فرعیہ اور
دلایل اصولیہ مین کہ از انجملہ عدم تکفیر اہل قبلہ پر متکلمین
کا اتفاق ہی موافقت نہین ہی ۔ یہہ اشکال یون دفع
ہوسکتا ہے کہ کتب فتاوی کی نقل باوجود ناقل
[illegible] ظاہر نہونے کے
لایق سند نہین کیونکہ مسایل اعتقادی کی بنا قطعی
دلایل پر ہی ۔ علاوہ یہہ کہ مسلمان کو کافر کہنے مین
جلی و خفی مفاسد ہین ۔ پس ہمین بعض لوگون کا
قول مفید نہین ۔ انہون نے جو کچہہ کہا ہی تہدیداً
ڈرانے کو کہا ہے ۔

یہہ آخر کتاب مین کہا ہے اور اس سے پہلے ذیل اس قول متن کے کہ ہم مرتکب کبیرہ کو کافر
نہین کہتے اور اس سے ایمان کا نام دور نہین کرتے (جو حاشیہ صفحہ ۳۰ مین منقول ہوا ہی

باقی آیندہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہندوستانکے+ حدیث پر عمل کرنیوالی وہابی نہین لایق توجہ گورنمنٹ

نمبر ۲

لفظ وہابی کے آجکل کے عرف مین ایک ‡معنی مفسد و باغی کے بھی ہین اور اس معنی کر اہلحدیث ہند کا وہابی نہ ہونا جس تفصیل سے نمبر سابق مین ثابت ہوچکا ہے ناظرین پر مخفی نہین ہے اس نمبر مین ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ جو کچھہ ہم نے نمبر سابق مین بیان کیا ہے وہ صرف

+ ہندوستان سے تمام ملک ہند مراد ہے جسمین پنجاب بھی شامل و داخل ہے -

‡ انرابیل سید احمد خان بہادر سی ایس آئی نے جواپنا اور تمام گروہ اہلحدیث کا وہابی ہونا رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین تسلیم کیا ہے وہ اور معنی کر ہے - چنانچہ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۴ مین فرماتے ہین "وہابی وہ ہے جو خالصتہً خدا کی عبادت کرتا ہو [illegible] اور بدعت کی آمیزش سے پاک ہو" اور تہذیب الاخلاق ماہ رجب ۹۲ھ مین بھی معنی بیان فرماکر لکھتے ہین "ہم انہی معنو مین جو علانیہ بتاچکے ہین دونون قسم یعنی مقلد و لامذہب وہابیون پر اور خود اپنے پر وہابی کا لفظ اطلاق کرتے ہین" **پہران کا** یہہ تسلیم کرنا بھی جبرًا و اضطرارًا بطور مماشات مع الخصم ہے نہ قصدًا و اختیارًا برضا و رجزم - لوگون نے انکو وہابی کہا اور محمد عبد الوہاب کیطرف منسوب کیا تو انہون نے اسکو تسلیم کرلیا کہ چلو وہابی ہین تو وہابی ہی سہی - وہابی ہونیکے معنے یہ ہین (جو بیان کئے ہین) اور اسمین بُرا ہی کیا ہے **ورنہ خوب جانتے ہین** کہ دراصل اِس گروہ کا نام اہلحدیث ہے - اور اس فرقہ کے کسی آدمی کو محمد بن عبد الوہاب کی طرف منسوب ہونیکا اقبال نہین ہے - چنانچہ اسی رسالہ کے صفحہ ۱ مین لکھتے ہین ڈاکٹر ہنٹر صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۵ مین تحریر فرماتے ہین کہ وہابیت ایک ایسا طریقہ ہے جسکے رو سے مذہب اسلام ایک خالص توحید کی صورت ہوجاتا ہے یہ بالکل صحیح ہے لیکن اس موقع پر مین یہہ بات کہتا ہون کہ قبل اس سے کہ حال کے زمانہ کی مسلمانون

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یا نواب صاحب بھوپال کی (جنکی کلام سے ہمنے اپنے دعاوی پر استشہاد کیا ہے) رائے ہے یا دہ عام قوم اہلحدیث ہند کی رائے ہی جہانتک ہمارے علم و تجربہ کو رسائی ہوئی ہی اس سے

نے مذہب اسلام مین نئی باتین اور اختراعی رسمین ایجاد کین حضرت محمد رسول اللہ کے زمانہ مین بھی اسلام کی بعینہ یہی صورت تھی۔ مذہب اسلام ابتدا مین بہت سے برسون تک ایک ایسا مذہب رہا جسکا منشا صرف ذات باری کی پرستش تھی مگر سنہ ہجری کے دوسری صدی مین جبکہ اسکے اصول کی نسبت علماء کے خیالات قلمبند ہوئے تو اسکے چار فرقہ قایم کئے گئے یعنی حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی اور کچھہ عرصہ تک مسلمانون کو یہ اختیار حاصل رہا کہ ان فرقون مین سے جس کسیکے مسئلہ کو چاہین پسند کرین اور اسکی پیروی کرین لیکن جب بنی امیہ اور بنی عباس بادشاہ ہوئے تو انہون نے ایک حکم تمام مسلمانون کے نام اس مضمون کا جاری کیا کہ وہ ان چار فرقون مین سے کسی ایک فرقہ کے تمام مسئلونکو قبول کرلین چنانچہ بعد اس حکم کے جو لوگ اسکے خلاف کرتے تھے انکو سزا دیجاتی تھی چنانچہ اس جبری حکم کے باعث سے آزادانہ رائے کا اظہار مسدود ہوگیا اور مذہبی دست اندازی کا بڑا زور و شور ہوا مگر اسوقت مین بھی بہت سے آدمی ایسے تھے جو خفیہ اصلی مذہب کے پابند تھے اور ظاہر انکی یہ جرات نہ تھی کہ سوائے چند معتمد آدمیون کے کسی سے اپنی رائے کا اظہار کرین اور ایسے لوگ اُس زمانہ مین **اہلحدیث کہلاتے** تھے جو حضرت رسول اللہ کے قول کے معتقد تھے اور مندرجہ بالا چارون فرقون کے مسئلون کیے پابند نہ تھے پس رفتہ رفتہ حکم مذکور الصدر اور زیادہ تشدد کی ساتھہ جاری کیا گیا یہان تک کہ آخر کار وہ بہت سی مسلمانون کے مذہب کا ایک بڑا اصول ہوگیا اور پھر **اہلحدیث** سے بھی عوام الناس رفتہ رفتہ عداوت کرنے لگے اور اصول شرع مین سچے مسلمانون کے نزدیک وہ قابل ملامت قرار دیے گئے غرضکہ سنہ [illegible]ء کے شروع تک تمام مسلمانون کی یہی حالت رہی۔ اسکے بعد عرب مین ایک ملکی لڑائی برپا ہوئی چنانچہ عبد الوہاب بادشاہ سنجد کے بیٹے نے اپنے مخالفون کو شکست دی اور فاصل پیدا کئے ہوئے تخت پر بیٹھا مگر اسکا عقیدہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ عام قوم اہلحدیث کی رائے ہے -

اسپر ہم سردست دو شہادتین (ایک داخلی ایک خارجی) پیش کرتے ہین اور

وہی تہا جو اہل حدیث کا تہا چونکہ وہ اپنے عہد مین سب سے زیادہ قوت رکہتا تہا لہذا
اُس نے علانیہ مذہب کے عقاید کی ہدایت کی اور جہانتک ہوسکا انکو جاری کیا اُسکی
وفات کے بعد اسی کے عقیدہ کا ایک اور بادشاہ تخت نشین ہوا جسنے اپنے جلوس کے
بعد بہت جلد مکہ معظمہ کی زیارت کی تیاری کی لیکن جسوقت اس نے مکہ معظمہ کے شریف
سے اپنے عقیدہ کے بموجب زیارت کرنیکی اجازت چاہی تو اس نے اسکی درخواست کو قبول
نہ کیا - اس وقت اس بادشاہ نے کہا کہ کسی شخص کو یہہ استحقاق حاصل نہین ہے کہ مجکو مکہ معظمہ
مین جانیسے روکے - چنانچہ وہ اندر گہس گیا اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونون کو فتح
کرلیا بعد اسکے اُس نے اُن تمام دستورون اور رسمون کو موقوف کیا جو خالص مذہب
اسلام مین لوگون کی طرف [illegible] درگاہ مقدس کے
اندر گویا ان چار فرقون کے پیرؤن کے واسطے بنائی گئے تہے ان کو اور بعض اولیاء اللہ
کی قبرون کو جن کو بہت لوگ بمنزلہ بُت کے پوجتے تہے توڑ ڈالا پہر چند روز بعد اس بادشاہ
کو محمد علی بادشاہ مصر نے شکست دی جسکی سبب سے وہ مجبور ہوکر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
سے چلا گیا - پس جاہل مسلمانون کو ان زیادتیون سے (جیساکہ وہ اپنی رائے مین سمجہتے تہے)
جو **اہلحدیث** نے کی تہین نہایت رنج ہوا جسکے سبب سے جاہل قوم ترک اور عبد الوہاب
کے معتقدون کے درمیان ایک سخت عداوت پیدا ہوگئی - پس اس زمانہ سے عبد الوہاب
کے پیرو بجائے اہلحدیث کی کہلانے لگے - یہودیون نے بہی حضرت عیسی علیہ السلام
کے معتقدون کے ساتہہ ایسا ہی سلوک کیا تہا جسکو وہ نصرانی کہتے تہے - اور ہندوستان
مین اہل اسلام کی حکومت مین قوم ترک اور وہ پٹہان بادشاہ جو حنفی فرقہ مین سے تہے اور
مذہبی تحمل کے بالکل مخالف تہے اور قوم مغل کے بادشاہون کے عہد مین بجز اکبر کے عہد کے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اپنی مصلحت اندیش گورنمنٹ اور ملک سی امید رکہتی ہین کہ پوری توجہ وانصاف سی اِن شہادتون کو سُنین - پس اگر اِن شہادتون کو راست اور ہماری دعوی کے مصدق پاوین توجو داد ہم اُن سے چاہتی ہین وہ داد دین +

پچہلی زمانہ کی یہی حالت رہی اِس سبب سی اُس زمانہ مین **اہلحدیث** کے پیرو یعنی وہابی بغیر اندیشہ کے اپنی مسئلون کی ہدایت نہین کر سکتی تہی البتہ اب حکومت انگریزی کے قایم ہونے کے بعد انگریزون کے اِس اصول کے باعث کہ وہ کیسیکے مذہب مین مطلق دست اندازی نہین کرتے ہین **اہلحدیث** کے پیرو پہر خبردار ہوئی اور اُنہون نے علانیہ اور بلا خوف و خطر وعظ کہنی شروع کئے پس ہندوستان کے مسلمان بہی اُن سی ایسی ہی دلی عداوت رکہنے لگے جیسیکہ تُرک عرب کے **اہلحدیث** سی عداوت رکہتے تہے اور وہ بہی انکو وہابی سمجہتی تہی وہابیت کی یہہ تاریخ ہی جو صدر مین بیان کی گئی جس سی ڈاکٹر ہنٹر صاحب اس قدر خائف ہین -

اور اس رسالہ کے صفحہ ۱۱ مین فقرہ منقولہ صدر سے پہلے فرمایا ہی کہ ہم تو عام مسلمانون مین اور وہابیون مین کچہہ تفرقہ نہین پاتے اور یہہ بہی کچہہ ضرورت نہین ہی کہ وہابی وہی ہی جو صرف عبدالوہاب کا مقلد ہی - سبہی حنفی مالکی یا اہل اسلام کے دوسری فرقہ کا آدمی بہی وہابی ہو سکتا ہی اور جہانتک ان اطراف مین ہمکو وہابیون کے دیکہنے کا اتفاق ہوا جب کسی وہابی سی پوچہا کہ تم کس فرقہ مین سی ہو ہمیشہ وہ اپنے تئین اہل سنت والجماعت ظاہر کرتا ہے وہابی وہ ہے جو خالصۃً خدا کی عبادت کرتا ہے" الخ -

یہہ **کلام انزایبل** صاحب صاف ناطق ہی کہ اِس گروہ کا قدیمی نام اہلحدیث ہی وہابی نہین ہی اور صاحب موصوف بہی اپنے آپ اور تمام اہلحدیث ہند کو وہابی بمعنے پیرو عبدالوہاب نہین جانتے صرف لوگون کے کہنی سے اِن پر لفظ وہابی کا اطلاق تسلیم کرتے ہین پہر اس لفظ کے معنی تصحیح کرتی ہین جیسی انسے پہلے ایک شخص نے اس لفظ کو ماخذ اسکی تشریح مین یہ مصرعہ کہا ہی ع وہابی کے معنی ہے رحمان والا - **ہماری خیال** مین اس سچے اور صحیح معنی کا مصداق و محل ہوکر بہی وہابی کہلانیکی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

+ یہہ نقشہ مخالف گروہ کا ہی — حاشیۃ الحاشیہ

بقیہ مقدمات اثبات نبوت

بخوبی بیان ہو چکا ہے (یہہ قوت عقلیہ کی دوسری شاخ کا ثبوت ہے)

ایسا ہی ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے خالق سے ایسی محبت رکھتے ہیں کہ جورو مٹی روپیہ پیسہ دنیا کی کسی چیز سے نہیں رکھتے - خدا پر ایسا بھروسہ رکھتے ہیں کہ اپنے ہاتھہ کی زر - بازو کی قوت - دوست آشنا وغیرہ اسباب و وسایل پر نہیں رکھتے (یہہ قوت عملیہ کی دوسری شاخ کا ثبوت ہے) -

اسکی تفصیل میں اگر ہم ایسے لوگون کے حالات لکھیں تو ایک دفتر طویل ہو جاوے اسلئے ہم اس مقام میں اسی اجمالی بیان پر اکتفا کرتے ہیں اور اس زمانہ کے دانشمندون سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ایسے لوگون کے وجود سے منکر نہ ہونگے و مع ذلک ہم ان لوگون کے تفصیلی حالات بھی [illegible]

اس بحث سے بخوبی ثابت ہوا کہ قوت عقلیہ و عملیہ (اپنی اپنی دونون شاخون کے ساتھہ) انسان میں موجود ہے اور یہی دونون قوتیں انسان کی خاص صفتیں ہیں جو اسکو عام حیوانات و نباتات و جمادات سے ممتاز کرتے ہیں اور منجملہ اسکے صفات محسوسہ و مشاہدہ کی یہی دو صفتیں (یا جو انکی طرف راجع ہون) مناط و مدار انسانیت ہیں -

پھر ان دونون قوتون سے انسان اپنی بہیمی (یا حیوانی) طاقت کے مناسب کام بھی لیتا ہے جسکا بیان بضمن تشریح طرز تمدن و معاشرت انسان ہو چکا ہے اور اپنی طاقت ملکی (یا روحانی) کے مناسب کام بھی لیتا ہے - جبکہ وہ امور معاشرت میں روحانی اصلاح کی رعایت کرتا ہے اور خاصکر ان دونون قوتون کی دوسری شاخون کو تو اسکی ملکیت یا روحانیت سے بہت ہی تعلق ہے -

انسان کی بہیمی (یا حیوانی) طاقت کے وہ کام ہیں جنمیں انسان کے ساتھہ تمام حیوان بہائم

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

درندہ وغیرہ بہی شریک ہین۔ جیسے کہانا پینا غضب شہوت وغیرہ جسمین انسان کے ساتہہ غیرون کا شریک ہونا مگر غیرون مین ان کا بوجہ اتم پایا جانا سابقاً ثابت کیا گیا ہے ملکی* (یا روحانی) طاقت کے وہ کام ہین جو صرف انسان مین پائے جاتے ہین اپکی اور مشارکات جنسیہ مین مشاہدہ نہین کئے جاتے اور وہ خاص انسان کی روح کی صفات ہین۔ جسم انسانی کی اصلی صفتین نہین ہین جیسے خوش خُلقی۔ تواضع محبت۔ خشیت رقت۔ علم ادراک وغیرہ۔

یہہ علم عمدہ ترین خواص وصفات روحانی† سے ہے اور وہ کئی قسم ہے۔

اول علم توحید وصفات الٰہی دوم علم حقوق خداوندی اور طریق ادایہ اُن حقوق کا جسکو دوسرے محاورہ مین عبادت کہتے ہین سوم علم ضوابط نظام عالم و علی ہذا القیاس۔

ہرچند انسان کا اپنی قوت عقلیہ وعلمیہ سے بہیمی (یا حیوانی) طاقت کی مناسب کام لینا اور لوازم جسمانیت وحیوانیت کو اپنے کمال نوعی وفطری کو پہنچانا بہی انسانی سعادت مین داخل ہے مگر چونکہ وہ لوازم فانی ہین انکا بقا بہی نظام جسمانی کے بقا تک ہے۔

---

* انسانی اُس طاقت کو ملکی کہنا اہل ادیان سماوی اور حکماے قدیم کی بول چال ہے جو وجود ملایکہ کو مانتے ہین اور ان صفات انسانی کو ملایکہ کی صفات کے مشابہ سمجہتے ہین جو لوگ وجود ملایکہ سے انکاری ہین جیسے نیچری مدعی اسلام یا برہم سماج وغیرہ وہ اس لفظ واصطلاح مین تنازع نہ کرین اس کے معنی کو دیکہین اور یہ سوچین کہ جس صفت انسانی کو ملکی طاقت کہا گیا ہے وہ انسان مین موجود ہے یا نہین جو موجود پاوین تو خواہ اسکو روحانی طاقت یا اور نام سے تعبیر کرین اسکی نفی و انکار کے درپے نہ ہوجاوین۔ کیونکہ اصطلاح محاورات مین مناقشہ جایز نہین ہے۔

---

† اس امر کا مفصل بیان معہ تشریح اس تعلق کے جو روح کو جسم سے ہے اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۲ مین مذکور ہوچکا ہے جو قابل ملاحظہ ناظرین ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسلیئے اصلی سعادت اور حقیقی کمال انسانی یہی ہے کہ وہ اپنی دونون قوتون کی دونون شاخون سے ملکی (یا روحانی) کام لے - اور جو کام بہیمی (یا حیوانی) طاقت کی مناسب انسے لیتا ہے اسمین روحانی طاقت کی رعایت کو بھی ہاتھ سے ندے بہیمیت کو ملکیت کے تابع کر دے ایسے طور پر کہ بہیمیت جو کرے اسمین مقتضاے ملکیت کا خلاف نہو اور ملکیت جو حکم دے بہیمیت اسکو فوراً عمل مین لادے - ملکیت کی رنگت بہیمیت مین اثر کرے بہیمیت کا رنگ اسپر نہ پڑے - اِس قسم کے افعال و اعمال سے جنمین مقتضائے ملکیت کی رعایت ہو اور بہیمیت کی مخالفت ملکیت کو ترقی و فراخی حاصل ہوتی ہے اور بہیمیت منقبض ہوجاتی ہے یہانتک کہ ملکیت اپنے کمال کو پہونچ جاتی ہے اور بہیمیت اسکی تابع ہو رہتی ہے -

یہ امر قسم اول و دوم اور ان کے موافق عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور انسان کی صورت نوعی اور فطرتِ اسکو اسی امر کا حکم دیتی ہے - اور قسم سوم کی علم و عمل کی بقدر ضرورت اجازت دیتی ہے -

ahmadimuslim.de

یہی وجہ ہے کہ سبھی انسان عرب کے ہون خواہ عجم کے - ہند کے ہون یا سندھ کے - یورپ کے ہون خواہ ایشیا کے (بشرطیکہ وہ اعتدال مزاج انسانی پر ہون) اس امر کو پسند کرتے ہین اور جن لوگون مین یہ امر یعنے تہذیب اخلاق نفس اور تکمیل بہیمیت پائی جاتی ہے انکی بدل تعظیم و تکریم کرتے ہین - اور حاضر و غائب ان کے ثناخوان ہین اور انکو خدا پرست اور مقدس سمجھتے ہین -

پھر اس سعادت مین لوگ مختلف ہین بعض لوگ (غواشی ظلمت مین محجوب ہونیکے سبب) اس سے بالکل محروم ہین حتی کہ انکی صلاحیت کی امید بھی منقطع ہے - بعض ایسے ہین جنکو سردست وہ سعادت حاصل نہین ہے مگر وہ مایوس بھی نہین - تدبیر و ریاضت سے انکے لئے حصول سعادت ممکن ہے بعض ایسے ہین جنمین اجمالی اصول سعادت موجود ہین پر وہ تفصیل و زیادت طلب مین بعض ایسے ہین جنمین وہ سعادت بوجہ کمال و دفوہ موجود ہے اور وہ اسکو مقتضا پر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پوری پورے مستقیم ہین - یہانتک کہ اگر کوئی انکو اِس سے روکے تو بہی وہ اس سے رُک نہین سکتے -

یہہ اختلاف ایک اور جبلی اور فطرتی اختلاف سے پیدا ہوا ہے اسکا بیان یہہ ہے کہ قوت ملکی (یا روحانی) لوگون مین دو طرحکی پیدا کی گئی ہے **ملکیت درجہ اول** جسکی شان سے قسم اول و دوم علم مین استغراق ہے اور قسم ثالث کیطرف بہی بنظر اصلاح نظام عالم پوری توجہ و اہتمام ہے **ملکیت درجہ دوم** جسمین بہیمیت سے تجرد اور نوزانیت تو ہے مگر اُن علوم مین اس قدر توجہ و اہتمام نہین **ایسی ہی بہیمیت** دو طرح کی لوگون مین پائی جاتی ہے **بہیمیت درجہ اول** قوی و سخت جیسے تنومند اور نر حیوانون مین پائی جاتی ہے جو قوی اور عمدہ غذا و چارے سے تربیت پاتے ہین اور قوی جسم اور تند و تیز آواز رکہتے ہین - دوسری جانور پر حملہ کرنے مین بڑے دلیر ہوتے ہین اور **بہیمیت درجہ دوم** ضعیف و نرم جیسے خصی اور ضعیف جانورون مین پائی جاتی ہے جو اچہی غذا نہین پاتی اور نہ قوی جسم اور آواز اور افعال رکہتی ہین -

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بقیہ کفر وکافر

کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ کی نفی تکفیر اہل قبلہ مین اگرچہ اہل بدعت ہون کلام کو بسط کے

ثم فی بسط الامام الکلام فی نفی تکفیر
ارباب الاثام من اھل القبلة ولو من اھل
البدعة دلالة علی ان سب الشیخین لیس بکفر
کما صححہ ابو الشکور السلمی فی تمھیدہ وذلک
لعدم ثبوت مبناہ وعدم تحقق معناہ
فان سب المسلم فسق کما فی حدیث ثابت
وح یستوی الشیخان وغیرھما فی ھذا
الحکم ولانہ لو فرض ان احدا قتل الشیخین بل
والختنین بوصف الجمع لم یخرج عن کونہ
مسلما عند اھل السنة والجماعة ومن المعلوم
ان السب دون القتل نعم لو استحل السب او القتل
فھو کافر لا محالة وعلی تقدیر ثبوت الحدیث
فیجب ان یؤول کما اول حدیث من ترک
الصلوة متعمدا فقد کفر والحاصل ان الفسق
والعصیان لا یزیل الایمان فیصیر کافرا ولا واسطة
وکذا البدعة لا یزیل الایمان والمعرفة کانکار

ساتھ بیان کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ شیخین
کی سب بھی کفر نہین ہے چنانچہ ابو الشکور سلمی
نے کتاب تمہید مین اسبات کو صحیح کہا ہی اسکی
یہی وجہ ہی کہ اس تکفیر کی کوئی وجہ نہین ہے۔
مسلمان کی سبّ صرف گناہ ہی چنانچہ حدیث
مین آیا ہے اور اسمین شیخین اور سب مسلمان
برابر ہین کیونکہ اگر ہم فرض کرین کہ کسینے شیخین
کو بلکہ ختنین (امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام
وامیر المومنین عثمان رض) کو قتل کردیا تو بھی وہ
اہلسنت وجماعت کے نزدیک مسلمانی سے خارج
نہین ہوتا اور سب تو قتل سے بھی کم ہی پھر سب سے
کیونکر کافر ہوسکتا ہی۔ ہان اگر سب یا قتل کو حلال
جانے تو ضرور کافر ہے اگر سب شیخین کے کفر ہونیمین†
کوئی حدیث بھی فرض کرلیجائے تو اسکی تاویل
واجب ہی جیسے حدیث من ترک الصلوة متعمدا فقد
کفر کی تاویل واجب ہی کہ اس سے کفر عملی اور ناشکری

† یہہ قول عبارت شرح مواقف کی جو اس عبارت کے بعد منقول ہی مخالف ہی بلکہ خود اپنی ماقبل
وما بعد اور تمام اصول کے بھی برخلاف ہی حلال جاننا قطعی گناہ کا کفر ہے اور سب شیخین کے قطعی گناہ ہونے
مین جو بحث وکلام ہی وہ خود اس عبارت اور عبارات شرح مواقف وغیرہ مین موجود ہے ؂

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

المعتزلة صفات الله تعالى وخلق افعال العباد وجواز رؤيته سبحانه في المعاد لانه مبني على تاويل ولو كان على حد الفساد الا التجسيم وانكار علم الله سبحانه بالجزئيات فانه يكفر بهما بالاجماع من غير النزاع ففي شرح العقايد سب الصحابة والطعن فيهم ان كان مما يخالف الادلة القطعية فكفر كقذف عايشة والا فبدعة وفسق وهذا تصريح من العلامة ان سب الشيخين ليس بكفر عند العامة ثم قال وبالجملة لم ينقل عن السلف المجتهدين والعلماء الصالحين جواز اللعن على معاوية واحزابه لان غاية امرهم البغي والخروج على الامام الحق وهو لا يوجب اللعن۔

مراد ہے) حاصل یہ کہ فسق و گناہ ایمان کو دور نہین کرتے کہ انسے انسان کافر ہو جاوے اور ان دونون مین کوئی واسطہ نہین ہے ایسا ہی بدعت سے ایمان دور نہین ہوتا جیسے معتزلہ کا بعض صفات خداوندی سے اور خدا کے خالق افعال ہونیسے اور قیامت مین خدا کے دیدار ہونیسے انکار ہے کیونکہ یہ انکار تاویل سے ہے اگرچہ وہ تاویل فاسد ہے مگر خدا کا جسم قرار دینا اور اسکے علم جزئیات کی نفی کرنا یہ بیشک صریح کفر ہے شرح عقاید مین کہا ہے کہ اصحاب کی سب اور انپر طعن اگر اس قسم سے ہو جسمین ادلہ قطعیہ کا خلاف ہوتا ہو جیسے حضرت عایشہ پر [تہمت] ہو اس خاص امر مین جسمین قران نے انکی برائت کی ہے) متہم کرنا تو وہ کفر ہی نہین تو بدعت اور فسق ہے اور یہہ

بہی صاف بیان ہے کہ سب شیخین عامہ علماء کے نزدیک کفر نہین ہے۔ پہر علامہ نے یہہ بہی فرمایا ہے کہ پہلے مجتہدین اور علماء صالحین نے (امیر) معاویہ اور اسکے گروہ پر لعنت کو بہی جائیز نہین کہا غایت امر یہہ کہ انہون نے بغاوت کی اور امام برحق (علی مرتضی) پر خروج کیا سو موجب لعنت نہین ہوسکتا۔

اور **شرح مواقف** مین قول مختار عدم تکفیر اہل قبلہ (جو سابقا منقول ہوا) بیان کرنیکے بعد بعض لوگون کا ایک وجہ سے کافر کہنا بیان کیا ہے پہر انکے متمسکات کا جواب دیا ہے اسی کے ضمن مین کہا ہے کہ خوارج و روافض کو کئی وجہ سے کافر کہا گیا ہے **اول** یہ کہ ان کا

قد كفر الخوارج والروافض بوجوه الاول ان القدح

اکابر صحابہ کو جن کی پاکی اور ایمانداری پہ قرآن

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

في اكابر الصحابة الذين شهد لهم القرآن
والاحاديث الصحيحة بالتزكية والايمان

تكذيب للقرآن وللرسول حيث اثنى عليهم
وعظمهم فيكون كفرا قلنا الاثنا عليهم
خاصة اي الاثناء في القرآن على واحد من
الصحابة بخصوصه وهؤلاء قد اعتقدوا
ان من قدحوا فيه ليس داخلا في الثناء
العام الواردة فيه واليه اشار بقوله ولا
هم داخلون فيه عندهم فلا يكون
قدحهم تكذيبا للقرآن واما الحديث الواردة
في تزكية بعض معينين من الصحابة والشهادة
لهم بالجنة فمن قبيل الآحاد فلا يلزم
تكذيبهم للرسول الثاني الاجماع منعقد
من الامة على تكفير من كفر عظماء الصحابة
وكل واحد من الفريقين يكفر بعض تلك
العظماء فيكون كافرا قلنا هو اي من كفر
جماعة مخصوصة من الصحابة لا يسلم كونهم
من اكابر الصحابة وعظمائهم فلا يلزم كفره
الثالث قوله عليه السلام من قال لاخيه المسلم يا كافر

گواہ ہے بہ اکہنا قرآن کو جھٹلانا ہے اور نیز رسول
کو جنہوں نے انکی تعریف کی اور بزرگی بیان
کی اور یہ کفر ہے اسکا **جواب** یہہ ہے کہ کسی
صحابی کی خاصکر قرآن مین تعریف نہین ہے
عام صحابہ کی ہے اور وہ لوگ جانتے ہین کہ جسکو
وہ برا کہتے ہین وہ اس عام تعریف مین داخل
نہین اسیکی طرف مصنف کے اس قول کا اشارہ
ہے کہ وہ انکے نزدیک ان لوگو نمین داخل نہین
جنکی تعریف قرآن مین ہے۔ سو انکا برا کہنا انکے
نزدیک† قرآن کو جھٹلانا نہوا۔ اب رہی حدیث
جنمین بعض صحابہ کی بابت بیان ہوئی ہے اور
انکو جنت کی شہادت دی گئی ہے سو اخبار احاد
ہین انکے انکار سے کفر ثابت نہین ہوتا ×× ۔
وجہ دوم یہ کہ اکابر صحابہ کو کافر کہنا بالاجماع
کفر ہے اسکا جواب یہ کہ وہ انکو اکابر صحابہ سے
نہین جانتے پہر وہ اس کفر کے مرتکب کیونکر
ہوئے۔ **وجہ سوم** یہ کہ حدیث مین آیا ہے
جو کسی مسلمان کو کافر کہے وہ کفر اسی کی طرف
ضرور رجوع کرتا ہے یعنی جسکو کافر کہتا ہے وہ

† یہاں عندیہ مخالف کی لحاظ کرنے اور اشاعة السنہ نمبر ۳ جلد ۱۳ کی صفحہ ۲۱۳ و صفحہ ۲۲۶ مین اسکا لحاظ نکرنے مین منافات و مخالفت
نہین ہے، یہان امور ظنیہ قطعیہ مین لحاظ کیا گیا ہے۔ وہان امور قطعیہ مین ضرورت لحاظ کو اٹھایا گیا ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فقد بأ به احدهما قلنا احاد وقد اجتمعت
الامة على ان انكار الاحاد ليس كفرا ومع ذالك
نقول المراد مع اعتقاد انه مسلم فان من ظن
المسلم انه يهودي او نصراني فقال له يا كافر
لم يكن ذالك كفرا بالاجماع واعلم ان عدم
التكفير لاهل القبلة موافق لكلام الاشعري
والفقهاء كما مر لكنا اذا فتشنا عقايد فرق
الاسلاميين وجدنا فيها ما يوجب الكفر
كالعقايد الراجعة الى وجود اله غير الله
او الى حلوله في بعض اشخاص الناس او
الى انكار نبوة محمد عليه الصلوة والسلام
او ذمه واستخفافه او الى استباحة المحرمات
واسقاط الواجبات (**شرح مواقف**)

کافر ہو تو کہنے والا ضرور کافر ہو جاتا ہے اسکا **جواب** یہ ہے کہ یہ حدیث اخبار احاد سے ہے اس سے انکار باجماع امت کفر نہین ہے اس سے علاوہ اسکے معنی† یہ ہین کہ جو مسلمان کو مسلمان سمجھکر کافر کہے وہ کافر ہوتا ہے کیونکہ جو کسی مسلمان کو یہودی یا نصرانی سمجھکر کافر کہے وہ بالاجماع کافر نہین ہوتا اور جاننا چاہیے کہ یہ اہل قبلہ کو کافر نکہنا کلام شیخ ابو الحسن اشعری و فقہا کے موافق ہے مگر جب ہم اسلامی فرقون کے عقاید کو ٹٹولتے ہین تو انمین ایسے امور بھی پاتے ہین جو تکفیر کے موجب ہین جیسے خدا کے سوا کسی اور معبود کے وجود کا قایل ہونا یا خدا کا کسی شخص مین حلول ماننا یا آنحضرت کی رسالت کا انکار کرنا یا محرمات کو مباح جاننا یا احکام شرعیہ واجبہ کو معاف سمجھہ لینا -

ahmadimuslim.de

مترجم کہتا ہے اسبات کا عبارات سابقہ مین بھی ذکر ہے - اور ہمنے اس بات کو اشاعۃ السنہ نمبر۸ جلد۳ مین بتفصیل وتمثیل بیان کر دیا ہے - یہ بات بیشک واجب اللحاظ ہے مگر اسکے کسی فرقہ اہل ہوا سے منجملہ اہل قبلہ خصوصیت نہین ہے - اگر کوئی اہلسنت وجماعت کہلا کر ایسی بات جو قطعی کفر وصریح شرک ہو اور اسمین ضروریات وقطعیات دین کا انکار وتکذیب پائی جاتی ہے اعتقاد کرے یا عمل مین لاوے تو وہ بھی کافر ہے گو اپنے مونہہ سے

† یہ حدیث اہلحدیث کی نزدیک بھی اپنے ظاہری معنی پر محمول نہین ہے دیکھو نووی شرح مسلم صفحہ ۵۵ جلد اول - جسمین اس حدیث کو مشکلات سے شمار کرکے اسکی پانچ تاویلین کی ہین -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اپنے آپ کو اہلسنت وجماعت کہو -

مسئلہ سب الشیخین مین مصنف بحر الرائق واشباہ والنظائر نے اور اسکی تقلید سے مصنف درمختار نے غضب ہی کر دیا اور صاف لکھدیا کہ اسکے گناہ کا مرتکب ایسا کافر ہے کہ اسکی توبہ بھی قبول نہین اور بجز قتل اور جلا دینے کے اسکی کوئی سزا نہین - اس قول کو درمختار واشباہ کے محشیون نے اصول وفروع کی دست آویز سے رد کر دیا اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس مسئلہ کی بناء ہی غلطی پہ ہے جس کتاب (جوہرہ) سے مصنف بحر نے استشہاد کیا ہے اسمین اسکا ذکر نہین یہ بات اسکے کسی نسخہ کے حاشیہ پر لکھی ہوئی تھی جو کسینے اصل کتاب مین ملا دی ہی اور یہ بات خود مصنف درمختار نے بھی نہر الفایق سے نقل کی ہے - اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہی کہ جو فقہ اکبر کی عبارت مین گزرا ہے کہ یہ روایت جہالت ناقل کے سبب لایق اعتبار نہین صحیح وبادلیل ہے اس گفتگو کو توجہ سے سُننا چاہیئے

ahmadimuslim.de

اشباہ ونظائر مین کہا ہے سب کفار کی توبہ مقبول ہے مگر جو سب شیخین سے کافر ہوا وہ قتل ہی کیا جاوے گا یا جلا دیا جاوے گا -

> کل کافر توبتہ مقبول الا بسب الشیخین فانہ یحرق او یقتل (اشباہ والنظایر)

درمختار مین کہا ہے بحر الرایق سے شہید کی طرف نسبت کر کے کہا ہے جو شیخین ابوبکرؓ وعمرؓ کو گالی دے یا انہین طعن کرے وہ کافر ہی اسکی توبہ مقبول نہین - پہر کہا ہے ولیکن نہر الفایق مین ہے کہ اس مسئلہ کا اصل نسخہ جوہرہ مین وجود نہین - صرف بعض نسخون کے حاشیہ پہ پایا گیا ہے جو اصل کتاب مین کسی نے ملا دیا ہے -

> فی البحر عن الجوہرۃ معزیا للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ الی ان قال لکن فی النہر وہذا لا وجود لہ فی اصل الجوہرۃ وانما توجد علی ہامش بعض النسخ فالحق بالاصل (درمختار)

اس قول کی شرح مین علامہ ابن عابدین نے رد المحتار مین کہا ہے -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قال السيّد الحموي في حاشية الاشباه حكى عن عمر بن نجيم ان اخاه افتى بذلك فطلب منه النقل فلم يوجد الا على طرة الجوهرة وذلك بعد حرق الرجل - واقول على فرض ثبوت ذلك في عامة نسخ الجوهرة لا وجه له يظهر لما قدمناه من قبول توبة من سب الانبيا عندنا خلافا للمالكية والحنابلة واذا كان كذلك فلا وجه للقول بعدم قبول توبة من سب الشيخين بل لم يثبت ذلك عن احد من الائمة فيما اعلم - ونقل عنه السيد ابو السعود الازهري في حاشية الاشباه اقول نعم نقل في البزازية عن الخلاصة ان الرافضى اذا كان يسب الشيخين ويلعنهما فهو كافر وان كان يفضل عليًا عليهما فهو مبتدع وهذا لا يستلزم عدم قبول التوبة على ان الحكم عليه بالكفر مشكل لما في الاختيار اتفق الائمة على تضليل اهل البدع اجمع وتخطيتهم وسب احد من الصحابة و بغضه لا يكون كفرا لكن يضلل

سیّد حموی نے ابن نجیم (مصنف بحر و اشباہ) سے حکایت کی ہے کہ اسکے بھائی نے اس بات کا فتوی دیا تھا جب اس سے نقل (کتاب) کا مطالبہ ہوا تو پتہ نہ لگا بجز ایک حاشیہ یا کنارہ کتاب جوہرہ کے اور یہ بھی بعد جلائے جانے اس شخص کے بتلایا اور مین کہتا ہون اگر اس بات کا اصل نسخہ جوہرہ مین موجود ہونا فرض کرلین تو بھی اسکی کوئی وجہ ظاہر نہین ہے - ہم پہلے (بضمن مسئلہ سب انبیا) بیان کرچکے ہین کہ نبی کو گالی دینے والے کی ہماری (حنفیہ کے نزدیک بخلاف مالکیہ و حنبلیہ) توبہ مقبول ہے پس شیخین کو گالی دینے والےکی توبہ قبول نہونیکی کوئی وجہ نہین ہے اور ہمارے علم مین کسی امام سے یہ بات ثابت نہین ہے ایسا ہی حموی سے سید **ابو السعود** نے حاشیہ اشباہ مین نقل کیا ہے مین (ابن العابدین) کہتا ہون بزازیہ مین خلاصہ سے منقول ہے کہ رافضی شیخین کو گالی دے اور انکو لعنت کرے تو وہ کافر ہے اور اگر علی مرتضی کو انپر فضیلت دے تو مبتدع ہے مگر اس سے بھی توبہ کا قبول نہونا نہین نکلتا علاوہ یہ کہ حکم کفر بھی مشکل ہے کیونکہ (کتاب) اختیار مین ہے کہ تمام امام اہل

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وذكر في فتح القدير ان الخوارج الذين يستحلون
دماء المسلمين واموالهم ويكفرون الصحابة
حكمهم عند جمهور الفقهاء واهل الحديث
حكم البغاة وذهب بعض اهل الحديث الى
انهم مرتدون قال ابن المنذر ولا اعلم
احدًا وافق اهل الحديث على تكفيرهم
وهذا يقتضي نقل اجماع الفقهاء ۔
وذكر في المحيط ان بعض الفقهاء لا يكفر احدًا
من اهل البدع وبعضهم يكفرون البعض
وهو من خالف ببدعته دليلًا قطعيًا
وينسبه الى اكثر اهل السنة والنقل الاول
اثبت وابن المنذر اعرف بنقل كلام
المجتهدين نعم يقع في كلام اهل المذهب
تكفير كثير ولكن ليس من كلام الفقهاء
الذين هم المجتهدون بل من غيرهم
ولا عبرة بغير الفقهاء والمنقول من
المجتهدين ما ذكرناه ۔ ومما يؤيد ذلك
ونحوها ما صرحوا به في كتبهم متونًا وشروحًا
من قولهم ولا تقبل شهادة من يظهر سب السلف
وتقبل شهادة اهل الاهواء الا الخطابية
وقال ابن الملك في شرح المجمع وترد شهادة

فتح القدیر مین ہے کہ قوم خوارج جو مسلمانون کے
خون اور مال کو حلال جانتے اور اصحاب رسول اللہ
کو کافر کہتے ہین انکا حکم جمہور فقہا ومحدثین کے
نزدیک باغیون کا سا حکم ہے صرف بعض
اہلحدیث کہتے ہین کہ وہ مرتد ہین ابن المنذر
(محدث) نے کہا ہے کہ مین ان اہلحدیث کے
موافق اس تکفیر مین کسیکو نہین پاتا یہ کہنا اثبات
کا مقتضی ہے کہ فقہا کا اس باب مین اجماع منقول
ہے ۔ محیط مین مذکور ہے کہ بعض فقہا کسی
اہلبدعت کو کافر نہین کہتے اور بعضے بعض اہلبدعت
کو جو ایسی بدعت [illegible] قطعی کے مخالف ہون
کافر کہتے ہین اور اس بات کو صاحب محیط نے
اکثر اہلسنت کیطرف منسوب کیا ہے اور پہلی نقل
(جو ابن المنذر کی ہے) زیادہ ثابت ہے اور
ابن المنذر کلام مجتہدین سے خوب واقف ہے
ہان (عام) اہلمذہب کی کلام مین تکفیر بہت
پائی جاتی ہے پر وہ کلام مجتہد نہین ہے اور
مجتہدون کے سوا اور علما کی کلام کا اعتبار نہین
اور مجتہدون سے وہی منقول ہے جو ہمنے ذکر کیا ہے
(کہ اہل قبلہ کافر نہین ہین)
اس بات کی زیادہ توضیح اس مسئلہ سے ہوتی ہے جو تمام

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

من یظهر سب السلف لانه یکون ظاهر الفسق
وتقبل من اهل الاهواء الجبر والقدر
والرفض والخروج والتشبیه والتعطیل -
وقال الزیلعی او یظهر سب السلف یعنی
الصالحین منهم وهم الصحابة والتابعون
لان هذه الاشیاء تدل علی قصور عقله
وقلة مروته ومن لم یمتنع عن مثلها لم یمتنع
عن الکذب عادة بخلاف ما لو کان یخفی
السب - ولم یعلل احد لعدم قبول
شهادته بالکفر کما تری نعم
استثنوا الخطابية لانهم یرون الشهادة بالزور
لاشیاعهم او للحالف وکذا نص
المحدثون علی قبول الروایة اهل الاهواء
هذا فیمن یسب عامة الصحابة ویکفرهم
بناء علی تاویل له فاسد
فعلم ان ما ذکره من الخلاصة من انه کافر
قول ضعیف مخالف للمتون والشروح

کتب فقہ متون و شروح میں بیان کرتے ہیں
کہ جو سلف کو علانیہ طور پر بُرا کہے اُسکی شہادت
مقبول نہیں ہے اور شہادت اہل ہوا کی بجز
خطابیہ مقبول ہے - ابن ملک نے شرح مجمع
میں کہا ہے جو سلف کو علانیہ طور پر بُرا کہے اسکی
شہادت اسلئے مقبول نہیں کہ وہ ظاہرًا
فاسق ہے اور اہل جبر و قدر و خروج و تشبیہ و
تعطیل سب کی شہادت مقبول ہے - زیلعی نے
کہا ہے کہ سلف (یعنی صحابہ و تابعین) کو علانیہ
بُرا کہنے والے کی شہادت اسلئے مقبول نہیں
کہ علانیہ بُرا کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بُرا
کہنے والا کم عقل و بے مروت ہے - پس جو ایسی
بے عقلی و بے مروتی سے نہ رکیگا وہ عادۃً
جھوٹ بولنے سے کب رکیگا ہاں جو پوشیدہ
طور پر بُرا کہے وہ اس حکم میں داخل نہیں ہے
اور اس عدم قبول شہادت کیوجہ کسی نے یہ بیان
نہیں کی کہ بُرا کہنے والا کافر ہے - اس حکم

قبولیت شہادت سے خطابیہ مستثنی ہیں کیونکہ وہ اپنے گروہ اور مدعی قسم کھا جانیوالے کے لئے جھوٹی
شہادت کو جائز جانتے ہیں ایسا ہی محدثین نے صاف کہا ہے کہ اہل ہوا کی روایت مقبول
ہے - یہ ان لوگوں کے حق میں کہا ہے جو اکثر صحابہ کو اپنی تاویل فاسد سے کافر کہتے ہیں -
اس سے معلوم ہوا کہ جو خلاصہ میں کہا ہے کہ وہ کافر ہے ضعیف قول ہے از متون و شروح

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بل هو مخالف لاجماع الفقهاء کما سمعت
وقد الف العلامة ملا علی القاری
رسالة فی الرد علی الخلاصة وبهذا تعلم
قطعا ان ما عزی الی الجوهرة من
الکفر مع عدم قبول التوبة علی فرض
وجوده فی الجوهرة باطل لا اصل له
ولا یجوز العمل به وقد مر انه اذا کان
فی المسئلة خلاف ولو روایة ضعیفة
فعلی المفتی ان یمیل الی عدم التکفیر
فکیف یمیل هنا الی التکفیر المخالف
للاجماع فضلا عن میله الی القتل
وان تاب قد مر ایضا ان المذهب قبول
توبة ساب النبی علیه السلام فکیف
ساب الشیخین والعجب من صاحب البحر حیث
تساهل غایة التساهل فی الافتاء
بقتله مع قوله قد الزمت نفسی ان
لا افتی بشیء من الفاظ التکفیر
المذکورة فی کتب الفتاوی نعم
لا شك فی تکفیر من قذف السیدة
عائشة رض او انکر صحبة الصدیق
او اعتقد الالوهیة فی علی او ان

بلکہ اجماع فقہا کے مخالف ہی - اور اس خلاصہ کے
رد مین علامہ ملا علی قاری نے ایک رسالہ بہی تالیف
کیا ہی - اِس سے یہ بہی معلوم ہو گیا کہ جو بات جوہرہ
کیطرف نسبت کی گئی ہی وہ باطل ہے اسکی کوئی اصل نہین
ہے اور اسپر عمل جائز ہے اور سابقا یہ مسئلہ
بیان ہو چکا ہے کہ جس امر مین اختلاف ہو اسمین
مفتی کو روایت عدم تکفیر کیطرف میلان واجب
ہے اگرچہ اس جانب کی روایت ضعیف کیون
نہ ہو - اور جس حالت مین اس مسئلہ متنازعہ فیہا
مین روایت تکفیر اجماع کے مخالف ہی تو اسمین
تکفیر کی جانب میلان کیونکر جائز ہے چہ جائیکہ
تکفیر کے ساتھہ فتوی قتل و عدم قبول توبہ بہی
ہو اور یہ بہی گذر چکا ہے کہ مذہب (حنفی)
کی رو سے رسول کو گالی دینے والے کی بہی
توبہ مقبول ہے تو پہر شیخین کو گالی دینے والے
کی توبہ کیونکہ مقبول نہ ہوگی - صاحب
بحر الرائق (جس کا صاحب در مختار اس مذہب
مین مقلد ہے) سے تعجب ہے کہ اس نے اس
فتوی قتل مین ایسا تساہل کیا باوجودیکہ خود یہ کہہ
رکہا تہا کہ مین کسی لفظ تکفیر سے جو فتاوون مین
مذکور ہین فتوی نہ دونگا - ہان اس شخص کے کافر ہونے

[illegible]

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین شک نہین جو حضرت عایشہ صدیقہ پر وہ تہمت لگاوے (جس سے انکو قرآن نے بری کر دیا ہے - مترجم) یا صحبت صدیق اکبر سے انکار کرے (جسکا آیۃ اذ تقول لصاحبہ مین ذکر ہی مترجم) یا علی مرتضیٰ کو خدا سمجھے یا جبرئیل کے وحی مین بہول جانیکا اعتقاد رکہے (جیسے کہ غالی رافضیون کا اعتقاد ہے مترجم) یا اسکی مثل ایسے اور امور کا اعتقاد رکہے جو صریح قرآن کے مخالف ہین لیکن ایسا کافر بھی توبہ کرے تو اُسکی توبہ مقبول ہے - یہ اس بیان کا خلاصہ ہی جو ہمنے اس باب مین کتاب تنبیہہ الولاۃ والاحکام مین کیا ہے - مترجم کہتا ہے علامہ ابن عابدین نے اس باب مین خوب فقیہانہ تحقیق کی اور حق کی داد دی - اب ہم اس بحث کو ختم کرتے ہین اور اسکی نتیجہ وخلاصہ مطلب پر ناظرین کو آگاہ کرتے ہین -

نتیجہ

اس بحث کا خلاصہ ونتیجہ یہ ہے کہ شارع نے بہت سے امور پر کفر کا اطلاق کیا ہے پر اُس سے اس کفر کا جو ملت سے نکالی ہے اور ہمیشہ کے لئے جہنم کو واجب کرے ارادہ نہین کیا - ایسا ہی علماء اسلام نے بہت سے افعال واعتقادات کو کفر ٹہرا رکہا ہے پر ان کے مرتکبین ومعتقدین کو جو اہل قبلہ سے ہین اور وہ غفلت یا تاویل واجتہاد سے ان کفریات مین مبتلا ہین کافر نہین کہا - اِس سے ہمارے سُنّی بہائی متبع ومقلد حنفی ومحدث (جو اپنے مخالفین عمل واعتقاد کو کافر کہتے ہین) عبرت پکڑین اور ایک دوسرے کی تکفیر اور عام مسلمانون کی تکفیر سے جو بعض افعال واعتقادات کے سبب انسے سرزد ہوتی ہے باز آوین - خصوصاً اُن باتون مین جنکا کفر ہونا نہ صریح کتاب وسنت سے ثابت ہے نہ علما سلف سے مروی ہے صرف انکے نو ایجاد واجتہاد سے متولد ہے اور یہ خیال فرماوین کہ جب حالت مین بعضی ایسی باتون سے (جنپر شارع نے اور علما سلف نے کفر کا اطلاق کیا ہے) اہل اسلام کو کافر کہنا اور ملت سے خارج کرنا جایز نہین تو پھر ہمارے اجتہادی کفرون سے انکی تکفیر واخراج از ملت کیونکر جایز ہے - کیا ہماری تجویز واجتہاد کو نصوص شارع واقوال سلف پر مزیت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وفوقیت ہے اور یہہ بھی لحاظ کرین کہ اسلام آگے ہی روے زمین پر کم ہے مسلمانون کی تعداد غیر مذاہب کے لوگون کی نسبت نہایت قلیل ہے اب اس رہی سہی تعداد کو اور نہ گھٹاوین۔ اور بجاے اسکے اِس تعداد کے بڑہانے مین کوشش کرین باہمی تنفر کو (جو تکفیر کا نتیجہ ہے) حد اعتدال پر لاوین اور جہان تک اصول اسلام کا مقتضا ہے باہم اتحاد پیدا کرین۔ اور اس اتحاد کے ذریعہ اسلام و اہل اسلام کی ترقی کے وسایل سوچین۔ یہہ بات مدت سے ہم کہہ رہے ہین اور یہ بہی یقیناً جانتے ہین کہ فریقین کے متشدد و تنفر پسند ہماری اِن باتون سے خوش نہین ہین۔ مگر ہمکو ان کی خوشی ناخوشی سے مطلب نہین ہے اپنے مولا جل وعلا کی خوشی کی طلب ہے اور اس خداوند سے امید ہے کہ ہماری ان باتون کا لوگون کے دلون پر اثر پیدا کریگا کوئی نہ کوئی فریقین سے ان باتون کو سُننے اور ماننے والا اسکے بندون مین ضرور ہوگا۔ اب نہین تو کسی اور ہی صدی مین [illegible] پہنچیگا۔

ahmadimuslim.de

ولنعم ما قیل

فقل ما یفیض الحق من غیر سامع ففی الدھر من یرجی له الفوز ظافرا

تو کہتا رہ زمانہ سامعین سے خالی نہین گذرتا۔ زمانہ مین ایسے لوگ بہی ہین جنسے فوز بمطلب متوقع ہو

ہمارے شیخ اجل حجۃ الخلف بقیۃ السلف سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے ہمارا اِس مضمون کا ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۳ دیکہا تو اِس پر بڑی خوشی سے اپنا توافق ظاہر کیا اور ساتہہ اسکے بعض لوگون کے تنفر و وحشت کا بہی خوف جتایا آخر مین اس شعر پر کاربند ہونیکا حکم دیا۔

حافظ وظیفہ تو دعا کردن است و بس در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اللّٰھم ربنا فتقبل منّا ووفقنا بقبول ما ینفعنا ولا یضرنا آمین

اس مضمون مین اہل اسلام کو کافر کہنے کا حکم بیان ہوا۔ مشرک و بدعتی کہنے کا تفصیلی بیان کسی اور مضمون مین ہوگا۔ ان شاء اللہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہندوستان† کے حدیث پر عمل کرنیوالے

وہابی نہین

لایق توجہ گورنمنٹ

نمبر۳

سرحدی‡ قومین (جو اکثر گورنمنٹ کی بغاوت مین سر اٹھاتی ہین اور وہ عام ناواقفون مین وہابی کہلاتی ہین) واقع اور نفس الامر مین اہلحدیث (یا وہابی) نہین۔ اہلحدیث کی روش وخیالات سی انکو کوئی خاص تعلق یا مناسبت نہین بلکہ عام مخالفت ومنافرت ہی۔

بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی۔ اور مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی (جنہون نے مذہب اہلحدیث کو ہندمین عام رواج دیا ہے) ایک مدت سرحد پر رہے ہین اور انہون نے اپنے مذہب کے مخالفون سے جہاد کئے ہین۔ ان ہی کے باقیماندہ لوگ سرحد مین رہتی ہین اور وقتاً فوقتاً گورنمنٹ سی بغاوت کرتے ہین۔

ahmadimuslim.de

مگر تحقیق وانصاف کے روسے اس خیال کی صداقت پر کوئی روشن دلیل نہین ہے۔ محض وہم واشتباہ پر اسکی بنا ہے۔

نہ سید احمد مرحوم ومولانا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے اپنے مخالفین مذہب سی صرف مخالفت مذہبی

† ہندوستان سی تمام ملک ہند مراد ہے جسمین پنجاب بہی داخل وشامل ہے۔

‡ اس سرحدی بحث سی پہلے ہمکو اہلحدیث ہند کی چال وچلن سے بحث کرنا منظور خاطر تہا چنانچہ مضمون نمبر۱ کے خاتمہ پر ہمنے نوٹ دیا تہا۔ مگر چونکہ اس بحث مین اہلحدیث ہند کے تاریخی حالات اور اس مذہب کو ہند مین رواج دینے والون کے حالات مذکور ہین۔ اسلئے ہمنے اس بحث کو مقدم کیا ہے۔ اور زمانہ حال کے اہلحدیث کا چال وچلن نمبر۴ مین بیان کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے خیال سے جہاد کیا ہے اور نہ انکے باقیماندہ اتباع نے کبھی گورنمنٹ انگلشیہ سے مقابلہ کیا ہے اگر مخالفتین اور بغاوتین جو سرحد مین واقع ہوتی ہین انہی لوگون سے ہوتی ہین جو اہلحدیث (یا یون کہو کہ وہابیون) کے دشمن جانی ہین اور ایک وہابی کے مارنیکو سو کافر کے قتل کرنے سے زیادہ موجب ثواب جانتے ہین۔

اس بات کی شہادت مین اگر ہم صرف اپنے تجربہ اور معلومات کو پیش کرین تو شاید خود غرضی وقومی طرفداری کی تہمت سے عامہ خیالات مین صادق البیان نہ سمجھے جاوین۔ لہذا اس باب مین ایسے شخص کے قول کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہین جسپر طرفداری قوم کے ساتھہ طرفداری وخیرخواہی گورنمنٹ کا بھی عام یقین ہے وہ انرایبل **سید احمد خان** صاحب بہادر سی ایس آئی ہین جو اپنے رسالہ **جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب** مین ہمارے دعوی کی پوری تصدیق کرتے ہین چنانچہ اس رسالہ کے صفحہ ۱۵ مین فرماتے ہین۔

ahmadimuslim.de

ہندوستان کے گوشہ شمال ومغرب کی سرحد پر جو پہاڑی قومین رہتی ہین وہ سنی المذہب حنفی قومین ہین اور اور لوگ ان کے ہم مذہب جس قدر ہندوستان مین رہتے ہین ان سب مین وہ قومین اپنے مذہب کی پابند زیادہ ہین۔ اور جس طرح ان قومون کو اپنے مخالف مذہب مسلمانون کے تین فرقون سے عداوت ہے اس قدر اور باقی ماندہ فرقون کو اپنے مخالفون سے عداوت نہین ہے چنانچہ یہ قوم اپنے مذہب مین اس قدر سخت ہے کہ اگر کوئی اور شخص ان کے ملک مین جاوے تو جب تک وہ اپنے مذہبی عقاید کو مثل انکے نہ کرلے اسوقت تک وہان اسکی جان ومال کی خیر نہین ہوتی۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ ایک میرے دوست حاجی سید محمد مرحوم شافعی المذہب ساکن جاربیا اتفاق سے سرحد کی انہین قومون مین گئے تھے مجھ سے کہتے تھے کہ مجھکو شافعی ہونیکی سبب سے اس قوم مین طرح طرح کی مصیبتین اٹھانی پڑین اور گومین دیہات وقصبات بلکہ خاص مساجد مین امن تلاش کرتا تھا لیکن مجھکو در اصل مسجد مین بھی امن نہ معلوم ہوتا تھا یہ پہاڑی قومین حنفی لوگون کے فروعات کو بجائے اصول کے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سمجھتے ہین چنانچہ انہین فروعات حنفیہ مین سے ایک کتاب درمختار ہے جو سنہ ۱۰۷۱ء یا سنہ ۱۶۶۱ء مین لکھی گئی تھی اور فروعات حنفیہ مین سے یہہ کتاب نہایت معتبر اور معتمد علیہ ہے اِس کتاب مین چند اشعار عربیہ اِس مضمون کے درج ہین جنمین فروعات حنفیہ کو اورامیہ کے فروعات پر ترجیح دی ہے اور اوروں کو بُرا لکھا ہے انہین شعرون مین سے ایک شعر کا ترجمہ یہہ ہے "خُدا کی لعنت اور قہر بیشمار اُس شخص پر جو امام ابو حنیفہ کے مذہب کا پیرو† نہین ہے"- یہہ پہاڑی قومین اولیا کرام کے مقابر اور مزارون کو خصوصاً پیر بابا کے مقبرہ کو جو بونیر مین ہے اور کاکا صاحب کے مزار کو جو کوٹہ مین ہے نہایت خلوص عقیدت سے پوجتے ہین اور مجھکو صدہا پہاڑی لوگون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا لیکن میری نظر سے آجتک کوئی پہاڑی پٹھان ایسا نہین گذرا جو سوائے حنفی مذہب کے اور کسی مذہب کا پیرو ہو یا وہابیت کی جانب ذرا بھی میلان خاطر رکھتا ہو البتہ حیات افغانی مین جسکو گورنمنٹ کے ایک خیر خواہ اور ملازم مسلمان نے اُردو زبان میں تصنیف کیا ہے [illegible] چھپ چکی ہے) یہہ فقرہ لکھا دیکھا ہے - چند عرصہ سے ملا سید میر کوٹہ کے پیرو وہابی سمجھے جاتے ہین اور اخوند سوات کے پکے پیرو جو حنفی المذہب ہین ملا سید میر کے معتقدین کو گمراہ سمجھتے ہین اور اکثر عثمانزئی اور ناصر اسد کی اولاد وغیرہ ہو گئے ہی اسمعیل کا باشندہ تھا ملا سید میر کے طرفدار اور باقی پہاڑی قومین اخوند سوات کے پیرو ہین - پس اسی فقرے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرحد کی قومون کے عقیدے مین وہابیت کا نام کو بھی اثر نہین ہے - باین لحاظ اس بات کا ہرگز گمان نہین ہو سکتا کہ سرحد کے پٹھانون اور وہابیون مین کسیطرح سازش ہو سکتی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۲۶ء مین وہابیون نے پہاڑون مین جگہ قیام کیا اور اُنہون نے اس بات کا قصد کیا کہ سکھون سے ہم لوگ جہاد کرین اور شہید ہون لیکن چونکہ پہاڑی قومین ان کے عقاید کے مخالف تھین

---

† وہ اصل شعر یہہ ہے فلعنة ربنا اعداد رمل ٭ علی من رد قول ابی حنیفہ ٭ یعنی بقدر شمار ریگ بیابان اُس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو امام ابو حنیفہ کی قول کو رد کرے - نعوذ باللہ من ہذا الغلو - اڈیٹر

اسلئے وہ وہابی ان پہاڑیون کو ہرگز اس بات پر راضی نہ کر سکے کہ وہ ان کے مسایل کو بہی اچہا سمجہتے مگر البتہ چونکہ وہ سکہون کے جور و ستم سے نہایت تنگ تہے اس سبب سے وہابیون کے اس منصوبہ مین وہ بہی شریک ہو گئے کہ سکہون پر حملہ کیا جاوے اور آخرکار وہابیون اور پہاڑیون نے متفق ہوکر سکہون پر حملہ بہی کیا لیکن چونکہ یہہ قوم مذہبی مخالفت مین نہایت سخت ہے اس سبب سے اس قوم نے اخیر مین وہابیون سے دغا کرکے سکہون سے اتفاق کر لیا اور مولوی محمد اسمعیل صاحب اور سید احمد صاحب کو شہید کیا پس ان باتون کو ذرا اچہی طرح یاد رکھنا چاہئے کیونکہ ان سے وہابیون کی وہ تاریخ بخوبی معلوم ہوتی ہے جسکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے پہاڑی قومون کے ساتہہ وہابیون کی سازش خیال کیا ہے -

ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کے پہلے باب مین وہابیون کے باغی لشکر قایم ہونے کی ایک کیفیت بیان کی ہے مگر چونکہ مجہکو اس تحریر مین چند در چند شبہہ ہین اسلئے مین بہی ہندوستان کے وہابیون کی ایک مختصر کیفیت لکہتا ہون اور جبتک مین ایک مختصر کیفیت وہابیون کی نہ بیان کرونگا اسوقت تک یہ بات اچہی طرح نہین کہلیگی کہ ڈاکٹر صاحب کو کن امور مین دہوکہ ہوا ہے اور اس معاملہ مین اصلی کیفیت کو ڈاکٹر صاحب نے کس مبالغہ اور زیادتی کے ساتہہ بیان کیا ہے -

ہندوستان کے وہابیون کی **تاریخی کیفیت** پانچ زمانون سے متعلق ہے پہلا زمانہ سنہ ۱۸۲۳ء سے شروع ہوتا ہے اور سنہ ۱۸۳۰ء تک پورا ہوتا ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس مین مولوی محمد اسمعیل صاحب اور سید احمد صاحب نے ان سکہون پر جہاد کیا تہا جو اپنے مسلمان رعایا کو تکلیف پہنچاتے تہے اور انتہا اس زمانہ کی اسوقت تک ہوئی جبکہ پشاور دوبارہ ان کے پیرون کے ہاتہہ سے نکل گیا -

دوسرا زمانہ سنہ ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۱ء تک یعنی پشاور کے فتح ثانی سے لیکر مولوی محمد اسمعیل صاحب اور سید احمد صاحب کی وفات تک ہے -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تیسرا زمانہ اسوقت سے شروع ہوتا ہے جبکہ یہ دونون بزرگ شہید ہوئے اور انتہا اس زمانہ کی اسوقت ہے جبکہ گورنمنٹ انگریزی پنجاب پر قابض ہوئی اور وہابی لوگ معہ عنایت علی اور ولایت علی کے سرحد سے اپنے گہرون کو بہیجے گئے یعنی سنہ ۱۸۳۱ء سے لیکر سنہ ۱۸۴۷ء تک ہے چوتہا زمانہ اسوقت سے مراد ہے جبکہ ولایت علی اور عنایت علی نے دوبارہ سرحد پر حملہ کیا اور انتہا اس زمانہ کی ان دونون کے مارے جانے تک ہوئی۔ پانچوان زمانہ حال کا زمانہ ہے جسکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے صریح غلطی سے وہابیون کی بغاوت کا زمانہ بیان کیا ہے پس ان پانچون زمانون مین وہابیت کا پہلا زمانہ

نہایت عمدہ تہا اور جو کام اس زمانے کے وہابی کرتے تہے ان سے گورنمنٹ انگریزی واقف تہی اور کسی طرح ان لوگون کیطرف گورنمنٹ کی بدخواہی کا گمان نہین ہوتا تہا چنانچہ اس زمانہ مین علی العموم مسلمان لوگ عوام کو سکہون پر جہاد کرنیکی ہدایت کرتے تہے تاکہ وہ اپنے ہموطن مسلمانون کو اس قوم کے ظلم و تعدی سے نجات دین۔

ahmadimuslim.de

اس زمانہ مین مجاہدین کے پیشوا سید احمد صاحب تہے مگر وہ واعظ نتہے واعظ مولوی محمد اسمعیل صاحب تہے جنکی نصیحتون سے مسلمانون کے دلون مین ایک ایسا ولولہ اثر خیز پیدا ہوتا تہا جیسا کہ کسی بزرگ کرامت کا اثر ہوتا ہے مگر اس واعظ نے اپنے زمانہ مین کبہی کوئی لفظ اپنی زبان سے ایسا نہ نکالا جس سے ان کے ہم شہریون کی طبیعت ذرا بہی گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے منحرف ہو کر برافروختہ ہو بلکہ ایک مرتبہ وہ کلکتہ مین سکہون پر جہاد کرنیکا وعظ فرما رہے تہے اثناء وعظ مین کسی شخص نے ان سے دریافت کیا کہ تم انگریزون پر جہاد کرنیکا وعظ کیون نہین کہتے وہ بہی تو کافر ہین۔ اسکے جواب مین مولوی محمد اسمعیل صاحب نے فرمایا کہ انگریزون کے عہد مین مسلمانون کو کچہہ اذیت نہین ہوتی اور چونکہ ہم انگریزون کی رعایا ہین اسلئے ہمپر اپنے مذہب کے رو سے یہہ بات فرض ہے کہ انگریزون پر جہاد کرنے مین ہم کبہی شریک نہ ہون۔ پس اس زمانہ مین ہزارون مسلح مسلمان اور شمار

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سامان جنگ کا ذخیرہ سکہون پر جہاد کرنے کے واسطے ہندوستان مین جمع ہوگیا مگر جب
صاحب کمشنر اور صاحب مجسٹریٹ کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہون نے گورنمنٹ کو اطلاع
دی گورنمنٹ نے انکو صاف لکہا کہ تمکو اس معاملہ مین ہرگز دست اندازی نہین کرنی چاہیے
کیونکہ انکا ارادہ کچہہ گورنمنٹ انگریزی کے مقاصد کے برخلاف نہین ہے غرضکہ ۱۸۲۴ء مین
یہہ لوگ سکہون پر جہاد کرنیکے واسطے سرحد پر پہنچے اور اسکے بعد ہندوستان سے برابر انکے
پاس مدد پہنچتی رہی اور گورنمنٹ بہی اس امر سے بخوبی واقف تہی جسکی ثبوت مین ایک مقدمہ
کی کیفیت نظیراً مین درج ذیل کرتا ہون -

دہلی کے ایک ہندو مہاجن نے جس کے پاس جہادی لوگون کی امداد کے واسطے روپیہ
جمع کیا گیا تہا امداد کے روپیہ مین کچہہ تغلب کیا اور مسٹر ولیم فریزر صاحب بہادر متوفی
کمشنر دہلی کے روبرو انپر نالش دایر ہوئی اور انجام کار مولوی محمد اسحاق صاحب مدعی
کے حق مین اس دعویٰ کی ڈگری ہوئی اور جو روپیہ [illegible] ڈگری کا وصول ہوا
وہ اور ذریعہ سے سرحد کو بہیجا گیا بعد اسکے اس مقدمہ کا اپیل صدر کورٹ الہ آباد مین ہوا
وہان بہی عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رہا - اس زمانہ مین وہابیون نے سرحد کی قومون
کی مدد سے پشاور فتح کیا اور بعد فتح کے دوست محمد خان والئے کابل کے بہائی سلطان
محمد خان کو حوالہ کردیا مگر سلطان محمد خان نے قریب سی تہوڑے عرصہ کے بعد پشاور کو
رنجیت سنگہ کے ہاتہہ فروخت کر ڈالا -

مگر دوسرے زمانہ مین گویا وہابیت کا زوال شروع ہوگیا تہا چنانچہ جب پہر سکہون
کا پشاور پر قبضہ ہوگیا تو سید احمد صاحب اور مولوی اسمعیل صاحب کے پیرودن کا
بالکل جی ٹوٹ گیا کیونکہ انکو معلوم ہوگیا تہا کہ سرحد کے پٹہان ہمارے مذہب کے
باعث سی ہم سے دلی عداوت رکہتے ہین اب ہمکو ان سے کسی قسم کی امداد کی توقع نہین
رکہنی چاہیے اور ہماری یہہ قلیل جماعت کسی طرح کامیابی کے ساتہہ سکہون کا مقابلہ نہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کر سکتی - اور اسی وجہ سے اُنہون نے یہہ بہی کہا تہا کہ اب ہمکو اپنے مذہب کے رو سے یہہ جہاد جایز نہین رہا علاوہ اسکے لوگون کے باہم بہی اس امر مین اختلاف ہو گیا کہ آیا سید احمد صاحب ان کے پیشوا ہونے کی قابلیت رکہتے ہین یا نہین چنانچہ انمین سے اکثر کی تو یہہ راے تہی کہ وہ اس کام کے لایق نہین ہین اور بعض نے اس کے خلاف بیان کیا مگر مولوی اسمعیل صاحب نے اس حالت مین بہی اُن جہگڑون کے دفعیہ کے واسطے حتی الامکان کوشش کی اور ایک کتاب موسوم بہ منصب امامت لکہی (جو ۱۲۶۵ھ مطابق ۱۸۴۹ء مین کلکتہ مین طبع ہوئی تہی) لیکن ان کی یہہ تمام کوششین بے فایدہ ہوئین اور انجام کار وہ جماعت بالکل ٹوٹ گئی جسمین کئی ہزارون آدمی ہندوستان مین اپنے گہرون کو واپس چلے آے چنانچہ منجملہ ان کے ایک نہایت مشہور و معروف مولوی محبوب علی تہے (جنکا انتقال ۱۸۶۴ء مین ہوا) اور دوسرے مولوی حاجی محمد بنگالہ کے رہنے والے تہے مگر چونکہ انکا نکاح دہلی مین ہوا تہا اِس سبب [illegible] ہی مین رہے اور ۱۸۷۰ء کو مقام اَلور مین اونہون نے وفات پائی - شاید اس مضمون کے پڑہنے والے اس عجیب بات کے سُننے سے بہی خوش ہون کہ مولوی محبوب علی صاحب وُہی شخص تہے جنکو ۱۸۵۷ء مین باغیون کے سرغنہ بخت خان نے عین ہنگامہ غدر مین طلب کیا اور ان سے یہہ درخواست کی کہ آپ اس زمانہ مین انگریزون پر جہاد کرنیکی نسبت ایک فتوی پر اپنے دستخط کرین مگر مولوی محبوب علی صاحب نے صاف انکار کیا اور بخت خان سے کہا کہ ہم مسلمان گورنمنٹ انگریزی کے رعایا ہین ہم اپنے مذہب کے رو سے اپنے حاکمون سے مقابلہ نہین کر سکتے اور طرہ برین یہہ ہوا کہ جو ایذا بخت خان اور اسکے رفیقون نے انگریزون کی بیبیون اور بچون کو دی تہی اسکی بابت بخت خان کو سخت لعنت و ملامت کی -

اِس زمانہ کے بعد سید احمد صاحب کے پیرو بہت ہی کم ہو گئے اور آخر کار وہ ۱۸۳۱ء

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین اپنے اکثر رفیقون کے ساتھہ خادی خان کی دغابازی سے شیر سنگہ کے مقابلہ مین شہید ہوگئے اور انکے شہید ہوتے ہی جو لوگ جہادیون کے ہمراہ تھے انمین سے بہت سے لوگون نے جہادیون کا ساتھہ چھوڑ دیا مگر اور لوگون نے انکا دل تھامنے کے لئے مصلحتاً یہہ خبر مشہور کردی کہ سیّد احمد صاحب ابتک زندہ ہین صرف بطور کرامات غائب ہوکر کسی پہاڑ کے کہوہ مین پوشیدہ ہوگئے ہین مگر آخر کار جب اس دہوکہ کا حال کہل گیا تو سید احمد صاحب کے پیرو اپنے گہرون کو لوٹ آئے اور اس زمانہ کے بعد جہاد کی امداد کے واسطے ممالک مغربی و شمالی سے آدمی اور روپیہ کا پہنچنا بالکل بند ہوگیا اور جو کچھہ واقعات اس زمانہ کے بعد ہوئے وہ چندان دلچسپ نہین ہین اس مقام مین یہہ بات بیان کرتا ہون کہ سید احمد صاحب نے پشاور پر سکہون کا پہر قبضہ ہونیکے بعد اپنے اُن رفیقون سے جو جہاد مین جان دینے پر آمادہ تھے یہ کہا کہ تم جہاد کے لئے مجھہ سے بیعت شرعی کرو چنانچہ کئی سو ہیو اُون نے اسی وقت بیعت کی اور یہ بات تحقیق ہے کہ جو شخص شیر سنگہ کے مقابلہ مین لڑائی مین بچ رہے تھے انمین سے صرف چند آدمی تو اپنے پیشوا سید احمد صاحب کے شہادت کے بعد پہاڑیون مین باقی رہگئے تھے جنمین سے اکثر لوگ پٹنہ اور دیگر اضلاع بنگالہ کے رہنے والے تھے اِس کے بعد مولوی عنایت علی اور ولایت علی ساکن پٹنہ ان کے سردار ہوے لیکن انہون نے جہاد کے سرانجام مین کچھہ کوشش نہین کی اور جب پنجاب پر گورنمنٹ انگریزی کا تسلّط ہوا تو مولوی عنایت علی اور ولایت علی معہ اپنے اکثر رفیقون کے سنہ ۱۸۴۷ء مین اپنے گہرون کو واپس بہیج دئے گئے۔ پس اِس سے ہمکو یہہ بات معلوم ہوگئی کہ خاص پٹنہ یا بنگالہ کے اور ضلعون سے بلکہ عموماً ہندوستان سے روپیے اور آدمی اس رہابت کے پہلے تین زمانون مین ضرور سرحد کو بہیجے گئے تہے لیکن میری راے مین یہہ بات بہت کہلی ہوئی ہے کہ انمین سے کوئی آدمی انگریزی گورنمنٹ پر حملہ کرنیکے واسطے نہین گیا تہا اور نہ اُنسے یہ کام لیا گیا اور نہ ان تین زمانون مین کسی کو اس بات کا کچھہ خیال ہوا کہ ہندوستان

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے مسلمانون کی نیت بغاوت کیجانب مایل ہے مگر با این ہمہ ہمارے ڈاکٹر ہنٹر صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۷۹ مین یہہ بیان کرتے ہین کہ تیس برس کا عرصہ ہوا ہوگا جب ایک خلیفہ بطریق رسالت بنگالہ کو آیا اور وہان اُسنے قیام کیا اور قرب وجوار کے تمام زمیندار اُس کا اعتبار کرنے لگے اور اُس نے بڑی مضبوطی اور موثر بیان کے ساتھہ جہاد کا وعظ کیا اور جو سرحد پر لشکر تہا اس کے پاس بہیجنے کے واسطے اُس نے پٹنہ کو اور بہی آدمی اور روپیہ بہیجا۔"

یہہ سب ۱۸۳۱ء یا اُسکے قریب کا ذکر ہے جس سے کئی برس بعد پنجاب پر سرکار انگریزیہ کا تسلط ہوا تہا۔ پس کیا ڈاکٹر ہنٹر صاحب کو فی الواقع یہہ یقین ہے کہ اِس زمانہ مین روپیہ اور آدمی اس غرض سے بہیجے گئے تہے کہ سرحد کی قومون کو انگریزون پر حملہ کرنے مین مدد پہنچے — مین خیال کرتا ہون کہ شاید ڈاکٹر صاحب اِس بات کو تو تسلیم کرینگے کہ ۱۸۳۱ء سے کئی برس پہلے بہی سکہون پر مسلمانون کا جہاد ہورہا تہا اور غالب ہی کہ جن آدمیون اور روپیون کا ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا ہے وہ سب پنجاب کے بادشاہون کی رعایا کو شکست دینے کے واسطے بہیجے گئے ہونگے اب یہان سے مین یہہ بات ثابت کرنا چاہتا ہون کہ چوتہے زمانہ † (یعنی زمانہ حال) مین بہی میرے اُن ہم مذہبون کی نسبت جواب ہندوستان مین رہتے ہین کسی قسم کی بدگمانی کی کوئی وجہ نہین ہے مگر چونکہ انگریز لوگ مسلمانون کی عام رائے اور خیالات سے ناواقف ہین اِسلئے وہ ضرور مجہکو مسلمانون کا طرفدار سمجہین گے اور اس سبب سے شاید میرے خیالات یا تحریر پر وہ بہت کم التفات اور اعتماد کرینگے لیکن اس امر کے سبب سے مجہکو ایک ایسے معاملہ کے اظہار مین ڈرنا نچاہئے جسکو مین اپنے ذہن مین بالکل سچ سمجہتا ہون جب مولوی عنایت علی اور ولایت علی ۱۸۴۷ء مین ہندوستان کو لوٹ آے تو اس وقت سید احمد صاحب کے چند پیرو سرحد پر باقی رہگئے اور یہ بات بہی صحیح ہے کہ ان دو شخصون نے

† زمانہ حال کو آپنے پانچوان زمانہ ٹہرایا تہا۔ شاید یہان کاتب کی غلطی ہے۔ یا یہ کہ چوتہے زمانہ کی ضمن مین پانچوان زمانہ کا حال بہی بیان کیا ہے اسلئے دونون کو یکجا کردیا ہے۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پٹنہ اور اسکے قرب وجوار کے آدمیون کو اس بات کی ترغیب دینے مین ہرگز کوتاہی نہین کی کہ وہ جہاد مین شریک ہون اور اس کام کے واسطے روپیہ جمع کرین چنانچہ وہ برابر بڑی سرگرمی سے کوشش کرتے رہے اور جس بات کا ابتک ان کو دل سے خیال تہا اس کا اظہار انہون نے سنہ ۱۸۵۸ء مین اسطرح پر کیا کہ وہ پہر ہندوستان سے سرحد کیجانب چلے گئے مگر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے یہہ خیال کیا ہے کہ یہ لوگ دوبارہ سرحد کو انگریزون پر حملہ کرنیکی نیت سے گئے تہے اور انہون نے بجائے سکہون کے انگریزون پر جہاد کیا تہا حالانکہ جب ان لوگون کو انگریزون سے کسی طرح کی کوئی شکایت نہ تہی تو پہر انکا یہہ ارادہ کرنا کسی طرح پر صحیح نہین ہوسکتا البتہ جو ظلم وتعدی سکھہ لوگ مسلمانون پر کرتے تہے اس سے ہمکو یہہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ مسلمان سکہون پر کس وجہ سے حملہ کرنا چاہتے تہے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے یا کسی اور شخص نے اس بات کی کوئی وجہ نہین بیان کی کہ مسلمانون کے دل مین انگریزون سے یہہ عداوت دفعتاً کیونکر پیدا ہوگئی کیونکہ مسلمانون کو انگریزون سے کچھہ عداوت نہ تھی بلکہ جو سکھہ جمون مین رہتے تہے ان پر وہ حملہ کرنا چاہتے تہے ۔

مجہکو یہہ سب حال اس شخص کی زبانی معلوم ہوا ہے جسکی ملاقات خاص مولوی عنایت علی اور مولوی ولایت علی سے اسوقت مین ہوئی تہی جب وہ سرحد کو جاتے تہے اسوجہ سے مجہکو اسکی صداقت مین کسی طرح کی کلام نہین ہے اور یہہ بات بخوبی یاد رکہنی چاہیئے کہ وہابی اپنے مذہب مین بڑے پکے اور نہایت سچے ہوتے ہین وہ اپنے اصول سے کسی حال مین منحرف نہین ہوتے اور جن شخصون کی نسبت مین یہہ لکہہ رہا ہون وہ اپنے بال بچون اور مال واسباب کو گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت مین چہوڑ گئے تہے اور ان کے مذہب مین اپنے بال بچون کے محافظون پر حملہ کرنا نہایت ممنوع ہے اس لحاظ سے اگر وہ انگریزون سے لڑتے اور لڑائی مین مارے جاتے تو وہ بہشت کی خوشیون اور شہادت کے درجہ سے محروم ہوجاتے بلکہ اپنے مذہب مین گنہگار خیال کئے جاتے ہم کو یہ بات بہی ثابت ہوچکی ہے کہ وہابیون کی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

باقیماندہ جماعت سرحد پر نہایت قلیل رہگئی تہی اور پہاڑی قومین ان کے مذہب کی باعث سے
انسے سخت عداوت رکہتی تہین پس جب ہم ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب مین اس قسم کے فقرے
پڑہتے ہین کہ (لارڈ دلہوزی صاحب نے اپنے دوسرے مراسلہ مین سرحد کی ان قومون
پر حملہ کرنیکی تجویز کی نسبت کچہ بحث کی تہی جنکی بیہودہ عداوت کو جو انکو کفار کے ساتہہ تہی
ہندوستان کے معتقد وہابیون نے غایت درجہ تک ٹہرکا دیا تہا (صفحہ ۲۳) تو ہمکو بلکہ
ہر ایک شخص کو ہنسی آتی ہے ڈاکٹر صاحب شاید اِس نہایت ضروری امر کو بہول گئے
ہین کہ یہہ پہاڑی قومین قدیم زمانہ سے سرکش اور مفسد ہین اور جو قومین ان کی سرحد پر
رہتی ہین خواہ وہ کافر ہون یا مسلمان انکو انہون نے کبہی چین نہین لینے دیا اور بلا امتیاز
کسی کے خود دہلی کے مسلمان بادشاہون اور سکہون کے ساتہہ لڑتے رہے ہین اور مثل
اُس آیرلینڈ کے باشندے کی جو میلہ مین تماشائیون سے خواہ نخواہ جنگ وجدال کا خواہان
ہوتا تہا جب تک اس قوم سے کوئی شخص لڑنے کے لیے موجود ہوتا تہا اُسوقت تک اسکو
اس بات کی کچہہ پرواہ نہوتی تھی کہ وہ شخص کون ہے یہانتک کہ نادر شاہ سا شخص بھی جو
بڑا ظالم تہا اور جسکے نام سے تمام ہندوستان لرزتا تھا انکو ہرگز اپنا مطیع نہ کرسکا اور ولایت علی
اور عنایت علی اور انکے قلیل ہمراہیون کی نسبت ابتک کوئی بات ایسی نہین معلوم ہوئی
ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ ہندوستان مین گورنمنٹ انگریزی پر حملہ کرنیکا منصوبہ رکہتے
تھے چنانچہ ۱۸۵۱ء سے چند برس بعد انکا انتقال ہوا اور اسکے بعد انکے تمام ہمراہی اِدہر اُدہر
چلیگئے- البتہ یہہ بات بالکل صحیح ہے کہ جبتک یہہ مولوی سرحد پر مقیم رہے اسوقت تک
آدمی اور روپیہ پٹنہ اور بنگالہ کے دیگر اضلاع سے سرحد پر پہنچتا رہا لیکن کسی شخص کو یہہ
یقین نہ تہا کہ وہ انگریزون پر حملہ کرنے مین کام آوینگے اور نہ یہ امر قرین قیاس ہے
کہ ایسی کمزور فوج ایسی زبردست انگریزی سلطنت کے تہ وبالا کرنے کا ارادہ کرے
بس ہیرے علم ویقین کے موافق وہابیت کے پانچوین زمانہ کو بہی جہاد سے کچہ تعلق

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین ہے کیونکہ مین خوب جانتا ہون کہ مولوی ولایت علی اور عنایت علی کے انتقال کے
بعد جہاد کے سر انجام کے واسطے بنگالہ سے نہ تو روپیہ بہیجا گیا اور نہ آدمی گئے البتہ ۱۸۵۷ء
کے ہنگامہ کے بعد ہندوستان کے بعض سرکش آدمی جنکے ساتہہ کچہہ باغی بہی تہے ملکا اور
ستانا واقعہ ترائی نیپال اور بیکانیر اور راجپوتانہ کے بیابانون مین جارہے تہے اور وہان
انکے جارہنے کا سبب یہ تہا کہ انہون نے ان مقامات کو سنگین سزا سے بچنے کے لئے امن
کا مقام خیال تہا جو غدر کے سبب سے ان ایام مین لوگون کو سرکار کیطرف سے ہوئی تھی اور
جو لوگ گوشہ شمال و مغرب کی سرحد کو بہاگ گئے تہے ان کا ایک عام خوف سے ایک
موقع پر جمع ہو جانا ایک عقلمندی کی بات تہی حالانکہ اس مجمع مین خاص مسلمان ہی نہ تھے
بلکہ ہر قوم کے ہندو اور مسلمان سب تہے پس ان لوگون کی نسبت یہہ خیال کرنا جیسا
کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بیان کیا ہے) کہ وہ گورنمنٹ پر حملہ کرنیکی نیت سے جمع ہوئے تہے
میرے نزدیک ایک بیہودہ بات ہے [illegible] نہ کریگا البتہ یہ
بات ممکن ہے کہ ان مفرورون کی جماعت مین سے بعض شخص ایسے بہی ہون جو اپنے
گہر والون سے ہندوستان مین خط و کتابت رکہتے ہون اور اس بات کا بہی کچہہ تعجب نہین
ہے کہ اِن کے عزیز و اقارب ان لوگون کو روپیہ پیسہ بہیجتے ہون اِسلئے کہ ان کی بغاوت کے
سبب سے انکے قرابتی لوگون پر یہہ بات لازم نہ تہی کہ وہ ان سے خط و کتابت نہ کرتے بلکہ
ایسی ہی حالت مین اپنے یگانہ اپنا کا زیادہ خیال کیا کرتے ہین اور پاس محبت سے ایسے شخص
کی مدد کرنا گویا اپنے ذمہ فرض سمجہتے ہین - پس ظن غالب یہ ہے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اِس
خیال بندی کے واسطے کہ "گورنمنٹ انگریزی پر جہاد کرنے کے واسطے برابر انتظام کے ساتہ
روپیہ اور آدمی یہان سے پہنچتے تہے" بلاشبہ یہی معاملہ ایک بڑی پکی بنیاد ہوئی ہوگی اور
دوسری وجہ اس خیال کی شاید یہہ ہوئی ہو کہ ہندوستان سے اخوند سوات کے پاس روپیہ
جاتا تہا مگر جو لوگ میری اس مضمون کو پڑہین گے وہ غالباً اس بات سے واقف ہونگے کہ ...

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی شریعت مین ہر مالدار مسلمان پر سال کے اخیر مین اپنی مالیت کا چالیسوان حصہ خدا کی واسطی نکالنا فرض ہے اور اس چالیسوین حصہ کو انکی شریعت مین زکوۃ کہتے ہین پس گو بہت سی مسلمان اپنی شریعت کے اس فرض کو ادا نہین کرتے اور اس صورت سی اپنے ہمجنسون کا فایدہ نہین پہنچاتے لیکن جو پکے مسلمان وہابی کہلاتے ہین یا جنکی طبیعت کا میلان اس سچے عقیدے وہابیت کی طرف ہے وہ اس فرض کو بھی مثل اور فرضون کے نہایت مضبوطی اور احتیاط کے ساتھہ ادا کرتے ہین اور جو روپیہ وہ اپنے خزانہ مین سے زکوۃ کے طور پر نکالتے ہین اسکو حتی الامکان اپنے قرب وجوار کے مساکین اور ان مسافرون مین تقسیم کر دیتے ہین جنکا گذر اُن کے قصبون اور دیہات مین ہو۔ اور مسافر اور مساکین کے علاوہ ان نامی گرامی متوکل عالمون اور عابدون کو دیتے ہین جو ترک تعلق کر کے گوشہ عزلت مین بیٹھے ہین اور انکے سوائی جو طلبا مسجدون وغیرہ مین رہتے ہین انکی تعلیم کے واسطے بھی دیتے ہین اور اس رفاہ کے کام اور نیک فعل مین ان پر مذہب کے روسے کچھہ یہ بات فرض نہین ہے کہ جس شخص کو وہ زکوۃ کا روپیہ دین اسکے حالات تحقیق بھی کر لیا کرین مگر ہم دیکھتے ہین کہ اس زمانہ کے مسلمانون کو بغاوت مین مدد دینی کے الزام سے محفوظ رہنے کا اس قدر اندیشہ ہو گیا ہے کہ اب وہ مسافرون وغیرہ کو اس قسم کا روپیہ نہین دیتے اور اکثر اوقات اس باب مین احتیاط کرتی ہین اور حقیقت مین بھی ایسا ہی ہے کہ جو مسلمان زکوۃ دینے والے ہین وہ ضرور اس الزام مین مشتبہ ہین اخوند سوات کے نسبت مجھکو یہی گمان ہے کہ بلا شبہ اسکی پاس بہت سی دولت مند مسلمان زکوۃ بھیجتے ہون گے لیکن جیسی اسبات کا گمان ہے اسی طرح اسبات کا یقین ہے کہ اخوند سوات وہابی نہین ہے اور جو روپیہ اسکے پاس پہنچتا ہوگا اسکو گورنمنٹ پر جہاد کرنیکا کچھہ سروکار نہ ہوگا۔ دہلی مین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم کا مدرسہ اور شاہ غلام علی صاحب کی خانقاہ دونون ایسے مقام تھے کہ وہان علاوہ ہندوستان کے تمام دنیا مین سے روپیہ پیسہ آتا تھا پس اگر کوئی شخص یہہ بات کہدے کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے مدرسہ اور خانقاہ مین جہاد کیواسطے روپیہ آیا تھا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

باقی آیندہ

بقیہ
مبحث اثبات نبوت

یہ دونون اقسام دونون قوتون کے انسان مین دو طرح پر پائی جاتی ہین - ایک یہہ کہ دونون قوتین آپسمین مقابلہ و زور کرین - ہر ایک اپنے مقتضائے پر پورے زور سے چلنا چاہے ملکیہ درجہ اول یا دوم اپنا پورا تسلّط چاہے - بہیمیت درجہ اول و دوم اپنا پورا تصرف - پہر جو دونون مین زور آور ہو وہ غلبہ پائے اور اپنا کام کرلے - دوسرے کے اثر و زور کو توڑ دے - دوسری یہہ کہ دونون آپسمین صلح و اتفاق کرلین - ملکیہ اپنی تیزی و زور کو کم کردے اور اپنے افعال (عقل - پاکیزگی - فراخ حوصلگی - نفع رسانی غیر خیال انجام کار - وغیرہ وغیرہ) کے درجہ کمال سے کچہہ تنزل کرے اور بہیمیت کچہہ ترقی کرے اور اپنے افعال (بے عقلی - [illegible] - خود غرضی [illegible]) [illegible] اس دو طرح کے اتفاق و اجتماع دونون اقسام ملکیہ و بہیمیت سے کئی اقسام پیدا ہوتے ہین پر عام اقسام اُسکے آٹھہ ہین *

(۱) ملکیہ درجہ اول کا بہیمیت درجہ اول کے ساتہہ زور و غلبہ سے اجتماع (۲) ملکیہ درجہ اول کا بہیمیت درجہ اول کے ساتہہ صلح سے اجتماع (۳) ملکیہ درجہ اول کا بہیمیت درجہ دوم کے ساتہہ زور سے اجتماع (۴) ملکیہ درجہ اول کا بہیمیت درجہ دوم کے ساتہہ صلح سے اجتماع - اسی طور پر ملکیہ درجہ دوم کے بہیمیت درجہ اول و دوم کے ساتہہ زور و صلح سے مجتمع ہونیسے چار قسم اور پیدا ہوتے ہین -

ان مختلف اقسام اجتماع سے مختلف آثار پیدا ہوتے ہین اور جس شخص مین جس قسم کا اجتماع ہو اُس سے اسی قسم کے مناسب افعال سرزد ہوتے ہین مثلاً جسمین درجہ اول کی بہیمیت ہوتی ہے وہ ریاضت و مشقت کے کام کرسکتا ہی - پہر اگر اسکی ملکیت بہی درجہ اول کی ہو وہ اپنی ریاضت و مشقت سے امور ریاضت و سیاست کے کام لیتا ہی اور جسکی ملکیہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

درجہ دوم کی ہو وہ بوجہ بہ اُٹھانے اور اسکی مانند کامون مین مضبوط ہوتا ہے اور جسمین بہیمیت درجہ دوم ہوتی ہے وہ بہاری اور مشکل کامون سے جی چُراتا ہے پہر اگر اسکی ملکیۃ کامل ہوتی ہے تو وہ اُن کامون سے کنارہ کش ہوکر خدا کی طرف متوجہ اور اسکی یاد مین لگا رہتا ہے اور زاہد وصوفی بنجاتا ہے اور جسکی ملکیۃ درجہ دوم کی ہوتی ہے وہ اگر قید بہیمیت سے آزاد ہوتا ہے تو زاہد بنجاتا ہے ورنہ سُستی اور نالایقی سے سبہی کامون کو چہوڑ بیٹہتا ہے - پہر جن لوگون مین اِن قوتون کا اجتماع زور و غلبہ سے ہوتا ہے انمین اگر بہیمیت کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ صرف جسمانی امور مین مصروف رہتے ہین - اور اگر ملکیۃ کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ صرف روحانی امور مین مشغول رہتے ہین اور جنمین اِن قوتون کا صلح واتفاق سے اجتماع ہوتا ہے وہ جسمانی و روحانی دونون قسم کے کامون مین مصروف رہتے ہین - وقس علی ہذا -

اسی اختلاف اجتماع ملکیۃ و بہیمیت سے وہ اختلاف سعادت (جسکی تشریح نمبر سابق مین گذری ہے) پیدا ہوا ہے مگر اسکا یہہ لازمہ نہین ہے کہ جس سے جو کوئی کام یا فعل (صفت بہیمی یا ملکی کے موافق) سرزد ہوتا ہے وہ اسمین مجبور ہے اور اسکا تبدل وتغیر ناممکن ہے - ملکیۃ کا تابع بہیمیت ہوجانا اور ہر ایک کا اپنی مقتضا سے کمزور و زور آور ہوجانا خود بتا رہا ہے کہ اُن افعال مین جو اُن قوتون سے سرزد ہوتی ہین تغیر وتبدل ممکن ہے اور یہ تغیر وتبدل بہی انسان کی جبلت و فطرت مین داخل ہے اس سے یہہ ثابت ہوا کہ بعض اشخاص (اہل سعادت قسم دوم وسوم جنکا ذکر وبیان نمبر سابق مین بصفحہ ۳۲۵ ہوچکا ہے) جنکو وہ سعادت سر دست حاصل نہین باوجودیکہ یہہ عدم حصول انکی جبلت و فطرت سے پیدا ہوا ہے اس سعادت کو حاصل کرسکتے ہین اور یہہ امر بہی انکی جبلت و فطرت کے مخالف نہین -

پہر اس **سعادت** کا حصول دو صورت سے ہوتا ہے **ایک** یہہ کہ انسان اپنی بہیمیت سے

(۱) اسمین اہل نیچر کے مذہب سے احتراز ہے جو ہر ایک انسان کے اخلاق کو اسکی فطرت وبناوٹ کا ایسا نتیجہ سمجہتے ہین جسکا تغیر وتبدل وہ ناممکن جانتے ہین دیکہو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۳ صفحہ ۲۶۹ اور تفسیر اہل نیچر صفحہ ۱۸ وغیرہ -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

گویا خارج ہوجائے ایسی ریاضتین وتدبیرین عمل مین لاوی جنسی طبعی افعال و آثار مین قصور وفتور واقع ہو اور اسکی تیزی وجوش مٹ جاوی - طبعی لذات کہانا - پینا - لوگون سی اختلاط کرنا - مرغوب چیزون کیطرف راغب ہونا - مکروہ چیزون سے تنفر کرنا چہوٹ جاوے - یہہ صورت پُرانے اشراقین فلاسفرون اور زاہدون اور راہبون کے عمل مین رہی ہے - اس صورت سی بعض لوگ تو اپنے مطلب ومراد کو پُہنچ جاتے ہین اور بہتیرے دیکہتے ہی رہ جاتے ہین اور باوجود زہد وجفاکشی کامیاب نہین ہوتے -

دوسری صورت یہہ ہے کہ انسان اپنی بہیمیت کی اصلاح ودرستی کرے اور اسکی کجی وزیادتی کو نکال ڈالے - باوجودیکہ اصل بہیمیت باقی رہے - لذیذ کہانے کہائے مگر نہ اس قسم کے اور اس قدر جس سے اسکی ملکیت کو نقصان پُہنچے - لوگون سے اختلاط کرے مگر نہ اس حد تک کہ اپنے علوم وروحانی حظوظ کو بہول جاوے - یہ صورت ان لوگون مین پائی جاتی ہے جو ہادی یا رہبر خلائق کہلاتے ہین -

ahmadimuslim.de

اس صورت دوم کے حاصل کرنے کے اصول بہت ہین پر ان سب کی اصل اصول چار خصلتین ہین - ان خصلتون کے التزام واختیار کرنیسے یہہ صورت سعادت انسان کو حاصل ہوتی ہے -

اول پاکیزگی وستہرائی جسکی حقیقت یہ ہے کہ انسان نجاستون سے (جنسی طبع کو تنفر وانقباض ہوتا ہے اور کس وناکس انسے اجتناب رکہتا ہے) بدن ولباس کو پاک رکھے -

دوم اپنے خالق کی جناب مین فروتنی - اسکی حقیقت یہ ہے کہ خداوند واحد کی قدرت کی نشانیون اور صفتون مین غور وفکر عملمین لاوے - جس سے روح یا نفس ناطقہ کو خدا کی طرف میلان ہوتا ہے اور اسکے آگے حواس واعضا جہک پڑتے ہین چنانچہ عاجز رعایا کو اپنے بادشاہ کی دربار مین ایسی حالت طاری ہوتی ہے -

سوم فراخ حوصلگی - اسکی حقیقت یہہ ہے کہ نفس (یا روح) قوای بہیمیت کا تابع نہ ہورہے اسکا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

زنگ اسپر نہ پڑے جب نفس امور معاش کیطرف متوجہ ہو (مثلاً کسی عورت کا اشتیاق کرے یا کسی اور لذت مین پڑے) تو اس سے صرف اپنی ضرورت پوری کرے جب اس سے فارغ ہو تو ایسا ہو جاے کہ گویا اس کام مین کبھی نہ تھا۔ ایسا نفس جب بدن سے مفارقت کرتا ہے نہایت انس و عمدہ عیش مین رہتا ہے۔ اپنے آپ مین ظلمانی و جسمانی لذات کے تعلق کا کچھ اثر نہین پاتا۔ اس خصلت کے مقابلہ مین تنگدلی و بخل کی خصلت ہے۔ جس نفس مین وہ خصلت ہو وہ ان جسمانی لذات مین منہمک ہو جاتا ہے اور وہ لذات اسمین ایسی موثر و منتقش ہو جاتی ہین جیسے کسی چیز پر مہر لگجاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ فراخ حوصلہ لوگون کا اگر ظاہری نقصان ہو جاوے تو وہ اسکی پروا نہین کرتے اور تنگ دلون کا کچھ جاتا رہے تو اسکے فراق مین مدہوش ہو جاتے۔

اس خصلت فراخ حوصلگی اور اسکے مقابل تنگدلی کے کئی نام و تعبیرات ہین جو بحسب موقع و محل استعمال کیے جاتے ہین۔ مال کے موقع پر ان خصلتون کو سخاوت و بخل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اشتہاے شکم و شہوت نفس کے موقع پر انکو عفت و شہوت پرستی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آرام و اسایش کے محل مین انکو صبر و بیقراری کہا جاتا ہے۔ مذہبی خیال سے ممنوع چیزون کے کرنے نہ کرنے کی نسبت انکا نام پرہیزگاری و بدکاری ہے۔

چہارم منصف مزاجی۔ یہ ایک ایسی نفس کی صفت ہے جسکے سبب نفس سے ایسے افعال صادر ہوتے ہین جن سے نظام بشری و تمدن بوجہ سہولت قایم رہے اور روح کی روحانیت زایل نہو اس صفت عدالت کی ضد ظلم ہے جس سے نظام بشری و تمدن تباہ ہو جاتا ہے اور انسان کی انسانیت مین فرق آجاتا ہے۔

یہ خصایل انسانی **فطرت** کے مناسب ہین اور فطرت انسان مین ان خصایل کا امادہ و ملکہ موجود ہے۔ و لیکن بعض لوگون کو انکی تحصیل یا تکمیل سے بعض امور داخلی یا خارجی مانع ہو جاتے ہین اور یہہ امر بھی اسی فطرت سے تعلق رکھتا ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

280

پھر انہی لوگون کے لئے ان موانع کے دور کرنے اور ان خصایل کے حاصل یا کامل کرنیکے اسباب بھی موجود ہین اور یہہ امر بھی اسی فطرت سی ناشی ہے -

وہ موانع و حجاب بہت ہین **از انجملہ** ایک حجاب طبیعت بہیمیت ہے جسمین وہ لوگ مبتلا ہوتے ہین جو رات دن لوازم بہیمیت کہانے - پینے - مادہ سے جفت ہونے وغیرہ جسمانی لذات مین مصروف رہتے ہین - اور انکے سبب وہ روحانی کمالات سی تعلق نہین رکہتے - **وازانجملہ** حجاب رسم و رواج زمانہ ہے جسمین وہ لوگ مبتلا ہوتے ہین جو کسی نہ کسی وقت ان لوازم بہیمی و لذات جسمانی سے رہائی پاتے ہین اور اپنے کمال کو پہنچنے اور سعادت حقیقی کے حاصل کرنیکا قصد کرتے ہین مگر جب اپنے ابنائے جنس کو انہی لوازم بہیمیت مین مصروف دیکھتے ہین تو انہی کے تابع ہو رہتے ہین وعلی ہذا القیاس -

ان موانع کے دور کرنے اور ان خصایل کے حاصل یا کامل کرنیکے یہہ **اسباب** ہین قوت عملیہ کو کام مین لانا اور یہہ سوچنا کہ انسان کیا ہے اور اسکا کمال نوعی کیا ہے پھر اسکی مطابق عملی تدبیر کرنا - لذات بہیمی کو اعتدال پر لانا - اور رسوم فاسدہ کو ضوابط نظام عالم کی کہسوٹی پر لگانا - وعلی ہذا القیاس -

یہہ **حقیقت و صفات** انسانی کی تشریح ہے جس سی ایک جزمقدمہ سابعہ کا اثبات ہوا - اور بخوبی معلوم ہوگیا کہ انسان کیا چیز ہے ؟ اور اسکی صفات کیا ہین جو اسکو اور حیوانات و نباتات و جمادات سی ممتاز کرتی ہین - جن کا خلاصہ عام فہم یہہ صفات ہین (۱) عالم دنیوی کے متعلق قواعد و ضوابط بنانا (۲) ان قواعد کے مطابق دنیوی اسباب و سامان مہیا کرنا (۳) ان قواعد کے سیکہنے بنانے مین ایک دوسرے سی تعلیم پانا (۴) ان قواعد و اسباب مین جسمانی تربیت کی ساتہہ روحانی اصلاح کا بھی لحاظ رکہنا (۵) خدا کی توحید و صفات کو جاننا (۶) اسکا حق اور اسکا طریق ادای پہچاننا (۷) خالق و مخلوق دونون کے معاملہ مین تہرائی فروتنی - فراخ حوصلگی - منصفی کا پابند رہنا (۸) علوم غیبی کا جنکو عقل و قیاس وہم نہ پہنچی ہو دریافت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۹) ان صفات کی ضدون و نقیضوں کا بھی محل ہونا (۱۰) اور ان سے علمی و عملی تدبیرون سے بچ سکنا وعلی ہذا القیاس -

ان صفات کا انسان مین بالفعل یا بالقوہ پایا جانا (میری دانست مین) ایسا محسوس و مشاہد امر ہے جیسے آفتاب مین روشنی اور آگ مین جلانا - اور چرند حیوانات مین گھاس چارہ کھانا اور پرندون مین اڑنا وعلی ہذا القیاس -

کوئی انسان صاحب ہوش و حواس و صحت و اعتدال انسان مین ان صفات کے موجود ہونے مین شک و انکار نہین کر سکتا - اور کوئی نہین کہہ سکتا کہ انسان مین بری چیز (جسکو وہ برا سمجھتا ہے †) کے کرنیکا مادہ اور اس سے پاکی و ستھرائی حاصل کرنیکی طاقت نہین - کوئی نہین کہہ سکتا کہ انسان مین ظلم کرنے اور کسی چیز (اپنی مال یا جان) کو بے محل (جسکو وہ ‡ بے محل سمجھے) رکھنے کی قوت اور اس سے بچنے کی طاقت نہین ہے -

---

† اسمین اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگرچہ بلکہ ہر ایک امر کا بعض شخص بری چیزون کو اچھا سمجھتے ہین مگر ان کے نزدیک بھی کوئی نہ کوئی بری چیز ہے مثلا ہند و گوبر کو پوتر (یعنی پاک) سمجھتا ہے مگر بول و براز انسانی کو تو وہ بھی برا سمجھتا ہے - شاید کوئی بن مانس ایسا بھی ہو جو اپنے بول و براز کو برا نہ سمجھتا ہو - مگر کسی نہ کسی چیز کو وہ بھی برا سمجھتا اور نفرت کرتا ہوگا - وہ تو نام کا انسان ہے ہم حیوانات گائی - بھینس - گدہے - کتے کو دیکھتے ہین کہ جس گھاس یا چارہ یا اور کہانے کی چیز کو طبعا برا سمجھتے ہین سونگ کر چھوڑ دیتے ہین اور ہمارے مدعا کے اثبات کے لئے اسی قدر بس ہے -

‡ اسمین اسی قسم کا اشارہ ہے جو پہلے حاشیہ مین گذرا کہ اگرچہ بعض اشخاص کسی خاص چیز کو بے محل نہین سمجھتے مگر کسی نہ کسی چیز کو تو وہ بھی بے محل سمجھتے ہین -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جبان روحانی صفات انسانی کا جو ظاہری آنکھہ سے دکھائی نہین دیتی ہین صرف چشم بصیرت سے نظر آتی ہین کوئی انکار نہین کرسکتا تو اسکی صفات مرئیہ ومشاہدہ سے کسیکو کہان گنجایش انکار ہے ومع ذلک کوئی انکے وجود سے انکاری ہوگا تو ہمکو ناچار ومجبور ہوکہ کہنا پڑیگا کہ وہ حقیقی اور صحیح المزاج انسان نہین ہے گو ظاہرا صورت ولباس انسانی رکھتا ہے ۔

دوم تشریح نیکی وبدی

(بمعنی صفت* کمال ونقصان ومناسب نامناسب باقتضائے فطرت انسانی)

تشریح اول مین ثابت ہوچکا ہے کہ انسان مین دو قسم کی صفات پائی جاتی ہین ۔ **قسم اول** صفات بہیمی (یا حیوانی) جنمین انسان کے ساتھہ اور حیوانات وبہایم بھی شریک ہین ۔ **قسم دوم** صفات ملکی (یا روحانی) جنکو انسان سے خصوصیت ہے ۔ ان دونون قسم صفات کے مناسب ومخالف افعال واشیاء جنکو بلحاظ اس مناسبت ومخالفت کے نیک وبد ومفید ومضر کہا جاسکتا ہے انسان کے [illegible] موجود ہین ۔

صفات بہیمی کے مناسب (نیک ومفید) وہ افعال واشیاء ہین جنکے استعمال سے انسان کا مزاج طبعی درست رہے اور اسکی صحت واعتدال مین فرق نہ آوے جیسے مناسب غذا (گوشت وروٹی) کہانا ۔ آرام سے چلنا ۔ بقدر مناسب سونا جاگنا وعلی ہذا القیاس ۔

ان صفات کے مخالف (بد ومضر) وہ اشیاء ہین جنسے اسکا مزاج طبعی بگڑ جاوے صحت واعتدال مین فرق آوے ۔ جیسے معمولی غذا قدر مناسب سے زیادہ یا زہر کہانا ۔ کوٹھہ پر سے کودپڑنا ۔ افراط سے جاگنا ۔ وعلی ہذا القیاس ۔

اسی قسم کے افعال واشیاء نیک وبد بلحاظ مناسبت ونامناسبت طبیعت اور حیوانات وبہایم مین بھی پائے جاتے ہین ۔ چرندہ جانور گہاس دانہ کہائے تو اسکا مزاج طبعی درست رہتا ہے گوشت کہالے یا معمولی چارہ حد سے زیادہ کہالے تو اسکا مزاج طبعی فاسد ہوجاتا ہے ۔ گوشت خور

---

* اس تفسیر وبیان معنی کی وجہ سابقا نمبر ۸ جلد ۴ مین بصفحہ ۲۳۴ بیان ہوچکی ہے ناظرین اسمقام کو بنظر مراجعت زیادہ تر [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پرندے و درندے گوشت کہالین تو صحیح المزاج رہتے ہین - گہاس کہائین تو طبعی اعتدال سے خارج ہو جاتے ہین وعلی ہذ القیاس -

ایسا ہی بعینہ انسان کی ملکی (یا روحانی) **صفات کا حال ہے** ملکیت (یا روحانیت) کے مناسب (نیک ومفید) وہ افعال واشیا ہین جنسے انسان کا روحانی مزاج قایم ومعتدل رہے - اسکی مخالف (بد ومضر) وہ افعال واشیا ہیں جنسے وہ مزاج بگڑجاوے اور انمین انسان ملکیتہ کو بہیمیت کے تابع کردے -

اِن دونون قسم کے افعال (موافق ومخالف روحانیت) کی کسیقدر تشریح ضمناً پہلے بہی ہوچکی ہے اس مقام مین اور بہی تشریح کیجاتی ہے -

(۱) انسان کا اپنے خالق کو ماننا (۲) اُسکی ذات وصفات مین غیر کو شریک یا نظیر نہ جاننا (۳) کسی نہ کسی طریق سے اسکا حق احسان وشکریہ نعمت ادا کرنا (۴) اپنے ابنائے جنس سے ہمدردی وسلوک سے پیش آنا - (۵) انکی جان ومال سے بیوجہ وبلا استحقاق تعرض نہ کرنا ناحق خون - زنا - چوری - زبردستی - دہوکہ بازی نکرنا - اِس قسم کے افعال ہین کہ ان سے انسان کی صحت روحانی قایم رہتی ہے اور ان افعال کے برخلاف وجود خالق سے انکار کرنا - اُسکی ذات یا صفات مین کسیکو شریک جاننا - کسی نوع کا اسکا حق احسان نہ ماننا - اپنے ابنای جنس سے بظلم وتعدی پیش آنا - بلا وجہ کسیکو مار ڈالنا - بلا استرضا اور بدون کسی استحقاق وقانون کے کسی

✝ اِس بیان کو کوئی بیان نمبر ۸ جلد ۲ اشاعۃ السنہ کے متناقض ومخالف نہ سمجہے وہان شکر محسن کا وجوب شرعی عقل ثابت نہ ہونا - اور فطرت سے اسکا ثبوت نہ ملنا بیان کیا گیا ہے - اس مقام مین شکر کا وجوب فطرتی فطرت انسانی سے ثابت کیا جاتا ہے جس سے صرف یہہ مقصود ہے کہ یہہ شکر نعمت فطرت انسانی کے لئے مناسب ہے جیسے چہری کے لئے کاٹنا فطرۃً مناسب ہے آگے اسمین یہہ ادعا نہین ہے کہ اس شکر وناشکری پر کوئی جزا وسزا اخروی ورضا وعتاب الہی بہی اسی فطرت انسانی سے ثابت ہو جاتی ہے جسکا قبل ورود شرع صرف فطرت سے ثابت ہونا محال ہے پس اُس بیان اور اس بیان مین کوئی تعارض وتناقض نہین ہے -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عورت سے دست اندازی کرنا بلا وجہ کسی کا مال دبا لینا۔ دغا فریب کرنا۔ ایسے افعال ہین جنسے مزاج ملکی (یا روحانی) انسان کا فاسد ہو جاتا ہے۔

اس امر کا علم ویقین پیدائش وصفات انسانی کا جمادات ونباتات وحیوانات کی پیدائش وصفات پر قیاس ومقابلہ کرنیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

انسان کو خدا تعالی نے اپنے وجود کا علم دیا ہے اور ادائے شکر احسان کے لایق کیا ہے اور تمدن وحسن معاشرت کے اصول وقواعد بنانے اور اسپر چلنے کا ملکہ ومادہ عطا فرمایا ہے جن سب امور سے حیوانات ونباتات وغیرہ خالی ہین تو پھر اسمین کیونکر شک کیا جا سکتا ہے کہ انسان کے لئے خالق محسن کا حق شکر نعمت ادا کرنا اور اسکے وجود کا اقراری ہونا اور قواعد تمدن وحسن معاشرت کا پابند رہنا روحانیت انسان کے لئے مناسب نہین ہے۔

جب کسی چیز کو کسی خاص ہیئت وصفت پہ دیکھا جاتا ہے تو اس ہیئت وصفت کے مناسب اس چیز سے کام لینا اس [illegible] مناسب سمجھا جاتا ہے مثلا [illegible] ہو تو اگر بجلی تلوار یا چھرے کے دیکھا جاتا ہے تو اسکے لئے کاٹنا مناسب سمجھا جاتا ہے سوئی کی صورت مین ہو تو اس سے سینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ توے کی صورت مین ہو تو اس پر روٹی پکانا مناسب نظر آتا ہے۔ پھر جن صفات پر انسان کو دیکھا جاتا ہے ان صفات کے لایق انسان کا کام کرنا کیونکر مناسب اور بلحاظ فطرت انسان نیک ومفید نہین ہے۔

(۲) جو حیوانات کیڑون کی طرح بلا توالد وتناسل پیدا ہوتے ہین ان کے لئے صرف غذا کا طالب ہونا مناسب نظر آتا ہے۔ اسکے سوائے کوئی گھر۔ گھونسلہ۔ بل بنانا نر کا مادہ کو خاص کر لینا ضروری معلوم نہین ہوتا۔ اور جو جانور جفت ہو کر انڈے۔ بچے دیتے ہین اور انکو پالتے ہین ان کے لئے یہہ کام مناسب نظر آتے ہین کہ وہ ایک نر ومادہ باہم اتفاق کرین اور اپنے لئے ایک گھونسلہ بنا دین پھر انڈون سے بچے نکالین پھر انکے لئے دانہ تلاش کرکے لاوین۔ اور جس حالت مین انسان مین یہہ صفت توالد وتناسل موجود ہے تو پھر کیا اسکے لئے کوئی گھر جھونپڑا بنانا اور کوئی جورو مقرر کر لینا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اپنے بچون کو پالنا اوران کامون کے لئے اسباب واصول مقرر کر لینا مناسب نہین ہے۔

(۳) اگر حیوانات وطیور جس مادہ کی طرف رجوع کرتے ہین اگر اسکی طرف دوسرا نر رجوع ہو جاتا ہے تو وہ اسپر غیرت کرتے ہین اور اس سے لڑتے اور کاٹتے ہین پہر جو غالب وزور آور ہوتا ہے وہ اس مادہ پر قابو پاتا ہے۔ اور اگر انکی جگہہ یا گہونسلے یا اُنکے متعلقین سے کوئی دوسرا حیوان وجانور مزاحمت کرنا چاہتا ہے تو وہ بشرط قدرت وطاقت انکی حمایت مین اس سے مزاحمت کرتے ہین حضرت انسان ان سب باتون مین ان سب حیوانات وطیور سے بڑہکر ہے۔ عورت ایسی چاہتا ہے جسکی طرف دوسرا شخص نگاہ بہی نکرے۔ گہر ایسا چاہتا ہے جسمین کوئی مداخلت کرنے نہ پادے۔ اپنے گہر۔ جان۔ مال اولاد کی ایسی حفاظت چاہتا ہے کہ انکی طرف کوئی بُری نگاہ سے نہ دیکہے۔ پہر کیونکر خیال کیا جاسکتا ہے کہ انسان کے لئے اپنے جان ومال۔ جورو۔ بچون مکان کو مزاحمت غیر سے بچانا اوراس مزاحمت کے روکنے کے لئے قوانین ازدواج۔ حدود۔ قصاص ومعاملات مقرر کرنا۔ اوراپنے طریق معاشرت میں ان قوانین کا پابند رہنا روحانیت انسان کے لئے مفید اور مناسب نہین ہے۔ اوران قوانین کے برخلاف جس عورت کو چاہنا کام مین لانا۔ جسکے مال کو پسند کرنا دبالینا۔ جس جی کو چاہنا مار ڈالنا روحانیت انسان کے مخالف ومضر نہین ہے۔ ایسا خیال کرنا کمال ناانصافی ہے۔ اور اسمین انسان کو جمادات وحیوانات سے بھی ردی اور نکما ٹہرانا ہے۔ اِس بیان سے ثابت ہوا کہ انسان کی صفات بہیمی وروحانی دونون کو مناسب ونامناسب افعال واشیا جنکو بنظر اس طبعی وفطرتی مناسبت ومخالفت کے نیک وبد کہا جاسکتا ہے موجود ہین وہوالمدعا۔

چند اعتراض اورانکے جوابات

ہمارے اس بیان کو پڑہ سنکر کوئی یہہ تو نہین کہہ سکتا کہ ملکی یا روحانی صفتین (جو بیان ہوئی ہین) انسان مین بالفعل یا بالقوۃ پائی نہین جاتی۔ یا ان صفات کے مناسب ونامناسب افعال (نیک وبد) انسان مین موجود نہین۔ یہہ کہنا ایسا ہی جیسے آفتاب کی روشنی اور آگ کی گرمی سے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

انکار کرنا جو بجز سوفسطائی منکر حقایق اشیاء کسی سے متصور نہین ہے اور سوفسطائی سے اس مقام ہمکو بحث نہین۔

ہان شاید کوئی منکر نبوت و مذاہب یہہ اعتراض[(۱)] کرے کہ یہہ روحانی صفات اور انکے مناسب و نامناسب افعال نیک و بد **فطرتی** (مقتضای و داخل فطرت انسانی) **نہین** بلکہ **تعلیمی** (تعلیم و تربیت کے نتائج) **ہین** بعض لوگون نے اپنی عقل یا کسی مذہب کی تقلید سے بعض امور کو اچھا ٹھہرایا ہے بعض کو برا۔ عام لوگون نے انکی تجویز و تعلیم کو مان لیا۔ عدالت کو اچھا سمجھا ظلم کو برا۔ عفت کو بہتر جانا۔ زنا کو بدتر۔

اصل فطرت انسانی مین ان امور کو اسی طرح جاننا اور ان کے موافق عملدرآمد رکھنا داخل ہوتا تو ہر کسیکو بلا تعلیم و تعلم انکا علم و عمل حاصل ہوتا۔ بن سکھائے ہرکوئی خدا کی عبادت کرتا۔ بن بتائے زنا کو برا جانتا۔ جیسے اور امور طبعی (سانس لینا ہنسنا رونا۔ چھینکنا۔ سونا۔ جاگنا۔ آنکھ کھولنا) بن سکھائے ہرکوئی جانتا ہے۔ مگر [illegible] ان کو بن سکھائے نہین جانتا۔ اگر آدمی کے بچہ کو پیدا ہوتے کے ساتھ ہی کسی جنگل مین چھوڑ دیا جاوے اور کوئی اسکو تعلیم نہ کرے تو وہ ان باتون سے بہایم سے بڑھکر نسبت نہ رکھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ صفات اور اسکے مناسب و نامناسب افعال تعلیمی ہین فطرتی نہین۔

(۲) اور اگر یہہ صفات فطرتی ہین تو پھر نبوت و ہدایت عبث ہے۔ جنکی فطرت مین یہہ روحانی صفات ہین وہ خود بخود اپنے مقتضاے فطرت پر چلین گے اور نیک کام کرینگے۔ اور جنکی فطرت مین ان صفات کے برخلاف (بہیمی یا حیوانی یا شہوانی) صفات داخل ہین وہ ضرور ان ہی صفات کے مقتضاے پر چلین گے اور ان کے برخلاف کسیکی ہدایت و نصیحت کو ہرگز نہ سنین گے۔

(۳) و نیز اس تقدیر پر اگر دعوت و تعلیمات انبیاء ان امور فطرتی کے موافق ہے تو اس دعوت کے لئے بعثت و نبوت تحصیل حاصل ہے۔ جو بات کسی کی فطرتی ہوتی ہے اسکی تعلیم و تاکید کی کیا حاجت ہے اور اگر دعوت و تعلیمات انبیاء ان امور کے مخالف ہین تو انپر کسیکا عمل کرنا کیونکر ممکن ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پس بعثت و نبوت سے نتیجہ و فایدہ کیا ہے ؟

(۱) پہلے اعتراض کا جواب یہہ ہے کہ اگر یہہ صفات و افعال انسان کے لئے فطرتی نہ ہوتے تو تعلیم سے انسان کے لئے اونکا حصول کب ممکن تہا - جسکی فطرت مین ایک کام کی صلاحیت و لیاقت نہین ہوتی اسمین تعلیم کیا اثر کرتی ہے - دیکہو فطرت انسانی مین اُڑنے کی صلاحیت نہین تو وہ تعلیم سے کب اُڑ سکتا ہے - جانورون کی فطرت مین لکہنا نہین تو وہ سکہائے سے کب لکہہ سکتے ہین - بندر و ریچہ تعلیم سے انسانی حرکات اسلیئے کرتے ہین کہ انکی فطرت اس امر کے لایق ہے طوطا سکہانیسے انسانی الفاظ اسلیئے بولتا ہے کہ یہہ امر اسکی فطرت مین داخل ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیکہنے سکہانے سے ایک چیز کا حاصل ہونا عین اس امر کی دلیل ہے کہ اس چیز کا حصول سیکہنے والے کی فطرت مین داخل ہے - اور اگر فطرتی صلاحیت و لیاقت کا تعلیمی امور کے حصول مین دخل نہ ہوتا تو تعلیم سے ہر قسم مخلوق کو ہر چیز کا علم و عمل حاصل ہوتا انسان اُڑتا اور درخت کلام کرتا [illegible] علیٰ ہذا القیاس

ahmadimuslim.de

اور معترض کا یہہ کہنا (کہ یہہ امور فطرتی نہین تعلیمی ہین) معلوم نہین کیا معنی و مراد رکہتا ہے اگر اس سے یہہ مراد ہے کہ تعلیم ان امور کے وجود کی **مثبت** ہے یعنے واقعی اور نفس الامر مین ان امور کا انسان مین وجود نہین - تعلیم نے برخلاف واقع ان چیزون کا وجود قایم کر دیا ہے اور کسی چیز کو نیک کسیکو بد ٹہرا دیا ہے تو اسکا **باطل ہونا** ہم تقریر اعتراض سے پہلے ظاہر کر چکے ہین اور بیان کر آئے ہین کہ یہہ سوفسطائیون کا خیال ہے جو حقایق موجودہ اور انکے خواص و تاثیرات مشاہدہ کے منکر ہین اور یہہ کہنا ایسا ہے جیسے یہہ کہنا کہ آفتاب روشن نہین اور آگ گرم نہین جو اس مقام اثبات نبوت مین لایق تعرض و جواب نہین ہے -

اور اگر اس سے یہہ مراد ہے کہ تعلیم ان امور کے وجود کی **مظہر** ہے یعنی وجود تو ان اشیاء کا واقعی ہے مگر اسکا اظہار تعلیم نے کیا ہے - تعلیم نہ ہوتی تو ان چیزون کو اکثر لوگ نہ جانتے تو ان معنی ان امور کا تعلیمی ہونا فطرتی ہونیکے مخالف و منافی نہین ہے - تعلیم عین موافق :

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

و مطابق فطرت واقع ہوئی ہے۔ فطرت انسانی کا عین منشا و مقتضا یہی ہے کہ ان صفات وافعال کا حصول† انسان کو تعلیم سے ہو نہ یہہ کہ بدون تعلیم و تعلم ہر کسیکو یہہ صفات و افعال حاصل ہو جائین۔

اور معترض کا یہہ کہنا کہ (اگر ان امور کا علم و عمل فطرتی ہوتا تو بلا تعلم ہر کسیکو حاصل ہو جاتا جیسے اور امور طبعی کا حال ہے‡) وہم و اشتباہ سے ناشی ہے۔ بیشک خاص وہ امور طبعی جو صرف طبیعت سے پیدا ہوتے ہین۔ خارج سے انکو تعلق نہین ہے انسان وغیرہ حیوانات کو بلا تعلیم و تعلم حاصل ہوتے ہین مگر عام امور فطرتی جنکا صدور صرف طبیعت سے نہین ہوتا اور انکا وجود اسباب خارجی (کہ از انجملہ تعلیم بھی ہے) پر موقوف ہے۔ انسان کو خود بخود بدون تعلیم وغیرہ اسباب کے حاصل نہین ہوتے۔ انکو فطرتی کہنا اس معنی کر ہے کہ فطرت انسانی مین ان امور کے حصول کا (ان اسباب سے جو اسکے لائق ہین) مادہ و ملکہ ہے نہ ان معنے کر کہ فطرت انسانی بدون اسباب خارجی [illegible] ہے۔

ahmadimuslim.de

† پہر یہہ بات کہ وہ تعلیم (جو واقعی صفات و افعال نیک و بد کی مظہر ہے) تمام جہان مین عقل سے ہوئی ہے یا مذہب سے اسکا تصفیہ ہم قبل اثبات نبوت کرنا نہین چاہتے۔ اسمین ہمارا خیال یہی ہے کہ اصل اصول جملہ علوم و کمالات کا (جنکے لئے صرف طبیعت کافی نہین) الہام ہے۔ عقل اس الہام کے سمجھنے اور اس سے نتائج نکالنے اور اس سے استنباط کرنیکا آلہ ہے جیسے دوربین کے لئے آنکھہ۔ خداوند خالق عالم نے سب سے پہلے انسان کو اسی الہام سے سب کچھہ سکھایا پہر یہی وقتاً فوقتاً اسی الہام کے ذریعہ سے اپنے بندون پر علوم کا القا کیا۔ انہی لوگون سے اصل اصول علوم کو عام لوگون نے حاصل کیا۔ پہر خواہ اسپر بہت کچھہ بڑہا یا یا کچھہ گہٹایا۔ اسکا پورا فیصلہ ہم تقریر اثبات نبوت مین ہوگا۔

‡ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳ مین ایسی ہی امور طبعی کے نسبت کہا گیا ہے کہ انکا حصول کسب و تعلیم سے نہین تہا جس امر کی وہان بحث ہے اسکی نسبت خصم کا یہی ادعا تہا کہ اسکا صدور صرف طبیعت سے ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انسان کے اکثر امور و صفات فطرتی اس قسم کے ہین کہ بدون تعلیم اسکو حاصل نہین ہوتے اسی نظر سے انسان کو مدنی الطبع کہا گیا ہے اور جو امور طبعی انسان کو بلا تعلیم و تعلم حاصل ہوتے ہین وہ نہایت قلیل و محدود ہین جنمین انسان کے ساتھ اور بہایم بہی شریک ہین جیسے کہانا ۔ پینا ۔ سونا ۔ جاگنا ۔ فضلات (بول و براز) کا دفع کرنا وعلی ہذا القیاس ۔ اِن روحانی صفات اور ان کے مناسب افعال سے معترض نظر اُٹھا کر اور امور عقلی (جن کے سبب وہ انسان کو بہایم پر فوقیت دیتا ہے اور انکو داخل یا لوازم فطرت انسانی سمجھتا ہے) کیطرف غور سے دیکھے پہر انصاف سے کہے کہ ان امور سے کسی امر کو انسان بدون تعلیم و تعلم حاصل کر سکتا ہے کوئی بلا تعلیم منطق یا علم ہیئت پڑہ سکتا ہے ؟ کوئی بلا تعلیم جوتا سینا جانتا ہے ؟ کوئی بلا تعلیم گھڑی بنا سکتا ہے ؟ وعلی ہذا القیاس ۔ جب انسان کے سبہی عقلی کمالات کا یہہ حال تو خاصکر روحانی صفات اور اسکے موافق افعال کا تعلیم سے حاصل ہونا کیونکر محل اعتراض ہو سکتا ہے

(۲) اسی جواب مین معترض کے اعتراض دوم (کہ اگر یہ صفات فطرتی ہین تو نبوت وہدایت عبث ہے) کا جواب بہی ادا ہوا ۔ اسمین بیان ہو چکا ہے کہ فطرت کے یہہ معنی نہین کہ ان صفات و افعال کے وجود کے لئے صرف فطرت انسانی بلا اسباب خارجی کافی ہے اور سابقاً بہ صفحہ ۲ بیان ہو چکا ہے کہ ملکیہ و بہیمیہ کے لوگون کی فطرت مین داخل ہونے سے لازم نہین آتا کہ لوگ ان صفات کے مناسب کام کرنے مین مجبور ہین اور بصفحہ (۴) بیان ہوا ہے کہ اصول سعادت کا حصول و زوال و نقصان و کمال اسباب و وسایل سے ہو سکتا ہے اور یہہ امر بہی عین مقتضائے فطرت ہی اِس بات سے معترض کا اعتراض دوم باطل ہوتا ہے اور صاف بتاتا ہے کہ لوگون کو اپنی فطرت کے مقتضاء پر چلنا یا نہ چلنا اسباب خارجی سے تعلق رکہتا ہے جس کے سبب انکی فطری بہیمیت کا

خارج سے نہین ۔ اسکے جواب مین کہا گیا تہا کہ اگر وہ ایسا امر ہے تو چاہئے کہ ہمین تعلیم کو دخل نہ ہو حالانکہ وہ امر بڑی مشقت و تکلیف سے حاصل ہوا ہے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ محض طبعی نہین ہے پس کوئی ناواقف اسجگہ کے بیان کو اسمقام کے بیان کے مخالف نہ سمجہے ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۵

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

بقیہ مضمون نمبر ۳

(ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نفیین)

لائق توجہ گورمنٹ

تو اس وقت یہہ بات بہی تسلیم کیجاویگی کہ اخوند سوات کے پاس جہاد کے واسطے روپیہ جاتا تہا۔

یہہ ہمنے ہندوستانی وہابیونکی گویا تاریخ بیان کی ہے اور مین درخواست کرتا ہون کہ جب وہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کی نسبت میری رائے کو پڑہین تو وہ اس مختصر تاریخ کا ضرور خیال [illegible] یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ ہندوستان کے وہابیون کا وہ جہاد جسکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے گورمنٹ انگریزی کے متعلق بیان کیا ہے صرف سکہون کے مغلوب کرنے کے واسطے ہوا تہا - اور گو باغیون کی اس جماعت نے جو مقام ملکا وستانا مین رہتے تہے ۱۸۵۸ء کے بعد ہماری گورمنٹ کو کسی قسم کی تکلیف دی ہو لیکن سرحد کی جماعت کو جس مین ہندو اور مسلمان دونون شریک ہون ہرگز جہادیون کی جماعت نہین کہہ سکتے جب ہم ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کہولتے ہین تو ہم اُسکے اول ہی صفحہ مین یہہ فقرہ درج پاتے ہین کئی سال سے ہماری سرحد پر باغیون کی ایک جماعت نے شورش مچا رکہی ہے اور اکثر اوقات وہان کے اکثر گروہون نے ہمارے لشکر پر آکر حملہ کیا ہے اور دیہات مین آگ لگادی اور ہماری رعایا کو قتل کیا چنانچہ ہماری فوج کو انکی یورش کی بہہ تین مرتبہ سرحد پر بڑی لڑائیون مین جانا پڑا - پس ڈاکٹر صاحب کی یہہ تحریر نہائت لطف کی ہے کیونکہ اسکے مطالب کو ان الفاظ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے مزین اور مستحکم کیا ہے - باغیون کی جماعت" ۔ متعصب گروہون" لیکن ہمارے مضمون کے ایسے پڑہنے والے جو تعصبات سے بری ہین فوراً ڈاکٹر صاحب سے یہہ بات دریافت کرینگے کہ اس جماعت سے صاحب موصوف کن لوگون کو مراد لیتے ہین اگر صاحب موصوف اس جماعت سے اُن وہابیون کی طرف اشارہ کرتے ہین جو سکھون پر جہاد کرنے کے واسطے سرحد پر سکونت پذیر ہوئے تھے - تو مین ابہی کہہ چکا ہون کہ یہہ بیان محض بے اصل ہے اور اگر انکی مراد اس جماعت سے وہ لوگ ہین جو ۱۸۵۷ء کے بعد ملکا اور ستانا مین جارہے تھے جسمین ہندو اور مسلمان دونون شامل تھے تو اس صورت مین ڈاکٹر صاحب کے اس سوال کا کیا مطلب ہوگا کہ "کیا ہندوستان کے مسلمانون پر اپنے مذہب کے روسے ملکہ معظمہ پر جہاد کرنا فرض ہے" کیونکہ ان لوگون کے فتنہ و فساد کو اس سے کیا تعلق ہوگا - ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب کے اول صفحہ مین لکھتے ہین کہ "بارہا سرکاری تحقیقاتون سے یہہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ہندوستان کے تمام اضلاع مین سازش و فساد کا گویا جال پہیل رہا ہے اور پنجاب سے آگے جو پہاڑ برف سے ڈہکے ہوئے ہین وہان سے لیکر اُن گرم میدانون تک جنمین سے گذر کر دریائے گنگ سمندر مین گرتا ہے برابر باغی لوگ بستے ہین اور سرکاری رستون سے برابر دو ہزار میل تک یہہ لوگ روپیہ اور آدمی منزل بمنزل باغیون کے لشکر مین بہیجتے ہین اور اس سازش مین اکثر دولتمند اور تیز فہم لوگ بہی شریک ہین مگر وہ اپنے روپیہ کو بڑے انتظام اور ہوشیاری سے روانہ کرتے ہین پس ایسے امور کے لحاظ سے گویا اب بغاوت کا نہایت خوفناک کام بمنزلہ ایک ساہوکاری کے ہوگیا ہے" پس اس فقرہ کے دیکہنے سے اور جو فقرہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب کے آغاز مین لکہا ہے اس کے دیکہنے سے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ یہہ سازش بنگالہ کے مسلمانون نے انگریزی حکومت کے تہ و بالا کرنے کے واسطے علانیہ تمام ہندوستان کے مسلمانون کے ساتھہ کی ہوگی حالانکہ میری دانست مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بہی اِس بات کو تسلیم کرینگے کہ یہہ سازش بغاوت کے علاوہ اور امور مین بہی ہو سکتی ہے ۔
کیونکہ میری اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی دونونکی رای مین اب یہہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ہندوستان
مین کبہی سکہون پر حملہ کرنیکے واسطے بہی یہہ سازش ہوئی تہی ۔ پس اس سازش کو گورنمنٹ
ہند کے مطالب کے برخلاف بیان کرنا اور اُسکے سبب سے تمام فرقہ اہل اسلام کی جانب سے
عام لوگون کو بدظن کرنا ہرگز بجا نہین معلوم ہوتا ۔

{اسکے بعد ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اس قول کا جواب تہا جس مین انہون نے بعض سرکاری خواہ
اخبار نویس مسلمانون پر کچہہ حرف گیری کی تہی ہمنے اُسکو سرحدی بیان سے اجنبی سمجہکر نقل نہین کیا}

صفحہ ۱۲ مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اُن باغیون کا ذکر کیا ہے جو سرحد پر رہتے ہین اور اُنہی
کے ذیل مین سید احمد صاحب کے بہی حالات بیان کئے ہین اور جسطرح پر وہابیت کے مخالفون
نے مذاق سے یہہ کہدیا تہا کہ سید احمد صاحب گویا ایک پیغمبر ہین اور اُنکے فلان شخص چار
خلیفہ ہین اسیطرح ڈاکٹر صاحب [illegible] مین بیان کیا ہے
سید صاحب نے اپنے گماشتے اسواسطے مقرر کردے تہے کہ جو بڑے بڑے قصبے اُنکے راہ
مین واقع تہے وہان جاکر وہ لوگ تجارت کے منافع مین سے اپنا ایک محصول لیاکرین"
مگر ہماری دانست مین ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کے واسطے کچہہ سند نہین ہے ۔
صفحہ ۱۴ مین ڈاکٹر صاحب لکہتے ہین کہ "سید احمد صاحب نے اِن خلیفون کے دنیوی
طمع کو اپنی لوٹ گہسوٹ کے بڑے بڑے وعدون پر بہت کچہہ ٹہار رکہا تہا اور اُن کے
عقیدے کو اس بات پر پکا کردیا تہا کہ مجہکو خداوند تعالے نے تمام کُفار یعنی سکہون سے لیکر
چین والون تک نیست ونابود کرنے کا حکم دیا ہے" ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے بیان کو مطابق
کرتے ہین تو ہمکو چین والون کا کہین پتہ بہی نہین ملتا ۔ پس امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب ہمکو
از راہ مہربانی ضرور مطلع فرماینگے ۔ کہ اُنہون نے چین والون کا ذکر کہان سے لیا ہے اور
اسکی کیا سند ہے ۔ صفحہ ۱۵ مین ڈاکٹر صاحب موصوف بیان فرماتے ہین "شمالی ہندوستان

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے اُن سرداروں اور راجاؤن نے جو دل مین کچھہ ناراض تھے برابر سید احمد صاحب کے لشکر کو فوجین بھیجی تھین" اگر ڈاکٹر صاحب اس مقام پر اپنا مطلب زیادہ وضاحت کے ساتھہ بیان کرتے تو نہایت مناسب ہوتا۔ کیونکہ اِس فقرہ سے کسی شخص کو صاف صاف یہہ بات نہین سمجھہ مین آ سکتی کہ یہہ ناراض سردار کون تھے۔ اور وہ کس سے ناراض تھے علاوہ اسکے جو ماجرا کوہ ہمالیہ مین واقع ہوا تھا اُسکے بیان مین صاحب موصوف نے اپنی قوت متخیلہ سے زیادہ کام لیا ہے اور اسکے بعد فقرہ ذیل مین اُس سے بھی کچھہ زیادہ خیال بندی فرمائی ہے "سید احمد صاحب نے جو خلیفہ سنہ ۱۸۳۱ء مین مقام پٹنہ معین کئے تھے ان مین سے دو شخص سرحد کی جانب گئے اور اُنہون نے وہان جاکر اس بات کو لوگون کے خوب ذہن نشین کیا کہ سید احمد صاحب نے انتقال نہین فرمایا بلکہ وہ صرف بطور کرامت غائب ہو گئے ہین آئندہ کسی مناسب وقت مین ایک ملکوتی فوج لیکر ظاہر ہونگے اور ہندوستان سے کفار کو نکال دینگے" یہہ بیان محض افترا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس بیان کو وہابیون کے ساتوین+ عقیدہ کے اس معنی کی تصدیق کے واسطے درج کیا ہے جو اُنہون نے اپنی طرف سے بیان فرمائے ہین شاید ڈاکٹر صاحب نے یہہ بات کسی ایسے شخص کی زبانی سُنی ہوگی جو وہابیون کے مخالف عقیدہ رکھتا ہوگا یا وہابیون پر جھوٹھا الزام لگانیکے واسطے آمادہ ہوگا کیسی افسوس کی بات ہے

+ وہ عقیدہ یہہ ہے۔ جو ازبیل صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ (۹) مین ڈاکٹر صاحب سے نقل کیا ہے۔ ہفتم مرشد کامل کی اطاعت کرنا"۔ پھر بصفحہ ۱۰ کہا ہے کہ مَین نہین سمجھتا کہ مرشد کے لفظ سے جو ساتوین مسئلہ مین بیان ہوا ہے مصنف موصوف کی کیا مراد ہے۔ اگر اس سے انکی مراد ایمان کی رہنما ہے تو یہہ انکی غلطی ہے کیونکہ میرے مسئلہ کے بموجب اُنپر بلا سمجھے سوچے کسی مرشد کی اطاعت کرنا فرض نہین ہے اگر انکی مراد اس سے بادشاہ مذہب اسلام ہی ہے تو اُنکا بیان صحیح ہے۔ مگر صاحب موصوف ایک بات کا بیان کرنا بھول گئے ہین وہ یہہ ہے کہ جب تک کوئی کافر بادشاہ مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی نکرے اُسوقت تک اُنپر اس کافر کی اطاعت کرنا فرض ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب مین مسلمانون کے عقائد بیان کرنے مین نہائیت پوچ باتون پر بہروسہ کیا ہے اور ایک ایسے عالم نے صریح ظلمت و نور مین امتیاز نہین کی جسکے سبب سے اسکی ہوشیاری مین بڑا بٹا لگتا ہی ایک اور فقرہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب مین ایسا لکہا ہے کہ جو انگریز اپنی رعایا کے دلونمین اپنی محبت کا تخم بونا چاہتے ہین وہ ہرگز ایسے فقرہ کو نہ لکہین گے جس سے اونکی مطلب مین خلل پڑتا ہے وہ فقرہ یہہ ہے "ہر ایک مسلمان نے جو اسقدر سرگرم تہا کہ عیسائی گورنمنٹ کے عہد مین خاموش نہین رہ سکتا تہا اپنی کمر باندہی اور ستانا کے لشکر مین جانے کو مستعد ہوا" پس تمام ایسے مسلمانون کی نسبت جو ہندوستان مین چپ چاپ بیٹہے تہے یہہ کیسی عام تہمت ہے معلوم ہوتا ہے شاید ڈاکٹر صاحب اس بات سے واقف نہین ہے کہ مسلمانون کے مذہب مین خصوصاً وہابیون کے عقاید کے موافق اس باب مین کیا ہدائت ہے یا شاید ڈاکٹر صاحب دیدہ و دانستہ ان کی معنی غلط بیان کرتے ہین [illegible] کرتے ہین اور یہہ بات مشہور ہے کہ جب انحضرت کے زمانہ مین مکہ کے مسلمانون کو اذیت پہونچی تو آنحضرت نے اپنے پکے پیرون کو حکم دیا کہ وہ حبش کے عیسائی سلطنت مین جاکر پناہ لین پس اب یہہ بات کہنا کہ پکے مسلمان انگریزی سلطنت مین خاموش نہین رہ سکتے تھے اور سرحد پر جانا چاہتے تہی محض افترا ہے کیا ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے نزدیک جو مسلمان ہندوستان مین باقی رہے تھے انمین کوئی بہی پکا مسلمان نہ تہا مینے یہہ بیان کیا تہا کہ جو لوگ جہاد کے واسطے سرحد پر جمع ہوئے تھے وہ گورنمنٹ انگریزی پر جہاد کرنا نہین چاہتے تھے چنانچہ میرے اس بیان کی تصدیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی اس تحریر سے ہوتی ہے جو انکی کتاب کے صفحہ ۲۳ مین موجود ہے وہ لکہتے ہین کہ "اُسی سال یعنی ۱۸۳۰ء مین انہون نے ہمارے ایک رفیق یعنے ریاست امب کے سردار پر حملہ کیا جسکے سبب سے انگریزی فوج کا روانہ کرنا ضرور معلوم ہوا" بعد اسکے ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ "مین اُن زیادتیون اور لوٹ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

گھسوٹ اور قتل وقتال کا مفصل ذکر نہین کرتا جنکے باعث سے ۱۸۵۸ء مین گورنمنٹ انگریزی کو سرحد کی قومون سے لڑنا پڑا اور اس عرصہ مین سرحد کی قومون کو ہمیشہ متعصب مسلمانون نے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت پر برانگیختہ رکھا" پس مین پوچھتا ہون کہ ڈاکٹر صاحب اپنے اس بیان کی سند کیا رکھتے ہین اور انکو کیسے معلوم ہوا کہ سرحد کی قومون کی یہہ دایمی مخالفت متعصب مسلمانون کے برانگیختہ کرنیسے تھی اگر صاحب موصوف نے اپنے اس خیال کو اس بنا پر پیدا کیا ہے کہ سرحد کی قومین سیکڑون برس سے ان لوگون کے ساتھہ جنگ و پرخاش رکھتی تھین جو انکے متصل رہتے تھے تو میری دانست مین صاحب موصوف کی جانب سے ہمارے مسلمانون پر ناحق کی تہمت ہے اور مجھکو اسکے سبب سے سخت حیرت ہے کیونکہ وہ قومین تو خود ہی اسقدر جنگجو اور پُرکینہ ہین کہ انکو کسیکی ترغیب وتحریک کی ضرورت ہی نہین ہے اسکے بعد صاحب موصوف لکھتے ہین کہ "اُس عرصہ مین یعنی ۱۸۵۷ء مین اُن باغیون نے جو ستانا مین تھے نہایت دانشمندی یہہ کام کیا کہ خود تو سرکاری فوج سے علانیہ مقابل نہوئے مگر درپردہ سرحد کی قومونکے دلونمین جوش وخروش پیدا کرتے رہے اور متعصبانہ اثرات اُن کی طبیعتونمین ڈالتے رہے" مگر اُنکے اس بیان سے میرے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ جس جہاد کا منصوبہ ہندوستان مین ہوا تھا وہ سکھونکی نسبت تھا گورنمنٹ انگریزی پر حملہ کے واسطے نہ تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو جو لوگ مذہبی جوش کے پیدا کرنمین ایسے سرگرم تھے کہ وہ اپنے جوش مین آکر سکھون سے لڑتے تھے دس برس تک گورنمنٹ انگریزی پر حملہ کرنیسے باز نہ رہتے اور یہہ ایک ایسی بات ہے جسکو میری دانست مین سب لوگ تسلیم کرینگے مگر ڈاکٹر ہنٹر صاحب اس قابل تسلیم بات سے اسلیئے اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہین کہ اسکے سبب سے انکا یہہ قصہ نہایت پرتاثیر ہوجاوے اور جو سرنامہ انہون نے اپنی کتاب کے واسطے تجویز کیا ہی جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ "ہندوستان کے مسلمانون پر ملکہ معظمہ پر جہاد کرنا فرض ہے" اس سرنامہ کی معنی کو تقویت حاصل ہو اب ہم سنہ ۵۷ و ۱۸۵۰ و ۱۸۶۳ء کا ذکر کرتے ہین ڈاکٹر ہنٹر صاحب بیان فرماتے ہین کہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

۱۸۵۷ء مین ستانہ کے باغیون نے گورنمنٹ انگریزی پر حملہ کرنیکے ایک عام سازش کرنی چاہی اور نہائت جرات کی ساتھہ اُنہون نے گورنمنٹ انگریزی سے اس بات کا تقاضا کیا کہ وہ انکو ایک تاوان کے وصول مین مدد دے اپنی کتاب کے حاشیہ مین ایک مقام پر صاحب موصوف نے خاص کر یہہ بیان کیا ہے کہ قوم یوسف زئی اور پنج تار بہی اس سازش مین شریک تہین پس مین یہہ بات جانتا ہون کہ البتہ یہہ پچہلی دونو قومین ۱۸۶۳ء مین گورنمنٹ انگریزی سے لڑنیکا ضرور ارادہ رکہتی ہونگے - اسلئے کہ اس ہنگامہ مین لوٹ کہسوٹ اور دنیوی فایدہ کا نہایت عمدہ موقع حاصل تہا اور اُس عرصہ مین بلاشبہ بہت سی اور قومین بہی اس بات پر ایسی آمادہ تہین کہ انکو کچھہ ستانا کے باغیونکی تحریک کی ضرورت نہ تہی علاوہ اِسکے اِس بات کو سُنکر ہر شخص تعجب کریگا کہ جب ۱۸۵۷ء مین ستانا کے باغیون کی جانب سے ایسی عام سازش ہوئی تہی تو صرف ایک ہی برس بعد یعنی ۱۸۵۸ء مین ستانا اور سرحد کی قومون کے باہم [illegible] حملہ کیا اور انکا بڑا متعصب سردار سید عمر شاہ نامی جسکا ذکر صفحہ ۵۲ کے حاشیہ مین ہے اس حملہ مین مارا گیا میری دانست مین تو اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ پہاڑی قومون مین انکا کچھہ رعب نہ تہا ڈاکٹر ہنٹر صاحب کا بیان ہے کہ یہہ لوگ قرب وجوار کے پہاڑی باشندون سے محصول لیا کرتے تھے (صفحہ ۴۲) مگر میری یہہ رائے ہے کہ عنایت علی اور ولائت علی کے انتقال کے بعد چند آدمی پہلی جماعت مین کے رہگئے تہے اور وہ اسقدر کمزور تہے اور خود انہی مین باہم اسقدر نفاق تہا کہ وہ اس قسم کا ارادہ ہرگز نہین کر سکتے تہے البتہ ۱۸۵۷ء مین اور اُسکے بعد کچھہ سرکاری فوج کے بگڑے ہوئے سپاہی اور کچھہ اور لوگ ستانامین جمع ہوگئے تہے اور اُنمین ہندو اور مسلمان سب تہے اور ہمارے پہلے بیان کے موافق یہہ وہی لوگ تہے کہ ہندوستان سے جلاوطن کردے گئے تہے اب ہمکو خود ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے بیان سے یہہ بات ثابت ہوگئی (صفحہ ۴۳) کہ ۱۸۳۱ء سے لیکر ۱۸۵۷ء تک اُن متعصب مسلمانون اور انگریزی فوج

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین کبھی لڑائی نہین ہوئی جنکا ذکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے لکھا ہے البتہ ۱۸۵۷ء کے بعدکئی لڑائیان ہوئین لیکن ان لڑائیون سے کیا نتیجہ نکلا - میری دانست مین تو ان سے صاف صاف یہہ نتیجہ نکلا کہ جو کچھہ اس سال کے بعد ظہور مین آیا اُسمین اغوا کرنیوالے سرکاری فوج کے باغی سپاہی تھے سید احمد شاہ صاحب کے گروہ مین کا ایک شخص بھی اسمین شریک نتھا اور جسطرح سے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اور اقوال کی سند نہین ہے اسطرح اُنکے اس قول کی بھی اصل نہین ہے کہ جو شعلہ ہندوستان مین بھڑکا تھا اس شعلہ کو ہندوستان کے متعصب مسلمان اور زیادہ بھڑکاتے تھے جو ہنگامے گورنمنٹ انگریزی کے مقبوضہ دیہات مین بچون کی چوری اور غارت گری اور آتش زدگی وغیرہ کے ظہور مین آئے ہین انمین سرحدی قومونکی بہت کچھہ سازش اور شرکت تھی پس ان ہنگامون کو سید احمد صاحب کے پیرؤن کی طرف منسوب کرنا اور اُنکے باعث سے ہندوستان کے تمام مسلمانون کو متہم کرنا نہائیت ہی نازیبا ہے -

ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی [illegible] اور [illegible] مین امبیلی [illegible] اور سرحدی قومون کے اُس فساد کا بھی ذکر ہے جو ۱۸۶۳ء مین انہون نے کیا تھا مگر اس مقابلہ کی نسبت میری یہہ رائے ہے (اور جو انگریزی افسر اُس موقع پر موجود تھے وہ بھی اسکی تصدیق کرتے ہین) کہ انکا یہہ مقابلہ کچھہ مقام ملکا کے باغیون کی محبت کے سبب سے نتھا بلکہ گورنمنٹ انگریزی نے جو انکی مرضی کے خلاف اُنکے ملک مین ہوکر حملہ کیا تھا اس سبب سے وہ ناراض ہوگئی تھین مگر انکی ناراضی بھی حق بجانب تھی اگر انکو یہہ اطلاع ہولی کہ ہم صرف درہ امبیلہ سے رستہ چاہتے ہین تو غالبًا وہ سب گورنمنٹ انگریزی کی طرفدار ہوتین مگر اُن کو ہماری منصوبونکی اطلاع نہوئی اس سبب سے اُنکے دل مین شبہ پیدا ہوا اور اسی شبہ کے سبب سے انہون نے ستانا کے گروہ کی طرفداری کی مگر مین یقین کرتا ہون کہ ایسے موقع پر اگر بجاے پہاڑی قومون کے انگریز لوگ ہوتے اور اِن کو ایسی صورت پیش آتی تو وہ بھی ایساہی کرتے

صفحہ ۳۹ مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے محمد اسحٰق اور محمد یعقوب اور مولوی عبداللہ ان تین سرداروں کا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ذکر کیا ہے لیکن یہہ نہین لکھا کہ یہہ تینون شہر کہان سے آئے تہے آیا پٹنہ سے آئے تھے یا جنوبی بنگالہ سے یا شمالی ہندوستان سے یا کہین اور سے آئے تہے حالانکہ ہر شخص انکے حالات کی تفتیش اور تحقیق کا خواہان ہے ہین اُنکے نامون سے محض ناوقف* ہون اور گو مینے انکی نہایت تحقیقات کی مگر مجھکو کہین پتا نہین لگا ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ موصوف ہندوستان کے متعصب مسلمانون کو نہ نکال سکتی ہے اور نہ انکو اس شرط سے گورنمنٹ کا مطیع کر سکتی ہے کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت قبول کرین اور ہندوستان مین اپنے گہرون کو لوٹ آوین (صفحہ ۴۱ و ۴۲) مگر صاحب موصوف نے بنظر دانشمندی یہہ نہین لکھا کہ وہ متعصب مسلمان ۱۸۵۷ء کے باغی تہے یا سید احمد صاحب کے گروہ کے باقیماندہ لوگ تہے اگر صاحب موصوف اس بات کا بہی مفصل ذکر کرتے تو یہہ باب عمدہ طور سے ختم ہو جاتا۔

ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کے صفحہ [illegible] تو میان نامی کی اُن زیادتیون کا ذکر ہے جو اُسنے معاملات اراضی کے متعلق کی تہین اور ہندوؤن کی گائیون

---

* مولوی محمد اسحٰق صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب دہلی کے مشہور و نامی علما تہے جنسے ازیبل صاحب بہی بخوبی واقف ہین چنانچہ اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۲ مین انکا ذکر کرتے ہین جو ہمارے رسالہ کے صفحہ ۲۴۳ مین گذرا اگر یہہ دونون مولوی صاحبان سرحد مین نہین گئے۔ بہت زمانہ دہلی مین رہے۔ غدر سے پیشتر دونون صاحب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور وہان ہی فوت ہوئے اس بات کو دہلی کے زن و بچہ جانتے ہین انکا سرحد پر جانا کسیکے خیال مین نہین ہے۔ اسی نظر سے شاید ازیبل صاحب نے ان نامونکے مولویون سے جو سرحد پر گئے تہے لاعلمی بیان کی ہے۔

رہے مولوی عبداللہ جنکا سرحد پر جانا ڈاکٹر ہنٹر صاحب بیان کرتے ہین انکو ہم بہی نہین جانتے کہ وہ کون تہے اور کہانکے تہے اور کب گئے ہان ایک مولوی عبداللہ جو اسوقت سرحد پر موجود ہین انکی نسبت جو ہمارا علم و خیال ہے اسکو ہم بعد اختتام کلام ازیبل صاحب کے (جو سرحدی حالات کے بیان مین ہم نقل کرنا چاہتے ہین) ظاہر کرینگے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو بجبر حلال کیا تہا اور یہہ بہی لکہا ہے کہ اسی عرصہ مین کسی دولتمند مسلمان کی بیوہ لڑکی کا نکاح بغیر رضامندی اُسکے وارثون کے اُس گروہ کے کسی سردار سے ہوا تہا اور ان سب باتون کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی ایک ایسی سازش کا نتیجہ قرار دیا ہے جو انگریزی حکومت کے تہ وبالا کرنیکے واسطے کیگئی تہی حالانکہ یہہ ایسی فضول اور لغو تہمتین ہین کہ انکا جواب دینا بہی فضولیات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایسے فساد اور جہگڑے ہمیشہ تمام ہندوستان مین ہوتے رہے ہین مگر انکو کبہی سرکاری معاملات سے کچہہ سروکار نہین ہوا اور نہ انکو کسی نے انگریزون پر جہاد سمجہا ڈاکٹر صاحب نے سید احمد صاحب کے کرامتہً غایب ہو جانے کے قصہ کو کسی قدر مبالغہ اور اصرار کے ساتہہ بیان کیا ہے حالانکہ یہہ ایک ایسا لغو قصہ ہے جسکو اسوقت کے عام مسلمان بہی اپنے اعتقاد مین نہائت ضعیف سمجہتے تھے پس جسقدر کہ ڈاکٹر صاحب موصوف ان مسلمانون کی ضعیف الاعتقادی کو لوگون کے ذہن نشین کرنا چاہتے ہین درحقیقت

ahmadimuslim.de

اسکی کچہہ اصل نہی۔

اب مین اس مضمون کے ناظرین کو اس خط کے مضمون کیجانب مایل کرتا ہون جو بنگالہ کے ایک راسخ الاعتقاد عالم نے لکہا تہا اُس خط مین عالم مذکور نے اولاً سید احمد صاحب کے کرامتہً غایب ہوجانیکے قصہ کی اصلیت دریافت کی ہے اور اُسکے بعد اپنے معتقدین کو یہہ ہدائیت کی ہے کہ وہ وہان سے اپنے گہرون کو واپس چلے آوین پس ذرہ سوچنا چاہیے کہ اُس عالم کی اس چہٹی اور اس ہدایت کا نتیجہ کیا نکلتا ہے - ہمارے نزدیک تو اُس سے صاف یہہ عمدہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہہ شخص اپنی صفائی طبیعت سے اس بات کو بہت بُرا سمجہتا تہا کہ مذہبی سرگرمیون کو دہوکہ بازی سے برانگیختہ کرے اور اُسکا یہہ منشا ہرگز نہ تہا کہ وہ سلطنت انگریزی مین کسی قسم کا فتور برپا کرے حالانکہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اُسکو بہی ایک متعصب عالم لکہا ہے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کے صفحہ ۱۶ مین سید احمد صاحب اور عبدالوہاب کی ایک مفصل تاریخ لکہی ہے وہ تحریر فرماتے ہین کہ جو باتین انکے دلمین بطور خواب و

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وخیال کیے تہی وہ انجام کار ایک آتشین شعلہ بنکر اس درجہ کو پہونچی کہ وہ اپنے دلمین جملہ اضلاع ہندوستان مین اسلام کا جہنڈا قایم خیال کرنی لگے اور انگریزونکی مذہبی آثار کو انکی نقشونکی ساتہہ گویا زمین مین مدفون سمجہنے لگے بس اسمین شبہہ نہین کہ سید احمد صاحب اور اگر ٹہیک ٹہیک سمجہو تو مولوی اسمٰعیل صاحب نے اپنی تمام ہمت کو اس بات پر مصروف کیا تہا کہ جہانتک ممکن ہو ہندوستان مین اپنے مذہب اسلام کی تہذیب اور اصلاح کرنی چاہیئے اسلئے کہ ہندوستان مین بہت سی بے اصل باتین مسلمانونکی مذہب مین داخل ہوگئی تہین اور اسی لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کا یہہ قول نہایت صحیح ہے کہ سید احمد صاحب تمام اضلاع ہندوستان مین اپنی مذہبی تہذیب کا جہنڈا قایم کرنا چاہتی تہے مگر یہہ بالکل غلط ہے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کے مذہب کے نیست ونابود کرنیکے فکر مین تھے میری دانست مین ڈاکٹر صاحب کی یہہ رائے بالکل بے سند ہی اور اس قابل نہین ہے کہ اسپر ذرا بہی التفات کیا جاوے جو اطلاع سید احمد صاحب نے مسلمانون کو دی تہی وہ صرف اس بات کی تہی کہ وہ سکہون پر جہاد کرنیکے لئے آمادہ ہون بس ڈاکٹر صاحب کی رائے خود سید احمد صاحب کی اہلحدیث [illegible] ہی نہین کر سکتا تہا اسلئے کہ وہ انکے عقائد کے بالکل خلاف تہی تو مین جانتا ہون بلکہ مجہکو یقین کامل ہے کہ غالبًا اس معاملہ مین ڈاکٹر صاحب کو کسی ایسے شخص نے دہوکہ دیا ہے جو وہابیت کے خلاف اعتقاد رکہتا ہے۔"

یہہ **خاتمہ** کلام آنر ایبل صاحب ہی جو سرحدی حالات کی باب مین انہون نے فرمایا ہی اسمین جو بیان کیا گیا ہے کہ سرحدی بغاوتین اہلحدیث (یا وہابیون) کی کبہی سازش نہین ہوئی اور سید احمد صاحب اور مولوی اسمٰعیل صاحب اور انکی باقیماندہ گروہ نی کبہی گورنمنٹ انگلشیہ کی مقابلہ کا ارادہ نہین کیا اور نہ کبہی اس غرض وارادہ سے ہندوستان سے سرحد پر آدمی یا روپیہ بہیجا گیا ہی ہمارے خیال ومعلومات کی شہادت کی روسے یہی رائے درست اور نہایت درست ہے **مگر معلوم** نہین کہ آنر ایبل صاحب نی پانچوین زمانہ کی حالات مین صرف انہی غدر کے مفرور باغیونکا جو نینیال وبیکانیر وغیرہ چہوٹا نہ کے بیابانون سے ملکاوستانا کے قریب جمع ہوگئے تہی حال بیان کیا اور گروہ سید احمد صاحب کی اُن باقیماندہ لوگونکا جو اُس زمانہ مین اُس نواح مین تہے اور ابتک اُسی سرحد مین موجود ہین کیون ذکر نہین کیا **غالبًا** آنر ایبل صاحب کو اُن لوگون کے اصلی حالات کا علم معتبر وسیلہ سے حاصل نہین ہوا اس لیئے اُنسی انکا ذکر فروگذاشت ہوا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جہانتک ہمکو انکا علم ہے ہم اُسکو بنظر خیر خواہی گورنمنٹ و مُلک و برادران اسلام کے بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ہمکو متعبر اشخاص (جو بعض سرحدی افیسرن گورنمنٹ ہند کی طرف سے اُس گروہ مین کئی بار گئے ہین) کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ سرحد ہزارہ مین اُس گروہ کی باقیماندہ اشخاص ابتک موجود ہین جنکے سردار مولوی عبد اللہ پسر مولوی ولایت علی ہین مگر انکا یہہ ارادہ نہین ہے کہ وہ گورنمنٹ سے مقابلہ کرین یا گورنمنٹ کا مُلک فتح کرلین اور نہ کبھی انہون نے اس ارادہ سے گورنمنٹ کی مقابلہ مین پیش قدمی کی ہے وُہ لوگ اپنی جان بچانیکے لئے وہان پناہ گزین ہین اسکے سوا اُور کوئی خیال و سرکار نہین رکھتے ایک زمانہ تک وہ اپنے اُسی پرانے عزم پر (جسکا ظہور واثر بقول آنریبل سید احمد خانصاحب بہادر کے انکی چوتھے زمانہ کی اخیر تک رہا پھر اسکا اختتام ہوگیا تھا) رہے اسکے بعد وہ سرحدی باغی اقوام کی شورشون اور مفسدون مین شریک سمجھے گئے (چنانچہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے سمجھا ہے) گو واقع مین وہ شریک نہ تھے چنانچہ آنریبل سید احمد خانصاحب نے انکے جواب مین ثابت کردیا ہے کہ انکا ایک آدمی بھی انمین شریک نہتھا۔ اور بعید نہین کہ جب اُنپر بلا وجہ ہاتھ اوٹھایا گیا ہو تو انہون نے اپنی جان بچانیکی لئے ہاتھ ہلایا ہو پس وہ اس شرکت [illegible] گورنمنٹ ہوگئی اور ابتک وہ اسی خوف مین ہین اور اُس جگہہ کو جائے پناہ و امن سمجھتے ہین۔ ہمارے خیال مین اگر گورنمنٹ ازراہ مراحم والطاف خسروانہ انکو پوری طمانیت امن دیکر وہانسے بلالی تو غالباً وہ لوگ اُس جگہہ کو چھوڑ آوین۔ اس امر کی تجویز و تحریک کے لئے ہمارے خیال مین کئی صورتین ہین جنکو پولیٹکل معاملات سمجھکر ہم پبلک طور پر شایع نہین کرسکتے۔ اگر کوئی پولیٹکل افیسر پرایوٹ طور پر ہمسے اُن صورتونکا استفسار کرے اور اس باب مین ہماری قوت علمیہ و عملیہ سے (جسقدر کہ ہے گو نہایت ہی قلیل اور حقیر کیون نہو) کام لینا چاہے تو ہم حاضر ہین ہم یہہ بھی خوب جانتے ہین کہ ایسے امور سلطنت مین اُنہی لوگون کی بات کی طرف توجہ ہوتی ہے جو پولیٹکل ہین اور امور سلطنت مین مشیر و دخیل ہوتے ہین مگر اس امر کے لحاظ سے ہمکو اپنے خیال کے اظہار سے جسکو ہم گورنمنٹ و ملک و اسلامی بھائیون کیلئے بہتر سمجھتے ہین رک جانا مناسب نہین ہے سر ہنری ڈیوس صاحب سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمتمین بوساطت ایک پولیٹکل افیسر کے ہمنے اپنے اُن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ صاحب موصوف نے اُن خیالات کو پسند کیا مگر انکے اہتمام و انصرام کا بوجھ اپنے ذمہ نہ لیا بلکہ ہمپر ڈالنا چاہا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ولادت مسیح علیہ السلام

اِس مسئلہ مین آنرایبل سیّد احمد خان صاحب بہادر نے غضب کیا ہے قرآن وحدیث دونون کو طاق مین رکھدیا اور مضمون ؎ چہ دلاور ست دُزدی کہ بکف چراغ دارد کا جلوہ دکھایا تفسیر سُر سیّد تزویر مین حضرت مسیح علیہ السلام کا یوسف نجار کے نطفہ سے پیدا ہونا بیان کیا اور جو کچھہ اسکے ثبوت مین کہا ہے اسمین تزویر وتحریف کے سوا کچھہ نہین کیا - ہم **خلاصہ** عبارت جناب اِس مقام مین نقل کرتے ہین پھر بتفصیل اُسکا جواب دیتے ہین - اصل عبارت جناب مین بہت تطویل تھی ومع ذالک وہ بے ترتیب و پراگندہ تھی - اِسلئے ہم نے بنظر اختصار وافہام ناظرین اُسکا خلاصہ اپنی عبارت مین نقل کیا ہے جسکو توافق مین شک ہو وہ اصل تفسیر کو دیکھ سکتا ہے آپ [illegible] - نقلی بحث پہلے انجیل اور اسکے حواشی سے کی ہے پھر قرآن سے اور کوئی بحث جناب کذب و مغالطہ سے خالی نہین ہے - ہم ہر ایک بحث کے مطالب کو علیحدہ علیحدہ نمبر وار نقل کرتے ہین پھر نمبر وار اُن کے جوابات قلم مین لاتے ہین -

بحث عقلی

۱ - مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونے مین نہ خدا کی کمال قدرت کا اظہار مقصود ہے اسلئے کہ خدا نے آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اور بہت قسم کے حیوانات بغیر توالد وتناسل پیدا کرتا ہے پھر مسیح کے بغیر باپ پیدا کرنے مین اظہار کمال قدرت کیا ہوا ؟ -

۲ - اور اگر اسکو دوسری طرح پر اظہار کمال قدرت کہو تو یہہ بھی نہین ہوسکتا - اسلئے کہ اس صورت مین چاہئے تہا کہ یہہ امر واضح ہوتا اور اسمین کسیکو شک وشبہ نہ رہتا -

۳ - اور نہ یہہ معجزہ ہوسکتا ہے اسلئے کہ معجزہ بمقابلہ منکرین نبوت ہوتا ہے اور قبل پیدائش مسیح منکر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کون تہا - اور نیز اگر یہہ معجزہ ہوتا تو انکی پیدایش مین دردزہ وغیرہ عوارض حمل کا وجود نہوتا اور نیز اگر یہہ معجزہ ہوتا تو مریم کا ہونا نہ مسیح کا -

بحث نقلی از انجیل و حواشی آن

اس بحث مین آپنے پراگندہ طور پر بیس باتین کہی ہین جن باتون کا مدار و مآل صرف چار امر ہین جنکو امور تنقیح طلب کہا جاسکتا ہے - ہم آپ کی پراگندہ تقریرات سے اولاً ان امور اربعہ کو منتخب کرتے ہین پہر اُنکے مویدات و شواہد کو معرض نقل مین لاتے ہین -

(۱) مسیح کا داؤد کا بیٹا ہونا ضروری ہے اور وہ بغیر اسکے کہ وہ یوسف کے تخم سے ہو ثابت ہونا ناممکن ہے -

(۲) ابتدا مین مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونیکا کسی عیسائی کو خیال و اعتقاد نہ تہا حتی کہ حوارئین مسیح بہی اِس امر کو نہین جانتا تہا کہ یہہ امر صرف مریم اور یوسف کے دلون مین مخفی تہا یہان تک کہ مریم نے مسیح کے مر نیسے جی اُٹہنے کے بعد ظاہر کیا اِس سے پہلے سب کوئی مسیح کو یوسف کا بیٹا کہتا اور جانتا تہا

(۳) مسیح کو خدا کا بیٹا لکہنا صرف یونانیون کی تقلید سے ہوا ہے وہ لوگ نہایت بزرگ اور مقدس اشخاص کو خدا کا بیٹا کہتے چنانچہ افلاطون - و فیثاغورس وغیرہ کو خدا کا بیٹا کہا کرتے - جب حواریون کو یونانی زبان کے ذریعہ سے دین عیسوی کا پہیلانا مدنظر ہوا تو حضرت عیسی کو اس لقب سے ملقب کرنا پڑا ہوگا جو ان لوگون کے خیالات سے مناسب تہا جنکے لئے انجلین لکہی گئی تہین اسلئے ہمارے نزدیک وہ انجلین حضرت عیسیٰ کی ولادت کی نسبت اُن خالص خیالات کے ظاہر ہونیکا ذریعہ نہین ہوسکتین ××××× پہر زمانہ کے گزر جانیکے پر یہہ خیال جس سے عیسی کو خدا کا بیٹا کہا گیا تہا محو ہوگیا اور مسیح کو حقیقۃً خدا کا بیٹا سمجہا گیا - اور اسکے ساتہہ یہہ بہی قرار دیا گیا کہ وہ بے باپ پیدا ہوئے تہے - اُنکی ضد سے یہودیون نے یہہ کہنا شروع کیا کہ نعوذ باللہ وہ ناجایز طور پر پیدا ہوئے ہین - یہہ اتہام سلسس نے جو تیسری صدی مین تہا کیا تہا -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۴) بقول حوارین و عیسائیون کے حضرت مریم کی یوسف نجار سے منگنی ہو چکی تہی اور شریعت
یہودی مین رسم تہی کہ منگنی کے بعد مرد عورت کو دیکہنے اور مباشرت کرنے کا مجاز ہو جاتا اور
بعد منگنی اور قبل رخصتی اُس سے اولاد پیدا ہوتی تو وہ بہی ناجایز تصور نہ ہوتی شاید خلاف رسم
ہونیسے معیوب گنی جاتی ہوگی بناءً علیہ یوسف حضرت مریم سے ہم بستر ہوا اور اُس سے حضرت
مسیح کا حمل ہوا (نعوذ باللہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا)

امر اول کے ثبوت وتائید مین آپ نے نسب نامہ انجیل متی کا حوالہ دیا ہے جسمین مسیح کو ابن داود
وابن ابراہیم لکہا ہے اور پہر انجیل لوک باب اول ورس ۲۷ سے نقل کیا ہے کہ یوسف مریم کا شوہر داود
کی نسل سے تہا۔ پہر فرمایا ہے کہ اگر کہا جاوے کہ مان کے سبب سے اُنکو داود کی نسل سے قرار دیا گیا ہے
تو یہہ بات دو وجہہ سے غلط ہے۔ اول اسلئے کہ یہودی شریعت مین عورت کیطرف سے نسب قایم نہین
ہو سکتا۔ دوسری یہہ کہ حضرت مریم کا داود کی نسل سے ہونا ثابت نہین ہے۔ پہر وجہہ دوم پر بہت
زور دیا ہے اور بزعم خود ثابت کر دیا ہے کہ مریم علیہا السلام داود کی نسل سے نہین ہے ؎

امر دوم کے ثبوت وتائید مین آپنے پادری رچارڈ واٹس صاحب کا قول نقل کیا ہے جسکا حاصل وہی
ہے جو امر دوم کا عنوان ہے پہر اخیر بحث مین انجیل وغیرہ کے مواضعہ ذیل سے استشہاد لکہا ہے۔
انجیل متی باب اول ورس ۱۶- ایضاً باب ۱۳ ورس ۵۵- انجیل لوک باب ۲ ورس ۲۷ و ۳۳ و
۴۱ و ۴۳ و ۴۸- انجیل یوحنا باب ۶ ورس ۴۲- ایضاً باب اول ورس ۴۵ جنمین مسیح کو یوسف کا
بیٹا اور یوسف کو مسیح کا باپ لکہا ہے- اعمال حوارین باب ۲ ورس ۳۰ جسمین وارد ہے کہ خدا نے
داود سے کہا کہ مین تیری کمر سے مسیح کو پیدا کرونگا- اور رومیان باب اول ورس ۳ جسمین یہہ لکہا ہے
کہ مسیح جسم کے حق مین داود کے تخم سے پیدا ہوا- **آیات انجیل** متی ۱-۱۶ و لوک ۲-۳۳ کے
ذیل مین آپ نے تہوڑی سی **یونانی** بہی خرچ کی ہے جس سے بزعم خود یوسف کا باپ ہونا اور
مسیح کا بیٹا ہونا ثابت کیا ہے- اور بذیل آیات متی ۱-۱۶ کے کہا ہے کہ جن نسخون مین حضرت
عیسی کا صرف مریم سے پیدا ہونا بیان کیا ہے انمین تغیر ہوا ہے- اس تغیر کا سبب وہی خیالات ہین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جو یونانیون مین مذہب عیسوی پہیلانے کے لئے پیدا ہوئے تہے۔

پہر فرمایا ہے لوک کی انجیل باب ۲ ورس ۳۳ کے موجودہ نسخون مین یہہ لفظ ہین "تب یوسف اور اُسکی مان"، مگر اِس مقام پر بہی اُسی خیال سے تغیر کیا ہے۔ ڈاکٹر گریسباخ کی صحیح اور مقابلہ کرکے چہاپی ہوئی انجیل مطبوعہ لیپسک سنہ ۱۸۰۵ء اور ٹشنڈروف کی چہاپی ہوئی انجیل مطبوعہ ۱۸۶۹ء اور رومن والگٹ کے ترجمہ انگریزی مین یوسف کا نام نہین ہے۔ بلکہ اُسکا باپ اور اُسکی مان لکہا ہے اور ٹروٹوپ نے یونانی انجیل کے شرح مین اُسی کی تصحیح کی ہے جس سے یوسف کا پدر مسیح ہونا تسلیم ہوتا ہے۔

امر سوم کے ثبوت و تائید مین آپنے کسی سند کو پیش نہین کیا صرف اپنے پیٹ کی بات یا دماغ کے وہم و خیال کو کافی دلیل سمجہکر اتنا کہدیا کہ یونانی زبان مین عیسائی دین پہیلانے کے لئے عیسیٰ کو بیٹے کے لقب سے ملقب کرنا پڑا ہوگا اسی لفظ ہوگا سے ناظرین کو قوت استدلال جناب کا اندازہ کرنا ہوگا۔

ایسا ہی امر چہارم کے ثبوت مین آپنے کوئی سند پیش نہین کی صرف کیٹو سیکلوپیڈیا سے منگنی کا یہہ دستور نقل کیا ہے کہ شوہر اور زوجہ مین اقرار ہو جاتا تہا کہ اِس قدر میعاد کے بعد شادی کرینگے۔ پہر اسپر ایک یہہ حاشیہ چڑہایا ہے کہ یہہ اقرار یا تو ایک باقاعدہ تحریر یا معاہدہ کے ذریعہ سے گواہون کی موجودگی مین ہوتا تہا جسطرح کہ ہم مسلمانون کے ہان نکاح خط لکہا جاتا ہے یا بغیر تحریر کے اِس طرح پر ہوتا تہا کہ مرد عورت کو گواہون کے سامنے ایک ٹکڑہ چاندی دیدیتا تہا، اور یہہ لفظ کہتا تہا کہ یہہ چاندی کا ٹکڑہ اِس امر کی کفالت مین قبول کر کہ اتنے دنون بعد تو میری زوجہ ہوجاویگی" دوسرا حاشیہ یہہ چڑہایا ہے کہ یہہ معاہدہ حقیقت مین عقد نکاح ہی تہا صرف زوجہ کا گہر مین لانا باقی رہجاتا تہا۔ اور وہ اس میعاد پر ہوتا تہا جو اِس معاہدہ مین قرار پائی تہی۔ — اسکی مثال بالکل ایسی ہے جیسیکہ مسلمانون مین فاتحہ خیر ہوتی ہے جو درحقیقت ایک شرعی نکاح ہے لیکن زوجہ فی الفور گہر مین نہین لائی جاتی یا جیسیکہ اب بہی بعض دفعہ مسلمانون مین نکاح بہ تحریر نکاح خط عمل مین آتا ہے اور

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

زوجہ کا شوہر کے گھر مین بہیجنا کسی آیندہ وقت پر ملتوی رہتا ہے۔

تیسرا حاشیہ یہہ کہ یہودیون کے ہان اِس رسم کے ادا ہونیکے بعد مرد اور عورت باہم شوہر اور زوجہ ہو جاتے تہے اور پہر بجز اسکے کہ زوجہ اپنے شوہر کے گہر رہنے کو اِس مدت کے بعد بہیجدی جاوے اور کوئی ایسی رسم جسپر جواز تزویج منحصر ہو عمل مین نہین آتی تہی یہانتک کہ اگر بعد اِس رسم کے اور قبل رخصت کرنیکے اُن دونون سے اولاد پیدا ہوتی تو وہ ناجایز اولاد تصور نہین ہوتی تہی بلکہ بے گناہ شرعی اولاد جایز متصور ہوتی تہی ۔ شاید خلاف رسم بات ہونے سے معیوب گنی جاتی ہوگی اور دونون کو ایک شرم اور خجالت کا باعث ہوتی ہوگی ۔ پہر اِس حاشیہ سوم کے ثبوت مین فرمایا ہے امر مذکور کا ثبوت کیٹو سیکلو پیڈیا سے بہی ظاہر ہوتا ہے اسمین لکہا ہے کہ جب یہہ عہدہ شادی کا یہودیون مین ہو جاتا تہا تو زن و مرد ایک دوسرے کے دیکہنے کے مجاز ہوتے تہے جسکی انکو پہلے اجازت نہین ہوتی تہی ۔ اور اسی کتاب مین لکہا ہے ایک نسبت شدہ باکرہ کے بطن سے خدا نے اپنے بیٹے کے پیدا ہونے مین یہہ حکمتین رکہی ہین ۔ اول یہہ کہ ان پر قبل از شروع اولاد ہونیکا طعنہ عاید نہ ہو ۔ دوم یہہ کہ والدین موافق یہودی شریعت کے سزا کے مستوجب نہ ہون سوم یہہ کہ یوسف کا نسب نامہ سے جنکی رشتہ دار مریم تہین مریم کا نسب نامہ ظاہر ہو جاوے چہارم یہہ کہ حضرت مسیح کا ایام طفولیت مین کوئی مربی اور سر پرست ہو ۔

اِن حواشی سے آپنے مطلب یہہ نکالا ہے کہ یوسف مریم سے اُسکے گہر جا کر حاجت روائی کراتا ہوگا اور اُسی سے مریم کو حمل ہو گیا ہوگا ۔ اور جو اُسکے برخلاف انجیل متی مین آیا ہے کہ مریم یوسف سے ہم بستر ہونیسے پہلے حاملہ پائی گئی اسی مین سے **قبل ہم بستر ہونیکا** لفظ خورد بُرد کر کے باقی مضمون کے جواب مین کہا ہے کہ متی کی انجیل مین جو یہہ لکہا ہے کہ یوسف نے جب دیکہا کہ حضرت مریم حاملہ ہین تو اُنکے چہوڑ دینے کا ارادہ کیا اور اگر یہہ بیان تسلیم کیا جاوے تو اسکا سبب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ عام رسم کے برخلاف حاملہ ہو جانے سے یوسف کو رنج و خجالت ہوئی ہوگی جسکی سبب سے ایسا خیال کیا ہوگا ۔ اِس قول مین بہی لغط ہوگی اور ہوگا یہ ناظرین کو خیال کرنا ہو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

بحث نقلی از قران

اس بحث مین آپ مدعیانہ چال نہین چلے بلکہ مجیبانہ ومعترضانہ طرز اختیار کی ہین اور اسمین بہی کذب ومغالطہ کی پوری داد دی ہے۔ مسیح کا بغیر باپکے پیدا ہونا آپنے کسی آیت قرآن سے ثابت نہین کیا بلکہ ان آیات کا جنسے مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے جواب دیا ہے اور اُس جواب مین کذب † اور ہوگا اور ہوگی اور ممکن ہے اور کیا تعجب ہے سے کام لیا ہے۔ چونکہ وہ بحث جواب استدلال اہل اسلام ہے اِسلئے قبل تفصیل اس استدلال کے اِس بحث کا نقل کرنا مناسب نہین ہے جہان اُن آیات سے استدلال کیا جاویگا وہین آپ کے جواب اور مستندات اکاذیب اور ہوگا ہوگی اور کو نقل کرکے اُسکا جواب دیا جاویگا۔ یہہ آپ کے بیان بلا ضبط وبے برہان کا خلاصہ ہے اُب اسکا جواب دیا جاتا ہے

† اس کذب کی مثال ایک یہہ بات ہی جو آپنے تفسیر ... کے صفحہ ۳۳ سطر ۸ مین فرمائی ہے کہ فرشتہ کا مریم کو لڑکے کی بشارت دینا اور اسکے جواب مین مریم کا یہہ کہنا کہ مجہے تو انسان نے ہاتہہ بہی نہین لگایا پہر میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ یہہ اُسوقت کا ذکر ہے جبکہ مریم کو کسی مرد نے نہین چہوا تہا۔ بلکہ غالباً اُن کا خطبہ بہی یوسف سے نہ ہوا تہا۔ یہہ آپکا کہنا اِسلئے کذب ہے کہ انجیل لوک باب اول نمبر ۲۶ و ۲۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت فرشتہ نے مریم کو بشارت دی تہی۔ اُسوقت یوسف کی مریم سے منگنی ہو چکی تہی۔ چنانچہ اصل عبارت انجیل کے بضمن جواب بحث نقلی از انجیل عنقریب آتی ہے۔

(**عذر**) مینے جناب مخاطب کی کلام مین بہت جگہہ کذب پایا مگر ادباً کبہی کذب کو آپ کی طرف نسبت نہ کیا۔ مگر جب وہ کذب اِس حد تک پہنچ گیا کہ اِسمین کلام الہی کا صریح مقابلہ ہونے لگا تو ناچار حمیت ایمانی نے مجہے اِس نسبت کرنے مین مجبور کیا۔ آپکے حواریون اور اتباع کو اِسپر جوش آوے تو وہ مجہے مجبور ومعذور سمجہکر معافی دین اور اِس جوش کو جناب ممدوح ہی پر نکالین اور آپ سے دریافت کرین کہ ابن یوسف کا مریم سے خطبہ ہونا آپنے کس کتاب الہامی یا کس کتاب تاریخی سے اخذ کیا ہے جسکے سبب ظاہر قرآن وانجیل لوک کا خلاف کیا۔ اگر جناب ممدوح اسکی سند مقبول بتائیگے تو ہم **علیگدہ** مین حاضر ہوکر آپ سے معافی کر آئینگے اور اگر آپ خود ہی اسکی سند بیان کرینگے تو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جواب بحث عقلی

نمبر اول کا وہی **جواب** ہے جو آپ کو سوجہا ہے اور اسکو نمبر۲ مین بیان فرمایا ہے پہر جو اسپر اعتراض کیا ہے کہ اس صورت مین چاہیے تہا کہ وہ امر واضح ہوتا اسمین کسیکو شک و شُبہ نہ رہتا۔ اس کے جواب دو ہین۔

اول (جو ظاہر قرآن پر مبنی ہے) یہہ ہے کہ بے شک مسیح ظاہر اور علانیہ طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوئے جسکو اہل ایمان و انصاف نے مان لیا اور منکرون نے اسی سبب سے حضرت مریم کو تہمت زنا متہم کیا اور صاف کہدیا ای مریم تو یہہ بہتان لائی نہ تیرا باپ بُرا تہا اور نہ تیری مان بدکار تہی (یعنی پہر تو بلا خاوند یہہ بچہ کہان سے لائی)

> یٰمریم لقد جئت شیئًا فریا یا اخت هٰرون ما کان ابوك امرء سوء وما کانت اُمّك بغیا۔ (مریم ۲۶)

اور شک و شبہ منکرون کا تو مشاہدات یقینیّہ سے بہی رفع نہین ہوتا جب منکرون نے کسی روشن نشانی کو دیکہا تو ھذا سحر مبین ہی کہا چنانچہ قرآن میں بجنسہ منقول ہے۔

جواب دوم (جو ظاہر انجیل کے تسلیم پر مبنی ہے) یہہ ہے کہ گو یہہ امر اورون پر ایک مدت تک مخفی رہا مگر حضرت مریم اور یوسف کو تو معلوم تہا اور اہل تسلیم و ایمان کے سامنے ظہور کمال قدرت الہی کے لئے صرف مریم صدیقہ کا بیان کافی ہے۔ بہت سے عجائبات و کمالات قدرت الہی ابتداء پیدائش و عالم برزخ و عالم اُخروی کی ایسی ہین جنکو اور کسی نے نہین دیکہا صرف انبیاء نے بیان کیا اور اہل ایمان نے مان لیا۔ رہے منکر سو انکا ماننا تو مشاہدات عامہ کو بہی ناممکن ہے۔

جواب نمبر۳ یہہ ہے کہ قبل وجود نبی یا نبوّت نبی بہی معجزہ کا وجود ممکن بلکہ واقعہ ہے اگرچہ اسپر معجزہ کا اطلاق اُسیوقت ہوتا ہے جبکہ دعوی نبوت وقوع مین آتا ہے۔ انجیل لوک باب اول ۴۱ حمل یحیی کا حمل مسیح کے لئے اوچہلنے کا قصہ اسپر گواہ ہے اور حدیثون مین بہت سی خوارق اس امر کے مؤید شاہد موجود ہین۔ جیسے† قبل نبوت آنحضرت صلعم کیطرف درختون کا سجدہ کرنا اور ایک پتہر کا

† دیکہو جامع ترمذی مطبوعہ مطبع احمدی میرٹہ ۱۲۸۲ھ صفحہ ۲۲۳

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آنحضرت صلعم کو سلام کرنا اور اسی قسم[+] کے اور صدہا نظایر ہین پیشین گوئی جو اہل مذہب کے نزدیک ثبوت نبوت کے لئے ایک عمدہ دلیل ہے وجود نبی سے پہلے ہی ہوتی ہے اور اسیکی معجزات سے شمار کیجاتی ہے۔ اور پیدایش مسیح مین دردزہ وغیرہ عوارض عادیہ کا پایا جانا اسکو معجزہ ہونیسے خارج نہین کرتا۔ معجزہ کے لئے یہہ شرط نہین ہے کہ اسکا کوئی امر یا متعلق عادت کے موافق نہ ہو۔ دیکھو عیسائیون کے اعتقاد مین مسیح نے پانچ جوکی روٹیون سے پانچہزار آدمیون کو سیر کر دیا۔ یا مسلمانون کے اعتقاد مین آنحضرت صلعم نے ایک روٹی سے اسی آدمیون کو سیر کر دیا۔ چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۱۲ مین صفحہ ۳۰۸ منقول ہوا تو ان مواضع مین کثرت وزیادت طعام معجزہ ہو باوجودیکہ اسکا متعلق یعنے روٹی ایک امر عادی و معمولی ہے خدا چاہتا تو روٹی کے سوا یونہی سیر کر دیتا مگر یہہ کام خلاف عادت اُس نے اسی معمولی روٹی سے لیا۔

جواب بحث نقلی انجیل

ahmadimuslim.de

اس بحث کا جواب دو طور پر ہے ایک جواب عیسائی اصول و مسلمات پر دوسرا اسلامی اور قرآنی مسلمات پر۔ عیسائی اصول و مسلمات پر جواب بہ تفصیل ذیل ہے۔

جواب امر اول و دوم بلاریب انجیل وغیرہ مین مسیح کو یوسف اور داؤد اور ابراہیم کا بیٹا کہا گیا ہے مگر ساتھ اسکے یہہ بھی انجیل مین وارد ہے کہ وہ یوسف سے ہمبستر ہونیکے پہلے روح القدس سے حاملہ پائی گئی اور وہ بکر اور کنواری حاملہ ہوئی۔ چنانچہ متی باب ۱ مین ہے (۱۸) یسوع مسیح کی پیدایش اس طرح ہوئی کہ جب اُسکی ماں مریم یوسف سے منسوب ہوئی اس سے پہلے کہ وہ ہمبستر ہوئی وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی (۱۹) اُسکے شوہر یوسف نے جو نیک مرد تھا اسکی تشہیر کرنی نہ چاہ کے

[+] دیکھو شفاء عیاض صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۲۸۷ھ جسمین بہت سے خوارق و معجزات پیدایش اور صغیر سنی آنحضرت کے نقل کئے ہین جیسے بوقت ولادت شریف بی بی آمنہ والدہ آنحضرت صلعم سے ایک نور ظاہر ہونا جس سے تمام مشرق و مغرب مین اُجالا ہو گیا تھا۔ اور ایوان کسریٰ کے گھر مین زلزلہ واقع ہونا اور فارسیون کی اگ کا بُجھہ جانا جو ہزار سال سے کبھی نہین بُجھی تھی۔ اور آپ پر بادل کا سایہ رہنا اور ایک خشک درخت کا آپکے نزول سے سرسبز ہو جانا وغیر ذالک

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

ارادہ کیا کہ اُسے چپکے سے چھوڑ دے (۲۰) وہ اندیشون مین تہا کہ یکایک خدا کے فرشتے نے خواب مین اُسپر ظاہر ہوکے کہا اَے یوسف ابن داؤد تو اپنی جورو مریم کو اپنے پاس رکہنے سے مت ڈر اِسلئے کہ اِسکا جو حمل ہے سو روح قدس سے ھے (۲۱) اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اسکا نام یسوع رکہنا کہ وہ اپنے لوگون کو گناہ سے نجات دیگا۔ (۲۲) پس اسیطرح جو کچہہ خدا نے نبی کی معرفت سے کہا تہا پورا ہوا (۲۳) کہ دیکہو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عمانوئیل رکہا جاویگا (۲۴) تب یوسف نے سو نیسے اُٹھہ کر جیسا کہ خداوند کے فرشتے نے کہا تہا کیا اور اپنی جورو کو اپنے یہان لے آیا (۲۵) پہر جب تک کہ وہ اپنا پہلا بیٹا نہ جنے اُسے نہ جانا اور اُسکا نام یسوع رکہا۔ اور انجیل **لوک** باب اول مین ہے (۲۶) چہٹے مہینے مین جبرئیل فرشتہ خدا کیطرف سے جلیل کے ایک شہر مین جسکا نام ناصرت تہا (۲۷) ایک کنواری پاس جو یوسف نام ایک مرد سے جو داؤد کے گہرانیسے تہا منسوب+ ہوئی تہی بہیجا گیا اوس کنواری کا

+ انجیل مطبوعہ بیبل سوسائٹی مرزاپور ۱۸۷۰ء [illegible] کنواری کے پاس جسکی یوسف نامی ایک مرد سے جو داؤد کے گہرانیسے تہا منگنی ہوئی تہی اور اس کنواری کا نام مریم تہا۔ یہہ وہ **عبارت** ہے جسکا ذکر و وعدہ نقل حاشیہ ص۳ مین ہوا ہے۔ یہہ عبارت صاف ناطق ہے کہ اسوقت مریم کی یوسف سے منگنی ہوچکی تھی۔ اسمین مریم اور یوسف کے اسیوقت کے حالات صفات کا ذکر ہے کہ یوسف ایسا تھا اور مریم ایسی۔ یوسف کی ایک صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ داؤد کے گہرانیسے تہا اور مریم کی تین صفتین کہ وہ کنواری تہی ۱ اور اسکا نام مریم تہا ۲۔ اور اسکی یوسف سے منگنی ہوئی ۳۔ انمین صفت اول و دوم تو بلانزاع اسیوقت کے حالات ہین جبکہ فرشتہ نے آکر مریم کو بشارت دی تہی۔ ایسی ہی صفت سوم اس وقت کی حالت ہونی چاہیے یہہ اسوقت کی حالت نہ ہوتی تو صفت اول و دوم حالات سابقہ کے ساتہہ ذکر نہ کیجاتی سیہ اس عبارت کے ظاہری معنے ہین اور جو اُسکے ظاہر کو نمانے اور اسمین یہہ تاویل کرے کہ صفت سوم پچہلے وقت کی حالت ہے تو اسپر کسی الہامی یا تاریخی کتاب سے اس امر کا ثبوت دینا واجب ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نام مریم تہا (۲۸) اُس فرشتہ نے اُس پاس آکے کہا اے پیارے سلام خداوند تیرے ساتھ تو عورتون مین مبارک ہے (۲۹) وہ اسے دیکھہ کے اسکی بات سے گھبرا سوچنے لگی کہ یہہ کیسا سلام ہے (۳۰) تب فرشتہ نے اُس سے کہا اے مریم مت ڈر کہ تو خدا کے پاس پیاری ہے (۳۱) اور دیکھہ تو حاملہ ہوگی بیٹا جنیگی اور اسکا نام یسوع رکھیگی (۳۲) وہ بزرگ ہوگا اور خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا (۳۳) اور ہمیشہ یعقوب کے گھرانے کی بادشاہی کریگا۔ اور اُسکی بادشاہت آخر نہ ہوگی (۳۴) تب مریم نے فرشتہ سے کہا مین مرد کو نہین جانتی ہون تو یہہ کیونکر ہوگا (۳۵) فرشتہ نے اُسے جواب مین کہا روح قدس تجھہ پر نازل ہوگی اور تجہپر اللہ تعالی کی قدرت کا سایہ ہوگا۔ اِسلئے وہ پاک فرزند جو تجھسے پیدا ہوگا خدا کا + بیٹا کہلائیگا (۳۶) اور دیکھہ تیرے رشتہ دار الیشع کو بہی بڑہاپے مین بیٹے کا حمل ہے اور اُسکے حمل کا جو بانجہ کہلاتی تہی چہٹا مہینا ہے (۳۷) کہ خدا کے آگے کچہہ ناممکن نہین ہے۔ اور **صحیفہ یشعیاہ باب** ورس ۱۴ مین [illegible] کنوا[illegible] بیٹا [illegible] نام عمانوئیل رکھیگی۔ ان آیات مین یہہ کہنا کہ مریم پہلے ہم بستر ہونے کے حاملہ پائی گئی اور وہ کنواری اور باکرہ حاملہ ہوئی۔ **اور** بجواب اس استبعاد مریم کے کہ میرے کیونکر بیٹا ہوگا فرشتہ کا یہہ جواب **دینا** کہ یہہ امر خدا کے آگے ناممکن نہین اور اسکی نظیر مین ایک ایسا ہی خلاف عادت امر (بانجہ کے حاملہ ہونے) کو پیش کرنا اور یہ نہ **کہنا** کہ یوسف (جو تیرا خاوند ہوچکا ہے یا آیندہ ہونے والا ہے) کے نطفہ سے لڑکا پیدا ہوگا **صاف یقین** دلاتا ہے کہ مسیح یوسف کے نطفہ سے پیدا نہین ہوا اسلئے اُن آیات کی جنمین مسیح کو یوسف و داؤد کا بیٹا کہا ہے باین طور **تاویل واجب ہے** کہ وہان بیٹے سے شرعی اور سببی بیٹا مراد ہے نسبی اور صلبی بیٹا مراد نہین ہے اور **چونکہ** یوسف بوقت پیدائش مسیح مریم کا شوہر ہوچکا تہا اور زوجہ کے بیٹے کو شوہر کا بیٹا شرعاً کہا جاسکتا ہے اسلئے مسیح کو یوسف کا بیٹا کہا گیا اور اسی نظر سے اُسکو داؤد کا بیٹا کہا گیا۔

+ جن معنی کر مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے اسکا بیان عنقریب بصفحہ (۵۴) آتا ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور† جن لوگون نے بیٹے کو حقیقی اور صلبی بیٹے کے معنی مین سمجہا اونہون نے اسکا ترجمہ تخم یا پشت یا نسل سے کیا اور غلط فہمی سے اصلی معنی مرادی کو دوسرے معنی غیر مراد سے بدل دیا۔ یہہ تبدّل و تغیر تجویز کرنا ہمارا ایسا ہے جیسا کہ آپنے ورس ۱۶ باب ا انجیل متی اور ورس ۳۳ باب ۲۔ انجیل لوک کی نسبت تجویز کیا اور کہا ہے کہ اصل نسخون مین یہان لفظ باپ تہا مگر یونانیون مین عیسائی دین پہیلانے کے خیال سے تغیر ہوا آپ کی تجویز اور ہماری تجویز مین اتنا فرق ہے کہ آپ عمداً یونانیون کی خاطر سے اسمین تغیر تجویز کرتے ہین اور ہم خطاً نافہمی مراد کے سبب تغیر تجویز کرتے ہین اور اگر ہم یہہ تاویل نہ کرین اور آیات متمسکہ جناب کو ظاہری معنی پر حمل کر کے مسیح کو یوسف کے نُطفہ سے اور حقیقۃً داؤد کی نسب یا نسل یا تخم قرار دین تو آیات انجیل متی وغیرہ کا جن سے ہمنے تمسک کیا ہے کچہہ مطلب نہین بنتا اسیواسطے آپنے بہی اِس فقرہ انجیل متی کا کہ وہ قبل ہمبستر ہونیکے حاملہ پائی گئی" کچہہ مطلب نہین بتایا بلکہ باوجودیکہ اُسکے بعد و ماقبل کو ثبوت امر چہارم کے

† ان آیات [illegible] ہونا بیان کیا گیا ہے جو آپنے انجیل متی باب ا ورس ۱۶ مین یونانی خرچ کر کے مسیح کا یوسف سے پیدا ہونا بزعم خود ثابت کیا ہے یہہ بجز اظہار یونانی دانی کے کچہہ ثمرہ نہین بخشتا۔ یونانی کون سی انجیل کے اصلی زبان ہے کہ وہ انگریزی و اُردو انجیلون کی نسبت زیادہ بہروسہ و اعتبار کے لایق ہو سکے۔ وہ بہی تو بحسب اعتراف جناب بصفحہ ۲۰ جلد ۲ تفسیر نیچری کی عبرانی انجیل کا ایک ترجمہ ہے جسکا نہ مترجم معلوم ہے کہ کون تہا اور کہان ہوا اور نہ زمانہ معلوم ہے کہ کب گذرا۔ پہر اس ترجمہ یونانی سے ہاتہہ مارنا کیا فایدہ دیتا ہے اور اگر بہر حال آپ کے نزدیک یونانی کو ترجیح ہے تو آیہ ۳۳ باب ۲۔ انجیل لوک کو کیون یونانی سے نہ لیا اُسمین ترجمہ انگریزی رومن ولگٹ وغیرہ پر اعتماد کیا اور یونانی انجیل مطبوعہ یونیورسٹی بیبل سوسائٹی کیمبرج ۱۸۷۶ع کا لحاظ نہ فرمایا جسمین بجائے لفظ باپ لفظ یوسف موجود ہے اور اگر یہان انگریزی ترجمون پر اعتماد کرنیکا کوئی خاص حکم آگیا تہا تو ترجمہ ٹشینڈارف جو ہنی اصل کو ڈکس الگزنڈرا ین الواح سنگی مطبوعہ شہر لیپزگ اور ترجمہ لیوس مورمبا مطبوعہ شہر بوسٹن امریکہ ۱۸۶۵ع اور ترجمہ جان بروُن مطبوعہ شہر اڈنبرگ اور ترجمہ اسکاٹ صاحب ۱۸۷۹ع شہر لنڈن و ترجمہ ہنری ۱۸۱۸ء دیکہہ لیا ہوتا جسمین بجائے باپ یوسف کا نام درج ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ذیل مین نقل کیا اور یوسف کے ارادہ مفارقتہ مریم کا ایک جعلی وخیالی سبب بتایا - مگر اس فقرہ متنازعہ فیہا کو خورد برد کر لیا نہ اسکو نقل کیا اور نہ اُسکا کچھہ مطلب بتایا - اِس سے بہی یقین ہوتا ہے کہ درصورت تاویل نہ کرنے آیات متمسکہ جناب کے ان آیات کا کچھہ مطلب نہین بنتا - پس لامحالہ اُن آیات کے **تاویل** واجب ہے یا ان آیات مین **کذب والحاق وتحریف لفظی** کا ماننا پڑتا ہے - اور یہہ **بات** نہ صرف عیسائیون کے برخلاف ہے بلکہ اعتقاد و **تحقیقات** جناب سے بہی **مخالف** ہے - آپنے تبین الکلام کی جلد اول صــ۶۶ـــ مین بیان اقسام تحریف مین فرمایا ہے - اول یہہ کہ کتب مقدسہ مین کچھہ لفظ یا عبارت اپنی طرف سے بڑہا دین - دوسری یہہ کہ اُن مین سے کچھہ لفظ یا عبارت گہٹا دین - تیسری یہہ کہ لفظون کو بدل دین یعنی اصل لفظ نکال کر اُسکے بدلے اور لفظ داخل کرین - پہر صفحہ ۶۷ مین فرمایا ہے ہمارے مذہب موجب (خاص ذات شریف کو مراد رکہتے ہین) پہلے تین قسمون کی تحریف کا کتب مقدسہ مین واقع ہونا ثابت نہین ہے ... بزعم خود بڑے زور شور سے اِس بات کا جواب دیا ہے اور تفسیر تحریر کے صفحہ ۴ مین فرمایا ہے مین اسبات کا قایل نہین ہون کہ یہودیون اور عیسائیون نے اپنی کتب مقدسہ مین لفظی تحریف کی ہے **اور اگر آپ اس** تحقیق سے اَب انکار کرین اور انجیل مین تحریف لفظی کے قایل ہو جائین چنانچہ مضمون انجیل متی کے نسبت آپ کا یہہ کہنا کہ اگر یہہ بیان تسلیم کیا جاوے اور نیز یہہ فرمانا کہ " وہ انجیلین حضرت عیسی کی ولادت کی نسبت ان خالص خیالات ظاہر کرنیکا ذریعہ نہین ہو سکتین " اسکی طرف مشعر ہے تو اس سے ہمارا تو کچھہ حرج نہین بلکہ بڑا فایدہ ہے اور بہت کام نکلتا ہے **مگر پہر آپ** کو اِن اناجیل سے مسیح کے تخم یوسف سے پیدا ہونے پر استدلال کرنا کب درست ہے آپ کے پاس وہ کونسا آلہ یا پیمانہ ہے جس سے انجیل متی کے مضمون (قبل ہمبستر ہونیکے حاملہ پائی گئی) مین تحریف ثابت ہوتی اور اُن آیات کا جنہین مسیح کو یوسف کے تخم سے کہا ہے تحریف سے مُبرّا و محفوظ ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو آپنے بشہادت قول پادری رچارڈ واٹسن صاحب کے کہا ہے کہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ایسا مخفی رہا کہ حواریون نے بہی نہین جانا یہہ محض **خلاف واقعہ** اور بیسے ہی کی جرأت ہے جو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حال پیدائش مسیح کا انجیل لوک و متی سے بیان ہوا ہے یہہ ستی حواری کا بیان ہے پہر یہہ کہنا کہ حواریون نے اسکو نہین جانا کیا معنی رکہتا ہے کیا متی آپکے نزدیک حواری نہین ہے یا جو کچہہ انجیل متی مین پیدائش مسیح کی نسبت بیان ہوا ہے یہہ متی کا قول نہین ہے کسی پچہلے (مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے والے) نے ازخود ملا دیا ہے۔ یہہ بات اختیار کرین تو پہر آپ پر وہی سوال وارد ہے جو در صورت تجویز تحریف لفظی وارد کیا گیا ہے ہان انجیلون کی شہادت کے رو سے اس قدر مسلم ہے کہ مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا ابتداء زمانہ پیدائش مسیح مین شہرہ عام نہ تہا صرف بعض خواص کو معلوم تہا سو اسکی وجہ یہہ ہو سکتی ہے کہ اس امر کی عام اشتہار مین مسیح اور مریم کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ تہا اگر عام یہودی اور خاصکر بادشاہ وقت (ہیرودیس) یہہ بات سُن پاتے کہ جو یوسف کی منکوحہ کو لڑکا پیدا ہوا یہہ یوسف کے تخم سے نہین ہے تو وہ حضرت مریم کو بہ تہمت بدکاری سنگسار کرتے یا حضرت عیسیٰ کو قتل کر ڈالتے۔ اسی خوف سے مریم اور یوسف نے اس امر کو مشتہر عام نہ کیا بلکہ جب نجومیون کے خبر دینے پر ہیرودیس نے مسیح کی تجسس کے لئے جاسوسون کو مقرر کیا تو یوسف عیسیٰ اور مریم کو مصر کیطرف لے بہاگا۔†

جواب امر سوم۔ آپ کا یہہ دعویٰ کہ مقدس اور بزرگ لوگون کو خدا کا بیٹا کہنا صرف یونانیون مین مروّج تہا۔ اُنہی کی تقلید سے حواریون نے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا ایسا غلط و بے بنیاد ہے جسپر سوائے ہو گا اور ہو گی دلائل متخیلہ جناب کے کوئی دلیل نہین ہے۔ جناب من مقدس اور بزرگ لوگون کو خدا کا بیٹا (بمعنی محبوب و مقرب) تو عہد عتیق مین بہت جگہہ لکہا گیا ہے تعجب ہے کہ آپ کو باوجود دعویٰ ہمہ دانی کہین نظر نہین آیا۔

یرمیاہ باب ۳۱ نمبر ۹ مین افرائیم کو خدا نے پہلوٹا بیٹا لکہا ہے **زبور ۲ نمبر ۶** مین داؤد کو خدا نے بیٹا اور اپنے تئین اسکا باپ (یعنی مربی و مہربان) زبور ۷۹ نمبر ۲۶ و ۲۷ مین خدا نے اپنے تئین داؤد کا باپ لکہا ہے۔ **خروج باب ۴ نمبر ۲۲** مین خدا نے اسرائیل کے حق مین فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹا بیٹا ہے (یعنی درجہ اول کا پیارا) اور **پیدائش** باب ۶ نمبر ۱ مین بہت لوگون

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

† دیکھو انجیل متی باب ۲ [illegible]

کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے - پھر آپ کا کہنا کہ حواریون نے یونانیون کی تقلید سے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا ہوگا باوجود دعوی ہمہ دانی کیا معنی رکھتا ہے یہان سے حضرات عیسائی ہی کچھہ فہم و انصاف سے کام لین اور غور کرین کہ جیسے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے جس سے بجز محبوب یا مقرب یا ملہم ہونیکے کچھہ مراد نہین ہوسکتا - پھر عیسائیون نے بیٹا کہنے سے مسیح کا حقیقی بیٹا ہونا کیونکر تراش کرلیا اگر بیٹے کہنے سے خدا کا حقیقی بیٹا ہونا ثابت ہوسکتا ہے تو داؤد و اسرائیل کو کیون خدا کا حقیقی بیٹا نہین مانا جاتا طرفہ یہہ کہ خود حواریون نے خدا کا بیٹا ایسے وسیع معنی مین استعمال کیا کہ اُسمین ما و شما سب کا داخل ہونا ممکن ہے - اعمال باب ۷ انمبر ۲۹ مین پولوس مقدس نے اپنے تئین خدا کی نسل کہا ہے - رومیون باب ۸ نمبر ۱۴ مین سب پیروان ہدایت روح کو خدا کا فرزند کہا ہے اور ۲ قرنتیون باب ۱ نمبر ۲ مین پولوس مقدس نے خدا کو اپنا باپ کہا ہے ایسا ہی افسیون باب ۱ نمبر ۲ مین ہے اور عبرانیون باب ۲ نمبر ۱۰ مین بہت لوگون کو خدا کا فرزند کہا گیا ہے اور یعقوب باب ۳ نمبر ۹ مین خدا کو اپنا باپ کہا ہے یوحنا باب ۳ نمبر ۲ مین خدا کو باپ اور اپنے تئین خدا کا فرزند کہا ہے - انجیل متی باب ۵ نمبر ۹ مین سب صلح کرنیوالون کو خدا کا فرزند کہا ہے با این ہمہ وسیع استعمال کے اگر حواریونکی کلام مین یا کہین عہد عتیق مین مسیح کو بھی خدا کا بیٹا کہا گیا ہے تو اس سے مسیح کی کیا خصوصیت ہے جس سے وہ خدا کا بیٹا متصور ہے - اس طرفہ پر طرہ یہہ کہ جو لوگ مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہین وہی لوگ مسیح کو خود خدا ہی کہتے ہین پر یہہ نہین سمجھتے کہ ایک شخص خود اپنا ہی بیٹا کیونکر ہوسکتا ہے -

اس چیستان کے ثبوت و بیان مین یہہ لوگ عجیب تقریرین پیش کرتے ہین اور مسیح کے خدا معبود خالق مالک قادر مطلق و لاتبدیل ہونیکے ثبوت مین عہد عتیق کے چند مقامات سے ہاتھہ مارتے ہین مگر واقع مین بجز ظن و تخمین و تحریف و تاویل کوئی سند نہین رکہتے - ہمنے انکی کتاب تفصیل الکلام کے باب ۲۳ کو (جسمین مسیح کی نسبت ان صفات کا ادعا کیا ہے اور اسپر چند مقامات بیبل کا بطور فہرست حوالہ دیا ہے) تفحص کیا تو اسکے سبھی حوالون کو محض حیلون اور تاویلون پر مبنی پایا مگر اس مقام مین اسکی تفصیل اجنبی ہے -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

جواب امر چہارم - بیان امر چہارم مین توآپنے اس دلیری اور وریادلی کے ساتھہ کذب و مغالطہ سے کام لیاہے کہ کوئی دقیقہ اسکے دقایق سے فروگذاشت نہین کیا جو کچھہ فرمایاہے اسمین دہوکادیاہے پہر آپکی دلیل سے آپکا مدعا ثابت نہین ہوتا - آپنے کیتہولک سیکلوپیڈیا کی عبارت پر مغالطہ آمیز حواشی لگاکر اُس سے کام لیاہے ورنہ اصل عبارت متمسکہ جناب مین توآپکی دعاوی کا نام ونشان نہین ہے بلکہ اسکا خلاف وابطال بوجوہ ذیل پایاجاتاہے -

(۱) اِس عبارت مین منگنی کو صرف وعدہ نکاح کہاہے اور اسکا عنوان یہہ بتایاہے کہ اتنی مُدّت کے بعد تو میری زوجہ ہوگی جسکا صاف یہہ مطلب ہے کہ اِس مدّت کے پہلے وہ زوجہ نہین ہوئی آپنے بدست آویز نکاح خطاوررفانخہ خیر معمولی مسلمانان دیارہند اِس منگنی کو دم نقد نکاح ٹہرادیاہے اور اسکا یہہ مطلب قرار دیاہے کہ تواب ہی سے میری زوجہ ہوگئی اور یہہ نہ سوچا کہ ہوگی اور ہوگئی مین صریح فرق ہے ہمارا یہہ مغالطہ اہل عقل وانصاف کے سامنے کیونکر چل سکیگا -

ahmadimuslim.de

(۲) اِس عبارت [illegible] بعد [illegible] زوجہ کا جواز بیان کیاہے چنانچہ شریعت محمدی مین بہی اُس عورت کا (جس سے کوئی نکاح کرناچاہے) دیکہنا جایز ہے - آپ نے بدست آویز ولبقیاس دستور العمل اُن عیسائیون زمانہ حال کے جوانگیجمنٹ (یعنی نسبت موکدہ) کے بعد اور شادی سے پیشتر زن منسوبہ سے مدتون بطور امتحان مباشرت کرتے ہین جواز رویت سے جواز مباشرت تراش لیاہے - اور اسپر ثبوت نسل وجواز توالد کا بہی حاشیہ چڑہادیا - اور یہہ لحاظ نکیا کہ جس عبارت سے ہم اِس دعوی پر استشہاد کر رہے ہین اسمین اِس مباشرت وجواز توالد وثبوت نسب کا ذکر کہان ہے پہر اہل عقل وانصاف کے سامنے ہمارا یہہ دہوکہ کیونکر چہپا رہیگا -

(۳) اِس عبارت مین مسیح کو نسبت شدہ باکرہ سے متولّد کہاہے آپ نے اُسکو منکوحہ موطوئہ (یعنے مباشرت کردہ شدہ) سے متولد بنادیا اور یہہ نہ سوچا کہ مباشرت کردہ شدہ عورت کو باکرہ کب کہا جاسکتاہے پہر ہمارا یہہ حیلہ وتصرف کیونکر مخفی رہیگا -

(۴) اس عبارت مین تو مریم کی منسوب ہونیکی حکمتون کو بیان کیاہے جسکا حاصل یہہ ہے کہ مریم کی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یوسف کیطرف منسوب ہوکر بلا پدر بچہ جننے مین یہہ حکمتین تہین کہ مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونے سے منکر اور اُسکے دشمن بحسب ظاہر یوسف کو مریم کا شوہر دیکھکر اُسیکا بیٹا سمجھین اور بلا پدر پیدا ہونیکی حقیقت وحقانیت سے کور چشم ہونیکے سبب مسیح پر طعنہ نہ کرین۔ اور اسکی والدہ کو زنا کی ستہانہ دین اور حقیقت شناس مومن توجان ہی لینگے اور مان ہی جائینگے کہ وہ بکر حاملہ ہوئی ہے اور بغیر باپ کے بچہ جنی ہے اور آپنے یہہ باتین یوسف کے تخم سے مسیح کی پیدائش کے حکمتین قرار دی ہین ع بہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

الحاصل اس عبارت مین منگنی کو نکاح نہین لکھا اور نہ بعد منگنی کے مباشرت کا جواز بتایا ہے اور نہ یوسف کا مریم سے ہم بستر ہونا بیان کیا ہے۔ بلکہ اِن سب باتون کا خلاف بیان کیا ہے اِسلئے اِس عبارت مین ثبوت دعوی جناب کا کہین اثر ونشان نہین ہے۔ ہان آپ کے حواشی سے آپکا مطلب نکلتا ہے مگر اُن حواشی مین صداقت وحقانیت کا شائبہ بہی نہین ہے۔

یہہ آپ کی [illegible] کتاب کیتھوسیکلوپیڈیا کی طرف مراجعت کرتے ہین اور اِس سے بڑہکر تکذیب حواشی جناب اس کتاب سے نکلتے ہین۔

ہمنے اِس کتاب کو بچشم خود دیکہا اور بزبان خود پڑہا اسمین جملہ حواشی جناب کا صریح خلاف پایا اسکی جلد سوم مطبوعہ ایڈن برگ دار السلطنت سکاٹ لنڈ کے صفحہ ۷۵ مین بعنوان میرج یعنی شادی یہہ تمہید کی ہے کہ بیان رسوم نکاح مین ضروری ہے کہ ایک زمانہ کی رسم کا دوسرے زمانہ کی رسم سے خلط ملط نہ ہو اسلئے ہم تین زمانون کی رسمین علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہین۔ اول زمانہ قبل از موسی دوسرا زمانہ شریعت ملنے سے قید بابل تک تیسرا زمانہ جلاوطنی سے آخر تک۔ پہر رسوم زمانہ اول ودوم کو بہ تفصیل بیان کیا جس کا بیان ہماری بحث ومقصود سے اجنبی ہے۔ پہر بصفحہ ۸۴ رسوم زمانہ سوم جس سے ہمسکو بحث ہے بہ تفصیل ذیل بیان کیا۔

اول عورت کو پسند کرنے اور اسکی نسبت یا منگنی کا دستور جب لڑکا لڑکی نابالغ یعنی لڑکا تیرہ سال کا اور لڑکی بارہ سال کی ہوتی انکی منگنی کا اختیار والدین کو ہوتا اور بعد بلوغ خود انکو اختیار ہوتا

MindRoasterMir　ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

ہیکل کا جلسہ اسکا عمدہ موقع سمجہا جاتا - **مشنہ** (کتاب حدیث یہود کا نام ہے) اس موقع پر یروسلم کی جوان لڑکیاں سفید لباس مستعار لیکر پہنتیں اور انگوروں کے باغوں میں سے گاتی اور رقص کرتی ہوئی گذرتیں اور کہتیں کہ اے جوان آدمی اپنی آنکھ اٹھا اور دیکھ کس کو پسند کرتا ہے اور اپنی آنکھ ظاہری خوبصورتی پر نہ لگا بلکہ صالح خاندان کو دیکھ × × × × × پس جو عورت کسیکو خوش آتی اسے پسند کرتا اور وہ یا اسکا باپ لڑکی کے باپ کو اس امر سے اطلاع دیتا تب وہ قانونًا باہم منسوب ہوتے اور اس نسبت کی شہرت کیلئے لڑکی کے گہر میں ضیافت کی جاتی (**جیوموتھہ وقدوشین** فلان فلان کتاب یہود)

اب وہ عورت میڈ سیکرڈ Mad Sacred یعنی دولہ کے لئے مخصوص و مس غیر سے مبرا و محفوظ کہلاتی - اس منگنی کی لیگل Lagal یعنی شرعی یا قانونی ہونے کیلئے† تین طرق مفصلہ ذیل سے ایک طریق عملمیں آتا - **ایک** یہ کہ مال یا مالی چیز حق منگنی لڑکی کو اور اگر وہ نابلغ ہو تو اسکے باپ کو دیا جاتا - **دوم** خط یا معاہدہ تحریری لڑکی یا اسکے باپ کو مرد دیتا - **سوم** مرد عورت دو گواہوں کے سامنے بٹروتہل Betro Thel یعنی نسبت کا کلمہ کہکر خلوت

---

† یعنی ان طرق کے عملمیں لانیسے پہر وہ شرعًا اسکی منسوبہ ہو جاتی اور وہ منگنی شرعی ہو جاتی - پہر منجملہ ان تین طرق کے طریق سوم کو بیحیائی قرار دینا اور اسکے ارتکاب پر تعزیر لگانا صاف بتاتا ہے کہ یہ امر انکی شریعت مین جایز نہ تھا اگر اسپر اسسے منگنی کا ثبوت ہو جاتا - اسکی **نظیر** اسلامی احکام مین یہ ہو کہ اگر کوئی کسیکی قیمتی چیز بلا اجازت چوری یا غصب سے تصرف مین لاوے تو اگرچہ یہ فعل اسکا شرعًا ناجایز ہے مگر اس فعل سے عوض و تاوان دلانیکا حکم ثابت ہو جاتا ہے وہ چیز بصورت نقصان و تغیر اسیکو دیجاتی ہے اور اسکی قیمت اس سے لی جاتی ہے ٭

جناب مخاطب نے یا جس نے یہ مضمون سیکلوپیڈیا سے آپ کو منتخب کر دیا ہے اس بات کو نہیں سمجہا - سیکلوپیڈیا کے اس فقرہ سے کہ ان طرق ثلثہ سے یہ منگنی شرعی ہو جاتی جواز مباشرت نکال لیا - اور یہ غور نہ کیا کہ اگر یہ طریق شرعًا جایز ہوتا تو اس کو بے حیائی کیوں کہا جاتا اور اس کا مرتکب مستوجب تعزیر کیوں ہوتا ٭

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین چلی جاتی مگر اس امر کو بے حیائی خیال کیا جاتا اور اسپر کوڑے ہی لگائی جاتی (**قد وشین** ۴ اباب) اور نسبت کیوقت یہ کلمہ سُنایا جاتا کہ دیکھہ تو شریعت موسی اور بنی اسرائیل کے مطابق فُلانے شخص کے لئے بٹہر وتہد ڈ Betrothed یعنی منسوب کی جاتی - اگرچہ منگنی ابتداء نکاح ہے اور بلا طلاق جدائی نہ ہونے مین مثل نکاح ہے تو بھی ایکچوئل Actual یعنی واقعی نکاح کے لئے بکر کو بارہ مہینے کی اور بیوہ کو ایک مہینہ کی تیاری کے لئے مہلت دی جاتی (کہتو بوتہہ ۵۷ الف)

منسوب اور منسوبہ کی ملاقات بحالت نسبت دستور مختلف شہرون کے مطابق ہوتی (**مشنہ کتہوبوتھ** ۲) جب یہ منگنی پیچھے کر رسم شادی سے ملکر بہت پختہ و سنجیدہ ہوجاتی تو اسکو ہمارے محاورہ مین انگیجمنٹ† یعنی عہد و پیمان شادی کہا جاتا × × × × ×

‡ **مضمون معاہدہ منگنی** - الف اپنی باپ ب کی رضامندی سے د لڑکی ث کو بذریعہ نکاح اور منگنی [illegible] Engagement [illegible] مطابق شرع موسیٰ و بنی اسرائیل کے اسکے بعد ایک کو دوسرے سے کوئی امر از قسم مال و اسباب مخفی نہ رکھنا چاہیئے بلکہ جایداد پر مساوی اختیار ہوگا اور دولہ کا باپ اپنی لڑکے کو عمدہ لباس پہناویگا اور اتنا روپیہ نقد دیگا اور دولہن کا باپ اپنی لڑکی کو جہیز اور زیور اتنی مالیت کا اور اثاث البیت دیگا اور دولہ کو جھالردار پوشاک جو نماز کے وقت پہنی جاتی ہے دیگا - اور نکاح انشاءاللہ تعالی فلان تاریخ فلان مقام مین دولہن کے باپ کی لاگت سے ہوگا*

اسی قسم کے اور عہد و اقرار فریقین کرتے اور فریقین سے لوگ اسمین ضامن و کفیل ہوجاتے × × ×

دوم شادی کیواسطے (**مشنہ**) مین پوری عمر اٹھارہ برس ہے × × × شادی کا دن ابتداء مین بکر کے لئے بدھ کا روز مقرر تھا اور بیوہ کے لئے جمعہ کا دن - شادی کی دعوت دولہ کے

† اگرچہ بعض انگریزون مین انگیجمنٹ کے بعد مباشرت کا معمولی رواج ہے مگر یہودیون مین یہ امر جایز نہتا دیکھو اوپر کی سطرین -

‡ یعنی بذریعہ منگنی کے بالفعل اور بذریعہ نکاح کے آیندہ جب نکاح کریگا *

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

Engagement.

گہر شام کے وقت ہوتی - اُسدن دولہ دولہن روزہ رکہتے اور اپنے گناہون کا اقرار کرتے اور انکی تقصیرات معاف ہوتین - دولہن اگر باکرہ ہوتی کہلے بال اور مرو کا ہار اپنے گلے مین پہنتی اور باجے اور گانے اور رقص کے ساتہ دولہ کے گہر لائی جاتی - اپنے رشتہ دارون اور دوستون کے ساتہ جو مُرد کا ہار پہنے ہوئی ہوتی اور کہجور کی چہڑیان ہاتہ مین لئے ہوے جس راستہ سے برات گذرتی بنی اسرائیل مرحبا کرتے × × × × × دولہ کے گہر پہنچتین تو دولہ دولہن کو ہاتہ سے پکڑکر ڈیوڑہی مین لیجاتا - اُسوقت نکاحنامہ جسکا ذکر توبۃ کی کتاب مین ہے لکہا جاتا - اُسمین اقرار ہوتا کہ بکر کے واسطے دوسو اور بیوہ کیواسطے ایک سو دینار مقرر ہی خواہ فریقین غریب ہون خواہ تونگر - اگرچہ بعد اسکے کسی خاص عہد کرو سے زیادہ کیا جاسکتا ہے - اِس وثیقہ کے لکہے جانیکے پہلے نکاح نہین ہونا چاہیئے - انقلاب زمانہ سے اس **وثیقہ کے الفاظون مین مختلف** تغیر ہوگئے ہین جو **طالمود** مین بیان ہو سوبہ ہی - چوتہے دن ہفتہ کے دن تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان پیدایش دُنیا سے الف بن ب نے اس بی بی الف سے کہا تو بموجب شرع موسیٰ اور بنی اسرائیل کے میری زوجہ ہو اور مین تیرے لئے کسب کرونگا تیری عزت کرونگا تیری پرورش کرونگا اور یہودی خاندان کے دستور کے موافق تیری حاجت روائی کرونگا جو اپنی بی بیون کے لئے کسب کرتے ہین اور اُنکی عزت اور پرورش کرتے ہین اور دیانت داری سے اُنکی ضروریات مہیا کرتے ہین اور نیز مین تجہے تیری بکارت کے سبب دوسو (۲۰۰) سوس چاندی دیتا ہون - جو کہ شرعاً تیری ملک ہو اور تیری خوراک تیرا لباس اور جو کچہ تیرے گذارہ کے موافق ہو دونگا - اور مین تیرے پاس آونگا جیسے کہ ساری دُنیا مین دستور ہی - اور اس عورت نے منظور کرلیا اور اسکی زوجہ ہوگئی - پہر اسی قسم کے قول و قرار انہین ہوتے پہر ربّی (عالم یہود) سات بار مبارک کہا دیتا اور سب لوگ مبارک کہتے

یہ **عبارت** کیتوسیکلوپیڈیا کا خلاصہ **ترجمہ** ہے جس سے بعض رسوم و حالات منگنی و نکاح کو بنظر اختصار چہوڑدیا گیا ہے - اسمین اِن الفاظ کو (جنسے مخاطب یا اُنکے اُستاذ محرر مضمون نے منگنی کو نکاح سمجہ لیا ہے) بعینہا انگریزی اور فارسی حروف مین نقل کیا گیا ہے تاکہ ناظرین اُن الفاظ مین غور کرین اور داد حق دیں

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسی غرض سے عبارت آئندہ مین جو الفاظ محل بحث و اختلاف ہیں انکو بعینہا انگریزی و فارسی حروف مین لکھا جائیگا۔ اس عبارت میں بہت سے امور و رسوم میں منگنی و نکاح کا تفارق و تباین بیان کیا ہے۔ مگر از انجملہ جنسے منگنی و نکاح مین نوعی تفارق و تباین ثابت ہوتا ہی دو امر بیان کیے ہین

اول یہ کہ منگنی مین صرف عہد و وعدہ نکاح ہوتا کہ فلان مہینے و فلاں تاریخ کرینگے۔ اور اسدن منسوب و منسوبہ باہم زوجہ ہو نگے اور نکاح میں وہم لفظ ایجاب و قبول ہو جاتا اور ازدواج بالفعل وقوع مین آتا اور اس وعدہ کا ایفا ہوتا۔ یہ امر عبارت متمسکہ جناب میں بھی پایا جاتا ہے چنانچہ بصفحہ (۴۷) اسپر تنبیہ کیا گیا ہے

امر دوم یہ کہ منگنی کے بعد منسوبین کو صرف باہمی رویت یا بدون خلوت ملاقات کا اختیار و جواز ہو جاتا خلوت یا مباشرت کا جواز نہ ہوتا بلکہ اسکا مرتکب کوڑون سے پیٹا جاتا اور نکاح کے بعد خلوت و مباشرت کا جواز ہو جاتا بلکہ یہی امر اسکی غایۃ و مقصود اصلی تھا۔ ان دونون امرین منگنی اور نکاح کا متباین و جدا ہونا صاف یقین دلاتا ہی کہ یہودی شریعت میں منگنی نکاح نہیں ہے اور اسکو فاتحہ خیر یا نکاح [illegible] مشابہت و مشابہۃ نہین ہے بلکہ وہ اس منگنی سے مشابہۃ ہی جو ہندؤن مین اور اُن کی پیروی سے بعض مسلمانون مین معمول و مروج ہے کہ لڑکی والا لڑکے کے موہنہ میں خرما وغیرہ شیرینی دیدیتا ہے یا حجام کی معرفت لڑکے کے گھر مین روپیہ نقد بھجوا دیتا ہے اور لڑکے والا لڑکی کے لیے کپڑون کا جوڑہ یا زیور یا قند بھجوا دیتا ہے اور فریقین سے کوئی لفظ لڑکی لینے دینے یا نکاح کرنے کرانے کا زبان پر نہین لایا جاتا۔

یہ عام یہودی کی رسوم و احکام منگنی کے بابت سیکلوپیڈیا کا بیان ہے جس سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہو رہا ہے کہ جو مخاطب نے کہا ہے کہ یہودی شریعت مین منگنی عین نکاح ہے اور منگنی کے بعد مباشرت جایز ہو جاتی ہے اور ان باتون مین سیکلوپیڈیا کا حوالہ دیا ہے محض کذب و صاف مغالطہ ہے۔ اب سیکلوپیڈیا سے آپ کا وہ کذب و مغالطہ ثابت کیا جاتا ہے جو خاص حضرت مریم و یوسف کی حالات منگنی و پیدایش مسیح کے باب مین سرزد ہوا ہے اور اسمین آپنے سیکلوپیڈیا کا حوالہ دیا ہے۔ اسی جلد سیکلوپیڈیا کے صفحہ ۱۲۰ مین ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مریم باکرہ

مسیح کے باب مین بڑی دو پیشین گوئیان پوری ہونیوالی تہین ایک یہ کہ وہ نرالی طور پر عورت کے تخم سے پیدا ہو۔ دوسری یہ کہ وہ داؤد کا بیٹا ہو۔ پہلے امر کے ثبوت مین مولف نے کئی کتابون کا حوالہ دیا ہے پھر لکھا ہے کہ اس امر نے بذریعہ فرشتے جبرئیل کے باکرہ مریم سے تکمیل پائی۔ دوسرے امر کا کافی ثبوت نہین دیا اور لکھا کہ مریم کا خاندان داؤد سے ہونا بیبل سے ثابت نہین علما کے قیاسات اور خارجی روایات سے ثابت ہے اور کہا کہ مسیح کو یوسف کی اولاد سے لکھنا اور اسکے ذریعہ سے مسیح کو داؤد کی اولاد قرار دینا حکایت پیدائش معجزہ کو باطل کرتا ہے اور اس سے دین عیسوی الٹ جاتا ہے۔ مولف کی اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مصنف کا اعتقاد وادعا یہی ہے کہ مسیح صرف تخم مریم سے پیدا ہوا ہے اسمین تخم یوسف کا دخل نہین ہے۔ گو مسیح کا ابن داؤد ہونا اس سے بدلیل قوی ثابت نہین ہو سکا اور صفحہ ۹۳ اس کتاب کے کہا ہے کہ زمانہ منگنی مین حضرت مریم حسب رواج یہود کے اپنی ماں باپ کے گھر رہتی اور اسکو انٹنڈڈ ہزبینڈ یعنی اپنی تجویز شدہ یا منسوب شدہ خاوند سے بلا وساطت یا شراکت تیسرے شخص کے کمیونیکیشن یعنی بات چیت لگاؤ میل نہ ہوتا۔ اس منگنی کا اثر و فایدہ اظہار اعلیٰ درجہ اُن کی تقدس بکارت کا تھا کیونکہ موسوی شریعت کی بموجب درصورت دور ہونے عصمت زن منسوبہ کے دونون (یعنی زن و زانیہ) کو سنگسار کیا جاتا۔ اور اسی جرم سے درصورت نامنسوب ہونے عورت کے مرد کو خفیف سزا دی جاتی اور عورت کی شادی کر دی جاتی ۔۔

مسیح کے بجائے باکرہ مجردہ کے باکرہ منسوبہ سے پیدا ہونے مین حکمت الٰہی کے بیان مین کئی راہین عمدہ اور زیبا بات یہ ہے کہ والدہ مسیح کی باکرہ ہونے پر کوئی گواہ ہو اور اسکا کوئی پروٹکٹر یعنی محافظ ہو اور مسیح کا فاسٹر فادر یعنی منہ بولا باپ یا پرورش کنندہ باپ ہو اور وہ ایسا شخص ہو کہ تخت داؤد کا وارث ہو تا کہ اپنی اڈوپٹڈ سن یعنی متبنّیٰ بیٹے کو حقوق اس رتبہ کے دے اور وہ تمام شخصون مین سے اور دعویدار کے دعوے کو رد کرنے کا مستحق ہو۔ اور آرجن اور اگنیشیس کے خیال مین اسکی حکمت

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

Intended husband. Communication.

یہ ہے کہ شیطان پر مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا ظاہر نہ ہو۔ مگر زیادہ سیدہا اور سادی وہی بیان اول ہے
یہ مضمون سیکلوپیڈیا کا خاص حضرت مریم اور یوسف اور مسیح کے متعلق (جو باختصار بیان ہوا) امور ذیل پر نص صریح اور تصریح قطعی ہے (۱) حضرت مریم اور یوسف منگنی کے زمانہ میں ہم بستر تو کیا بلا وساطت تیسرے شخص کے ہم مجلس و ملاقی بھی نہ ہوئے (۲) پیدایش مسیح دنیا سے نرالی صرف تخم مریم سے ہوئی ہے (۳) یوسف سے مریم کی منگنی اسلئے ہوئی ہے کہ یوسف اس بات کی شہادت دے کہ مریم بکر حاملہ ہوئی ہے پیدائش مسیح کے پہلے اُس نے اس سے صحبت نہین کی (۴) یوسف مسیح کا موُنھ بولا یا پرورش کنندہ باپ تھا حقیقی باپ نہ تھا (۵) مسیح اسکا متبنّیٰ بیٹا تھا نہ حقیقی و صلبی بیٹا (۶) یہ حکمتین جو بیان ہوئی ہین یہ مریم کے منسوب ہونیکی حکمتین ہین نہ مسیح کے تخم یوسف سے پیدا ہونے کی حکمتین۔ اس سے صاف ثابت ہوا ہے کہ جو آپنے بدست آویز کیبتو سیکلوپیڈیا کے یوسف نجار کا بحالت منگنی مریم سے ہمبستر ہونا اور اُس سے مریم کا حاملہ ہونا اور مسیح کا متولد ہونا [illegible] ہین کہین نام و نشان نہین ہے اور جو آپنے اس کتاب سے پیدایش مسیح کی حکمتون کا بیان و اظہار کیا ہے وہ بھی شُتر گربہ سے خالی نہین ہے۔ سابقاً بصفحہ ۴۷ ہمنے بطور تنزل اس نقل و بیان کو مانکر اسکا مطلب آپ کے قول کا مکذب بیان کیا تھا۔ اب بنقل اصل عبارت سیکلوپیڈیا یہ بتا دیا کہ حکمت اول و دوم آپکی حکمت عملی کا نتیجہ ہین اس کتاب مین اسکا ذکر بھی نہین ہے ✤

معلوم ہوتا ہے کہ جناب مخاطب نے اصل کتاب سیکلوپیڈیا سے ان عبارات کو نقل نہین کیا اور نہ اس کتاب کو کبھی آنکھ سے دیکھا ہے کسی حواری کے (جن سے ہم خوب واقف ہین) بیان و تقلید پر اعتماد کر کے جو کچھ اُنہون نے بتایا یا لکھ بھیجا اسکو بلا تحقیق درج تفسیر کر دیا اور اپنی فراخ نظری و راست بیانی کو خوب ظاہر کر دکھایا۔ یہ بیہودہ دری علم و معلومات جناب اس طعن بہتان کی سزا ہے جو مریم عفیفہ صدیقہ پر آپ نے جمایا ہے اور انکو یوسف نجار کا فراش ٹھہرایا بعض اکابر نے کیا اچھا کہا ہے ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان کند ✤

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پھر جو کیتھو سیکلوپیڈیا میں منگنی کے پیچھے اور نکاح سے پہلے خلوت او صحبت کو ناجایز بتایا ہے ایسا ہی کتب یہود میں موجود ہے اور اُسی پر اسوقت کے یہود کا عمل ہے - ہم نے اصل کتب یہود اور علماء یہود کیطرف رجوع کیا تو اُن کو سیکلوپیڈیا کے بیان کا مصدق پایا اور یہی مضمون اور کتب عیسائیوں میں دیکھا -

یہودیوں کی کتاب نماز مین ہے مبارک ہے تو اللہ بادشاہ عالم کا جو ہم لوگون کو مقدّس کیا اپنے فرمانوں میں اور ہمکو بتادین جو عورتین کہ حرام ہیں اور حرام کیں ہمارے لئے عورتیں منگنی والیاں اور حلال کیں ہمارے لئے عورتیں بیاہ والیاں خاص نکاحوں کے ذریعہ سے - مبارک تو اے خدا کہ مقدس کیا قوم بنی اسرائیل کو بذریعہ نکاح پاک کے +

اس مضمون کی اصل عبارت عبرانی یہ ہے

בָּרוּךְ אַתָּה ה' אֱלֹהֵינוּ מֶלֶךְ הָעוֹלָם אֲשֶׁר קִדְּשָׁנוּ
בְּמִצְוֹתָיו וְצִוָּנוּ עַל הָעֲרָיוֹת וְאָסַר לָנוּ אֶת
הָאֲרוּסוֹת ' וְהִתִּיר לָנוּ אֶת הַנְּשׂוּאוֹת לָנוּ
עַל יְדֵי חֻפָּה בְּקִדּוּשִׁין · בָּרוּךְ אַתָּה ה' מְקַדֵּשׁ
עַמּוֹ יִשְׂרָאֵל עַל יְדֵי חֻפָּה בְּקִדּוּשִׁין :

(اسکی تحریر فارسی حروف میں بطور رومن یہ ہے)

بَارُوخ اَتَّاه اَدُونَائ مِیلِخ هَاعُولَام اَشِر قِدِّشَانُو بِمِصْوُتَاو وِصِوَّانُو عَل هَعرِيُوْتْ
وِاسِرلَانُو اِتْ هَارُو سُوتْ وِهِتِّيرلَانُو هَنِّسُواُوتْ لَانُو عَل يِدِي حُوپَّا بِقِدُّشِين
بَارُوخ اَتَّاه اَدُونَائ مِيقَدِّش عَمُّو بِسْرَئِيل عَل يِدِي حُوپَّا بِقِدُّوشِين -+

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منسوبہ عورت سے قبل نکاح مباشرت سخت حرام ہے حتی کہ اسکا ذکر یہودیوں کی ادعیہ نماز روزانہ میں داخل ہے +

MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

اندنوں لاہور میں ایک جنٹلمین یہودی کا نکاح ہوا تو اسمیں اسی رسم وحکم پر عمل ہوا۔ منگنی کے پیچھے اور نکاح سے پہلے منسوب اور منسوبہ یکجا ہونے نہ پائے۔ دونوں کے پاس پہرے متعین رہے جب دور دور (کلکتہ وغیرہ) سے دس نفر یہود کو بلا کر مجمع کیا گیا اور ان کے ربی (عالم یا ملّاجی) نے نکاح پڑھا تب اُن کو اختلاط حلال ہوا۔ اسی عالم یہودی سے ہم نے یہ امر زبانی دریافت کیا تو اُس نے یہ جوابدیا کہ منگنی سے پیچھے اور نکاح سے پہلے عورت منسوبہ سے خلوت وصحبت یہودی شریعت مین ایسی حرام ہے کہ اگر اس سے اولاد ہو تو وہ اولاد حرام شمار کی جاتی ہے اور وہ عبادت گاہ میں آنے اور شامل ہونے نہیں پاتے ٭

عیسائی علمار کا بھی اس مسئلہ کی نسبت بھی خیال ومقال ہے چنانچہ ریورنڈ کلارک نے تفسیر انجیل متی کے صفحہ ۱۲ مین لکھا ہے کہ فرشتہ مریم کو جو حالت منگنی میں ہے یوسف کی جورو بتلاتا ہے یہان سے ظاہر ہے کہ جورو کا لقب منگنی کیحالت میں عورت پر جاری ہو مگر بعض بدکاروں کے دستورات پر حالت منگنی میں ہمبستر ہونا حرام کاری ہے اگرچہ مجازاً جورو ہے پر یقیناً جب ہوگی جب نکاح ہو جائیگا ٭

ahmadimuslim.de

اِن شہادات وبیانات سے صاف ثابت ہوا کہ جو کچھ اپنے ثبوت امر چہارم مین لکھا ہے کذب ومغالطہ ہے نہ عام یہودیوں مین منگنی کو نکاح سمجھ کر صرف منگنی کے بعد عورت سے ہمبستر ہو جانا جائز سمجھا جاتا اور نہ خاص حضرت مریم ویوسف کو منگنی کے بعد ہمبستری کا اتفاق ہو کر یوسف سے مسیح کا حمل ہوا۔ بلکہ یہ حمل (چنانچہ انجیل متی مین ہے) یوسف ومریم کے ہمبستر ہونیسے پہلے پایا گیا۔ اور جو آپنے اس آیۃ انجیل متی کے جواب مین لکھا ہے کہ عام رسم کے برخلاف حمل ہو جانے کے سبب یوسف نے مریم کو چھوڑنے کا ارادہ کیا ہوگا اس جواب میں آپنے مردانگی سے کام نہیں لیا مردانگی یہ تھی کہ اس آیۃ کے اس فقرہ متنازعہ فیہا کو جسمین ہمبستر ہونیسے پہلے حاملہ ہونا بیان کیا گیا ہے، نقل کرتے اور اسکا جواب دیتے۔ یہ کیا مردانگی اور بہادری ہے کہ اصل متنازعہ فیہ امر جس سے مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہوتا ہے تعرض نہیں کیا

MindRoasterMir　ahmadimuslim.de

اور ادہر اُدہر کی باتون کا اناپ شناپ جواب دیدیا اور لوگون کو یہ جتایا کہ ہمنے مسیح کا باپ سے پیدا ہونا انجیل سے ثابت کیاہے اور جس آیۃ انجیل سے لوگ بغیر باپ پیدا ہونا نکالتے ہیں اسکا بخوبی جواب دیدیا ہے یہ دلیر پادری اسی خیال پر ہیں کہ ہماری اُمۃ میں ہماری باتوں پر بے دیکھے بن سمجھے ایمان لایا جاتاہے۔ مگر افسوس یہ امر ذہن نشین جناب نہیں ہوا کہ ہماری کلام کو کوئی ہمارا مخالف دیکھیگا تو وہ اُسپر بجز ہنس دینے کے کیا کریگا ✣

بالجملہ جو کچھہ آپنے امور اربعہ کے ثبوت مین لکھا ہے اسمیں جو صحیح ہے وہ آپ کی ثبوت دعوی میں صریح نہیں اور جو صریح ہے وہ صحیح نہیں یعنی جو آپنے امر اوّل کے ثبوت مین لکھا ہے کہ (بشہادت انجیل) مسیح داؤد اور یوسف کا بیٹا ہے یہ امر صحیح ہے مگر اس معنی میں صریح نہیں ہے کہ وہ صلبی اور نسبی بیٹا ہے باقی جو کچھہ آپنے امور ثلثہ کے ثبوت مین کہا ہے اسمیں ایک لفظ صحیح نہیں جو کچھہ کہا ہے صریح کذب و صاف مغالطہ ہے اسپر اگر آپ کو کچھہ غیرت آوے یا حمیت جوش مارے تو اس آیۃ انجیل متی کا (کہ مریم قبل ہمبستر ہونے کے حاملہ پائی گئی) جواب بغیر اسکے کہ مسیح کا داؤد اور یوسف کا صلبی و نسبی بیٹا ہونا ثابت کردین اور کسی یہودی یا عیسائی کی کتاب معتبر سے ان باتون کا صحیح طور پر ثبوت دین کہ (۱) یہودی شریعت میں منگنی کے پیچھے اور نکاح سے پہلے مرد عورت کا ہمبستر ہونا جائز تھا۔ اور (۲) یوسف مریم کے گھر جاکر اس سے خلوت کیا کرتا۔ اور (۳) مریم کو اسی سے حمل ہوا تہا یہ نہو سکے تو جو کچھہ آپ نے لکھا ہے اسکو اپنے ہاتھہ سے چاک کرکے دریا بُرد کریں اور مریم عفیفہ صدیقہ پر تہمت جماع سے باز آوین ✣

بحث نقلی انجیل کا دوسرا جواب جو اسلامی اصول و مسلمات پر مبنی ہے

چونکہ قرآنی شہادت سے جسکا بیان عنقریب آتا ہے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہے کہ مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوا اسلیئے جو کچھہ پیدائش مسیح کی نسبت انجیل متے و لوک مین وارد ہے کہ "قبل ہمبستر ہونیکے حاملہ پائی گئی اور بلامس بشر بچہ جنی" وہ صحیح و درست ہے اور جو اسکے برخلاف انجیل یا اور کتب عیسائیون میں ہے کہ وہ یوسف یا داؤد کا بیٹا ہے اور ان کی پشت یا تخم یا نسل سے پیدا ہوا ہے اسکی تاویل واجب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہے اور جو امر تاویل پذیر نہ ہو اسکو یقیناً کذب شمار کرنا لازم ہے چنانچہ بہ نسبت جملہ اکاذیب یہود و نصاریٰ کے مسلمانون کا بھی اصول و اعتقاد ہے اس اجمال کی مفصل اور اس بیان کی مصدق بحث نقلی از قرآن ہے جو شروع کی جاتی ہے باللہ التوفیق ✤

بحث نقلی از قرآن

زمانہ نزول قرآن میں حضرت مسیح کی نسبت دو✝ مختلف دعوی کئے جاتے تھے عیسائیون کا دعوی یہ تھا کہ وہ خدا اور خدا کے بیٹے اور ثالث ثلثہ یعنے تیسرے خدا اور کمیٹی خدائی کے تیسرے ممبر۔ اور یہودیوں کا دعوی یہ تہا کہ وہ ناجائز طور پر پیدا ہوئے ہیں اور جس باپ کیطرف وہ منسوب تھی اسکے تخم سے نہ تھے دوسرے شخص کے تخم سے (جسکا نام جناب مخاطب نے پنڈاٹالی بتایا ہے) اوران دونوں دعاوی کا منشاء و مبنی یہی امر تھا کہ وہ بلا باپ متولد مانے اور سمجھے جاتے اور یوسف نجار کے (جو اُن کا فاسٹر فادر یعنی موتہ بولا باپ تہا) نطفہ سے ہو [illegible] ورطہ ضلالت میں ڈالا کہ جس حالت میں اُنکا کوئی انسان باپ نہین ہے تو انکی پیدائش بجز اسکے کہ خدا کو باپ مانا جاوے یا انکو خود خدا البلباس بشر کہا جاوے کیونکر ممکن ہے اور اسی امر نے یہودیون کو اس ورطہ ضلالت میں ڈالا کہ جس حالت مین بزعم عیسائیون کے یوسف انکا حقیقی باپ نہین ہے تو انکی پیدائش بجز اسکے کہ وہ (معاذ اللہ) کسی اور انسان سے ناجائز طور پر پیدا ہوئے ہون کیونکر متصور ہے۔ بالجملہ انکی نسبت بلا باپ پیدا ہونیکے اعتقاد و ادعا نے ان دونون فریق کو اس اختلاف مین ڈالا ✤

✝ اس امر کا جناب مخاطب کو بھی اعتراف ہے چنانچہ تفسیر نیچری کے صفحہ ۳۰ مین آپ نے کہا ہے جب قرآن نازل ہوا اسوقت دو فرقے مخالف موجود تھے ایک فرقہ نہایت نالایقی اور بدی سے یہ کہتا تہا کہ حضرت مسیح بطور ناجایز مولود کے پیدا ہوئے ہین دوسرا فرقہ یہ کہتا تہا کہ وہ خدا اور خدا کے بیٹے اور ثالث ثلثہ ہین ✤

MindRoasterMir

ahmadimuslim.de

اور قرآن مجید کی نسبت خدا نے یہ فرمایا ہے کہ یہ قرآن بنی اسرائیل کے اکثر اختلافی

ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون (نمل ۶۶)

امور میں فیصلہ کرتا ہے یعنی اکثر اختلافات یہود و نصاریٰ میں فیصلہ کرنا قرآن کا ایک فرض ہے،

بناءً علیہ ہمکو یہ غور کرنا لازم ہے کہ قرآن مجید نے اس مقدمہ مین دست اندازی و تعرض کیا یا نہین؟ اور کیا تو کیا فیصلہ کیا؟ اُنکے دعاوی کے نسبت کیا تجویز کیا؟ اور انکی منشاء و مبنیٰ دعوی کی نسبت کہا گیا؟ قرآن شریف سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن نے اِس مقدمہ کے فیصلہ سے تعرض کیا ان دونون فریق† کے خیالات و دعاوی کو باطل کیا اور صاف فرما دیا کہ جو مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہین وہ بھی گمراہی و غلطی پر ہین اور جو ناجایز مولود کہتے ہین وہ بھی گمراہ ہین اور قول فیصل و امر حق اِس باب مین یہ ہے کہ وہ خدا کے بندے ہین اور وہ خدا کی ایسے مخلوق ہین جیسے آدم و زمین و آسمان وغیرہ مخلوقات ہین۔

ahmadimuslim.de

اور ان کے دعاوی کے منشاء و مبنیٰ (یعنی مسیح کے بلا باپ پیدا ہونے) سے بھی تعرض کیا۔ اِس منشاء کے وجود کو توڑ نہین کیا بلکہ مسلم رکھا مگر اسکے لازمہ و نتیجہ کو جو فریقین اس سے نکالتے ہین رد کر دیا اور یہ بتا دیا کہ مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونے سے نہ انکا خدا یا فرزند خدا ہونا ثابت ہوتا ہے نہ مولود ناجایز ہونا +

دعوی یہود کا رد و ابطال بایں الفاظ فرمایا ہے کہ ہمنے یہودیوں کو اُنکے کفر کرنے

وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما

اور مریم پر بہتان باندہنے کے سبب پھٹکارا۔

اور دعوی عیسایون کا ابطال بہت تفصیل سے کئی مواقع قرآن مین فرمایا ہے۔

† اس فیصلہ کا مخاطب کو بہی اعتراف ہے چنانچہ تفسیر خیبر؟ کے صفحہ ۳ مین عبارت سابق کے متصل فرمایا ہے، قرآن مجید نے ان دونون فرقوں کے اعتقاد کو رد کر دیا اور حضرت مسیح کے مقدس اور ریاں؟ ہونے پر حضرت مریم کی عصمت و طہارت پر گواہی دی اور اِس بات کو کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے اور ثالث ثلثہ ہین جھٹلا دیا اور بتلا دیا کہ وہ مثل اور انسانون کے خدا کے بندے ہین۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سورۂ نسا مین ارشاد ہے ای اہلکتاب دین میں زیادتی نہ کرو اور خدا پر بجز حق کچھ نہ کہو مسیح

یا اھل الکتاب لاتغلوا فی دینکم ولا تقولوا
علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسی بن مریم
رسول اللہ وکلمتہ القھا الی مریم وروح
منہ فامنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا ثلثۃ
انتھوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد
سبحنہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السموت
وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا۔
لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ ولا
الملئکۃ المقربون ومن یستنکف عن عبادتہ
ویستکبر فسیحشرھم الیہ جمیعا فاما
الذین امنوا وعملوا الصلحت فیوفیھم اجورھم
ویزیدھم من فضلہ واما الذین استنکفوا
واستکبروا فیعذبھم عذابا الیما

عیسی بن مریم تو صرف رسول ہے اور خدا
کے حکم سے پیدا ہوا جو مریم کیطرف اُس نے بھیجا
اور اسکی طرف سے وہ روح ہے پس تم خدا اور رسولون
پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو تثلیث سے باز آؤ
اور خیر (یعنی توحید) کا قصد کرو اللہ تو ایک ہی ہے
وہ اس سے (بھی) پاک ہے کہ اسکا کوئی بیٹا
ہو آسمان و زمین میں جو کچھ ہے وہ خدا کی ملک و خلق
ہے اور خدا سب کے لئے کافی کارساز ہے ۔
مسیح کو خود خدا کے بندہ ہونے سے انکار نہیں ہے
اور نہ مقرب فرشتون کو جو اسکی عبادت سے انکاری
ہو اور تکبر کرے ان سب کو اکٹھا کرے گا پھر
مومنین نیک عمل کو جزا عمل دیگا اور منکرون
کو عذاب کریگا ❊

اور سورہ مائدہ میں فرمایا ہے کہ مسیح صرف رسول ہے اور اسکی ماں بڑی راستباز وہ

ما المسیح بن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ
الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلن الطعام انظر کیف
نبین لھم الایت ثم انظر انی یؤفکون (مائدہ ۱۰ع)
انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ (انعام ۱۳ع)

دونوں کھانا کھاتے تھے + دیکھ ہم اُن کے لئے
کیسی نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر دیکھ وہ کیسے
حق سے پھری جاتے ہیں اور سورۂ انعام میں
فرمایا ہے خدا کے ہاں بیٹا کیونکر ہوگا اسکی بیوی تو ہے

+ یعنی بیت الخلاء جایا کرتے تھے پھر مسیح کیونکر خدا ہو قرآن آیۃ مین بطور کنایہ اسی امر کا بیان مقصود ہے چنانچہ
ایک نامی انگریز نے اس امر کو مانا ہے اور اس سے قرآن کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف کیا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

اسی قسم کی اور بہت سی آیات ہیں جنکی بیان مین طول ہوتا ہے *

اور وجود منشاء ومبنی دعوی فریقین (یعنی مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونیکا) مسلم رکھنا اس طور پر ہوا ہے کہ قرآن میں اس سے انکار کیا اور یہ کہین نہین فرمایا کہ مسیح بلا باپ پیدا نہین ہوا یوسف نجار کے تخم سے پیدا ہوا ہے بلکہ حالات پیدائش مسیح کو ان الفاظ سے بیان کیا ہو کہ انکے ظاہر معنی سے مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

سورہ مریم میں ارشاد ہے۔ مریم کا حال کتاب مین سنا دے جب وہ گھر والون سے

واذكر في الكتب مريم اذ انتبذت من اهلها مكانا
شرقيا فاتخذت من دونهم حجابا فارسلنا
اليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا قالت اني اعوذ
بالرحمن منك ان كنت تقيا قال انما انا رسول
ربك لاهب لك غلاما زكيا قالت انى يكون لي
غلام ولم يمسسني بشر ولم اك بغيا قال
كذلك قال ربك هو علي هين ولنجعله اية
للناس ورحمة منا وكان امرا مقضيا فحملته
فانتبذت به مكانا قصيا - فاجاءها المخاض
الى جذع النخلة قالت يليتني مت قبل هذا
وكنت نسيا منسيا فناداها من تحتها الا تحزني
قد جعل ربك تحتك سريا وهزي اليك بجذع
النخلة تسقط عليك رطبا جنيا فكلي واشربي
وقري عينا فاما ترين من البشر احدا فقولي
اني نذرت للرحمن صوما فلن اكلم اليوم انسيا

ایک شرقی مکان مین کنارہ ہوی پس بنا لیا انسے
پردہ پس ہمنے اسکی طرف اپنی روح (جبرئیل) کو
بھیجا جو اسکو پورا انسان ہوکر نمایان ہوا۔ وہ
بولی مین تجھسے خدا کی پناہ مانگتی ہون اگر
تجھے خدا کا خوف ہے وہ بولا مین تو خدا کا بھیجا ہوا
(فرشتہ) ہون تجھے ایک پاک لڑکا دینے آیا ہون
وہ بولی میرے کیونکر ہوگا مجھے بشر (یعنی خاوند)
نہین چھوا اور نہ مین بدکار ہون وہ بولا خدا کی
شان یا قدرت ایسی ہی ہے۔ خدا نے فرمایا ہے یہ امر مجھ
پر آسان ہے اور مین اسکو لوگون کے لئے نشانی (قدرت)
اور اپنی رحمت بنانا چاہتا ہون اور یہ کام ہوا ہوا ہے
تب (یعنی اس کہنے کے متصل ہے) وہ حاملہ ہوئی
اور اس حملسے وہ دور مکان کنارہ ہوئی۔ پس اسکو
دردزہ نے ایک درخت خرما (خشک) کے تنے مین
پہنچایا اور اُسنے یہ کہا کاش مین اس سے پہلے مر جاتی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فأتت به قومها تحمله ط قالوا يا مريم لقد جئت شيئا فريا يا اخت هارون ما كان ابوك امرأ سوء وما كانت امك بغيا فاشارت اليه قالوا كيف نكلم من كان في المهد صبيا قال اني عبد الله آتاني الكتاب وجعلني نبيا الخ (مريم ۲۶)

اور ہولی بسہری ہوتی اسکے نیچے (کی جانب) سے جبرئیل یا مسیح نے پکارا تو غم نہ کر تیرے نیچے (کیجانب) خدا نے نہر (جاری) کردی ہے تو اس تنے کو ہلا یہ تازہ کہجورین تجہپر گرادیگا (انہیں سے) کہا اور وہ پانی) پی اور آنکہین ٹہنڈی کر۔ اگر تو کسی بشر کو دیکہے تو (اشارہ سے) کہدے کہ مینے خدا کی نذر مانی ہے آج مین انسان سے کلام نہ کرونگی۔ پس وہ لڑکے کو قوم کے پاس اُٹہالائی۔ لوگ بولے ای مریم (یہ) تو بہتان باندہ لائی ای ہارون کی بہن تیرا باپ بُرا آدمی نہ تہا اور نہ تیری ماں بدکار تہی (یعنی پہر تو یہ بچہ بیدر کیونکر لائی) اُسنے لڑکے کی طرف اشارہ کردیا وہ بولے ہم اِس سے کیونکر کلام کرینگے جو گہوارہ مین لڑکا ہے۔ وہ لڑکا خود ہی بول اُٹہا مین خدا کا بندہ ہون مجہے خدا نے کتاب دی ہے اور مجہے نبی کیا الخ۔

یہ ظاہر الفاظ قرآن کا ترجمہ ہے جنمین کسیطرح کا خلاف و کلام نہین ہے مگر ازانجملہ چار باتون مین مخاطب گو علماء اسلام کے برخلاف کلام ہے اسلئے اُن باتون کو قبل نقل کلام مخاطب مدلل کرنا مناسب سمجہا گیا ہے **اول** یہ کہ حمل اس کہنے کے متصل ہی ہوا **دوم** یہ کہ مسیح کے پیدا ہوتے ہی مریم اُسکو قوم کے پاس اُٹہالائی۔ **سوم** یہ کہ یہودیون نے اُسیوقت ان پر زنا کی تہمت لگائی۔ **چہارم** یہ کہ اُسیوقت مسیح نے انکی جوابدہی کی۔ اِن سب باتون کا ثبوت سیاق والفاظ قرآن مین پایا جاتا ہے چنانچہ تفصیل وار قلم مین آتا ہے۔

پہلی بات کے ثبوت پر حرف (ف) شاہد ہے جو آیۂ فحملتہ مین وارد ہے اور وہ محاورہ عرب مین ترتیب بلامہلت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

امام رازی نے تفسیر کبیر مین بیان مدت حمل مین چند اقوال نقل کرکے فرمایا ہے کہ ابن عباس کا یہ قول

وهو قول ابن عباس رضی ايضا كانت مدة الحمل ساعة واحدة ويمكن الاستدلال عليه من

ہے کہ حمل ایک ساعت تہا۔ پہر اسپر دو دلیلون سے استدلال کیا ہے اول دلیل پیش کی ہے کہ ان الفاظ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وجہین (الاول) قولہ تعالیٰ فحملتہ فانتبذت بہ فاجاءھا المخاض فناداھا من تحتہا والفاء للتعقیب فدلت ھذہ الفاءات علی ان کل واحد من ھذہ الاحوال حصل عقیب الاخر من غیر فصل و ذلک یوجب کون مدۃ الحمل ساعۃ واحدۃ۔ (الثانی) ان اللہ تعالیٰ قال فی وصفہ ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون فثبت ان عیسیٰ کما قال اللہ تعالیٰ لہ کن فیکون وھذا مما لا یتصور فیہ مدۃ الحمل وانما تعقل تلک المدۃ فی حق من یتولد من النطفۃ

یہ حرف ف وارد ہی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالات ایکدوسری کے بعد بلا فصل واقع ہوئی ہین دوسری دلیل کا بیان یہہ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو حضرت آدم کی مثل کہا ہی جنکو مٹی سے پیدا کیا پہر کہا ہوجا تو وہ ہوگیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ بھی آدم کی طرح کن فیکون سے پیدا ہوئی ہین جسمین معمولی مدت حمل متصور نہین۔

دوسری بات کے ثبوت پر بہی یہی ف دلیل ہے کیونکہ اسکا شروع وبیان بہی اسی ف سی بلفظ فاتت بہ قومہا تحملہ ہوا ہے [illegible] ہے اور عادتاً چھوٹے بچون کو ہی اوٹہایا جاتا ہے بڑی عمر کے جوان لوگون کو بلا عذر بیماری وغیرہ کے کوئی اُٹہا کر نہین لاتا اسی نظر سے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ وہ اُسیوقت انکو اٹہا لائی اور اسیوقت یہودیون نے تہمت لگائی تفسیر درمنثور مین بروایت حاکم وبیہقی کے ابن عباس وابن مسعود سے نقل ہے کہ جب مریم

عن ابن عباس وابن مسعود فلما ولدتہ ذھب الشیطان فاخبر بنی اسرائیل ان مریم ولدت فلما ارادوھا علی الکلام اشارت الی عیسیٰ فتکلم فقال انی عبد اللہ اتانی الکتاب (درمنثور مختصرا)

واخرج عبد بن حمید عن عمرو بن میمون قال ان مریم لما ولدت اتت بہ قومہا فاخذوا الحجارۃ

نے حضرت عیسیٰ کو جنا تو شیطان نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ مریم نے بچہ جنا ہے جب اُنہون نے حضرت مریم سے بات چیت کی تو انہون نے حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت عیسیٰ نے یہہ بات کہی کہ مین خدا کا بندہ ہون تا آخر۔ اور بروایت عبد بن حمید عمرو بن میمون سے نقل کیا ہی کہ جب مریم ع نے بچہ جنا تو اسکو قوم کے پاس اُٹہا لائی وہ اُسکو پتھر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یبر موھا فاشارت الیہ فکلم فتی گوھا (در منثور) مارنے لگے مریم نے حضرت عیسی کیطرف اشارہ کیا وہ بولے تو انہون نے اسی چھوڑا - ایسا ہی عامہ تفاسیر مروجہ **بیضاوی - معالم** - کبیر وغیرہ مین بیان کیا ہے کہ مریم کا مسیح کو اٹھالانا اسی زمانہ پیدائش مین ہوا ہی - اور جو ان کتب مین چالیس دن نفاس کے گزر جانے کے بعد اٹھالانیکی روایت نقل کی ہے وہ ہماری مدعا کے منافی نہین اسکا بیان بضمن جواب ابحاث مخاطب عنقریب آتا ہی -

تیسری بات کا ثبوت بہی قرآن کے الفاظ و سیاق مین موجود ہے کہ مریم مسیح کو قوم کے پاس اٹھالائی تو انہون نے مریم سے کہا کہ تیرا باپ برا تہا اور نہ تیری مان بدکار تھی تو نے ایسا کام کیا - **لفظ فری** جو اس موقع پر بولا گیا ہے جیسا کہ مختلق و مفتری کے مستعمل مین ہوتا ہی ویسا ہی امر عظیم و عجیب کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے (چنانچہ قاموس مین دونون معنی بیان کئے ہین) مگر جبکہ اسکی تائید مین مریم کے مان باپ کا زانی و بدکار نہونا بیان کیا گیا ہے اور مریم علیہا السلام پر ارتکاب خلاف سیرت والدین کا الزام قایم [illegible] سے وہی معنی اول مختلق و مفتری کے مراد ہین اور اس سے یہودیون کی غرض تہمت و بہتان مریم علیہا السلام ہی جسکو خدا تعالی آیہ علی مریم بہتانا مین حکایت فرماتا ہے ؎

اسکی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے کسی لڑکے کو جسکی مان باپ چور نہون کہا جاتا ہے کہ تیری مان باپ تو چور نہ تھے تو نے یہ کیا کام کیا تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ تو نے چوری کیون کی یا کسی ظالم لڑائی کرنیوالے کو کہا جاتا ہے کہ تیری مان باپ تو لڑاکے نہ تھے تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ تو نے لڑائی کہان سے سیکھی و علی ہذا القیاس -

اسی سیاق و الفاظ کے لحاظ سے مفسرین اسلام نے اس آیہ کی تفسیر مین وہی کہا ہی جو ہمنے بیان کیا ہے

یروی انهم لما راوھا ومعها عیسی قالوا لقد جئت شیئا فریا و یحتمل ان یکون المراد شیئا عجیبا و یحتمل ان یکون مرادهم شیئا عظیما منکرا

امام رازی تفسیر کبیر مین فری کے معنی امر منکر قرار دیکر اسکی ثبوت مین اسی قول ما بعد کو کہ تیرا باپ برا نہ تھا اور نہ تیری مان

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر سوم — جلد چہارم

بابت ربیع الثانی ۱۲۹۸ھ مطابق مارچ ۱۸۸۱ء

وهذا أظهر لقولهم بعده يا أخت هارون ما كان أبوك الخ — (كبير صفحہ ۷۵۵ جلد ۵)

بدکار ہی پیش کیا ہے۔

اور اس امر منکر سے زنا مراد ہونا اور اس اتہام کا اسیوقت مین پایا جانا آپ نے سورہ (نساء) کی تفسیر مین بیان کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ انہون نے

نسبوا مريم الى الزنا فالمراد بقوله وبكفرهم هو انكارهم قدرة الله تعالى وبقوله وقولهم على مريم بهتانا عظيما نسبتهم اياها الى الزنا وانما صار هذا الطعن بهتانا عظيما لانه ظهر عند ولادة عيسى عليه السلام من الكرامات والمعجزات ما دل على براءتها [illegible] اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا ونحو كلام عيسى عليه السلام حال كونه طفلا منفصلا عن امه فان كل ذلك دلائل قاطعة على براءة مريم عليها السلام من كل ريبة فلا جرم وصف الله تعالى طعن اليهود فيها بانه بهتان عظيم

ما كان ابوك امرء سوء قال ابن عباس رضی اللہ عنہ ما كان ابوك زانيا وما كانت امك بغيا اي زانية فمن اين لك هذا الولد

ما كان ابوك امرء سوء وما كانت امك بغيا زانية حتى نقول انك تابعت في تلك الفاحشة احد ابويك (جامع البيان)

مریم کو زنا کی طرف منسوب کیا اُنکی کفر سے مراد انکار قدرت خدا ہے اور بہتان سے مراد مریم کا زنا کی طرف منسوب کرنا۔ یہہ طعن بہتان عظیم اسلیے ہوا کہ ولادت مسیح کے وقت کرامات و معجزات اسقدر ظاہر ہوئی تھی کہ اس سے مریم کا ہر عیب سے پاک ہونا معلوم ہو [illegible] کا خرما گرانا اور مسیح کا بچپن مین کلام کرنا۔ یہ مریم کے ہر عیب سے براءت پر قطعی دلائل ہین اسلیے خدا نے یہود کے اس طعن کو بہتان عظیم کہا۔

اور تفسیر معالم مین ہے ابن عباس نے معنی آیہ مین فرمایا تیرا باپ زانی نہ تہا اور تیری مان زانیہ نہ تہی پھر تجہے بچہ کہان سے ہوا۔

اور جامع البیان مین ہے تیرا باپ بدکار نہ تہا تیری مان زانیہ نہ تہی تاکہ ہم کہین کہ تو اس کام مین والدین مین سے کسی کی تابع ہوئی۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

مطبوع ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب

چوتھی بات کی ثبوت پر بھی سیاق و الفاظ قران کی شہادت موجود ہے طعن یہودیون کے جواب مین مریم علیہا السلام کا مسیح کیطرف اشارہ کرنا اور اسکے جواب مین انکا یہ کہنا کہ ہم لڑکے سے کیونکر بات کرین اُسے حرف (ف) سے شروع کیا گیا ہے۔ اسی سیاق کی دست آویز سے مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ مکالمہ مسیح کا اسی موقع پر ہوا ہے۔

تفسیر کبیر مین ہے جب یہودیون نے مریم علیہا السلام کے زجر و ملامت مین مبالغہ کیا تو وہ چپ ہو رہین اور مسیح کی طرف اشارہ کیا یعنی تمہاری بات کا یہی لڑکا جواب دیگا۔ تب وہ سخت خفا ہوئی اور بولے یہ اسکا ہم سے ہنسی کرنا اسکی زنا سے بدتر ہے مسیح نے جب یہ بات سُنی تو دودھ پینا چھوڑ دیا اور انکی طرف متوجہ ہوا اور ان سے ہمکلام ہوا۔ کہتے ہین کہ اسوقت سے پیچھے پھر وہ کبھی نہین بولا ۔ یہانتک کہ اُس عمر کو پہنچا جسمین بچے بولنے لگتے ہین۔ اور لفظ کان اس مقام مین بمعنی حصل و وجد ہے یعنی موجود ہوا اور پایا گیا۔

انهم لما بالغوا في توبيخها سكتت واشارت اليه اي عيسى عليه السلام اي هو الذي يجيبكم اذا نطقتم وعن السدي لما اشارت اليه غضبوا غضبا شديدا قالوا لسخريتها بنا اشد من زناها وروي انه كان يرضع فلما سمع ذلك ترك الرضاع واقبل عليهم بوجهه واتكأ على يساره واشار بسبابته وقيل كلمهم بذلك ثم لم يتكلم حتى بلغ مبلغا يتكلم فيه الصبيان قوله كيف نكلم من كان في المهد صبيا اي حصل فكان ههنا بمعنى حصل ووجد۔

(تفسیر کبیر ص۵۲۹) جلد ۵

تفسیر معالم مین ہے ابن عباس نے فرمایا ہے جبکہ مریم کے پاس کوئی دلیل نہ تھی تو اُس نے مسیح کی طرف اشارہ کیا تاکہ اُسکا کلام مریم کے لئے سند ہو جاے اسی تفسیر مین ہے کہ جب مریم نے مسیح کیطرف اشارہ کیا تو اُنہون نے کہا کہ باوجود اس فعل کے ہمسے ہنسی کرتی ہے ہم ایسے شخص سے کیونکر کلام کرین جو گہوارہ مین لڑکا ہے اس گہوارہ سے

لما لم تكن لها حجة اشارت اليه ليكون كلامه حجة لها وفي القصة لما اشارت غضب القوم وقالوا مع ما فعلت تسخرين بنا ثم قالوا كيف نكلم من كان في المهد صبيا اي من هو في المهد وهو حجرها وقيل هو المهد بعينه وكان بمعنى هو قال

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ابو عبیدۃ کان صلۃ ای کیف نکلم صبیًّا فی المھد وقد یجیٔ کان حشو فی الکلام لامعنی لہ کقولہ ھل کنت الا بشرا رسولا ای ھل انا فلما سمع عیسی کلامھم ترک الرضاع واقبل علیھم وجعل یشیر بیمینہ قال انی عبد اللہ الخ۔

ماں کی گود مراد ہے یا بعینہ گہوارہ اور یہاں لفظ کان بمعنے ہو ہے ابو عبیدہ (امام علم لغۃ) نے کہا لفظ کان یہاں زاید ہے اور کان کلام میں زاید آیا کرتا ہے جیسے اس آیۃ میں (ھل کنت الا بشرا رسولا ای ہل انا) یعنی میں صرف بشر رسول ہوں۔ جب حضرت عیسی نے انکی بات سُنی تو دودہ پینا چھوڑ دیا اور ان پر متوجہ ہوا اور کہا میں خدا کا بندہ ہوں الخ۔

اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے مریم نے عیسی کیطرف اشارہ کیا کہ اس سے کلام کرو تاکہ تمہیں جواب دے وہ بولے ہم ایسے شخص سے کیونکر کلام کریں جو [illegible] ہوا ہی نہیں [illegible] ایسا کوئی لڑکا نہیں ہوا جس سے دانا مخاطب ہوا ہو لفظ کان اس آیۃ میں زاید ہے یا تامہ ہے (بمعنی موجود ہوا پایا گیا) یا دایمہ ہے جیسے اس آیۃ میں وکان اللہ علیما حکیما یا بمعنی صار ہے یعنی ہو گیا

فاشارت الیہ ای الی عیسی علیہ السلام ای کلموہ لیجیبکم قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیًّا ولم یعھد صبی فی المھد کلمہ عاقل۔ وکان زایدۃ او تامۃ او دائمۃ کقولہ تعالی وکان اللہ علیما حکیما او بمعنی صار (بیضاوی)

اس بیان کی تصدیق و تائید میں ایک حدیث صحیح صریح وارد ہے۔ جسکا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے تین شخصوں نے گہوارہ میں کلام کیا ہے (۱) حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام (۲) وہ لڑکا جسکو لوگوں نے ناحق جریج زاہد بنی اسرائیل کا لڑکا کہا تہا (۳) ایک عورت بنی اسرائیل کا لڑکا۔

عن النبی صلعم قال لم یتکلم فی المھد الا ثلثۃ عیسی وکان فی بنی اسرائیل رجل یقال لہ جریج الخ صحیح البخاری کتاب الانبیاء ص ۴۸۹ وغیرہ

شاید عیسائی یا انکی تقلید سے جناب مخاطب یہ بحث کریں کہ مسیح کا مہد میں کلام کرنا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انجیل مین مذکور نہین ہے اور نہ عیسائیون مین مشتہر ہے اگر یہ امر واقع ہوتا تو مسیح کے ماننے والون مین جنہون نے انکو خدا بنا دیا کیون مشہور نہ ہوتا اسکا

جواب تفسیر نیشاپوری مین یہ دیا ہے کہ اس موقع پر حاضرین کم تھے جنسے اخفا بعید نہ تھا اور اگر وہ اسکو ذکر بھی کرتے تو اُن کے مخالف (اکثر یہود) انکو جھٹلاتے اور مریم پر بہتان لگاتے اسلیے وہ چپ رہے پھر یہا مروی ہوا کہ پھر لوگون پر مخفی رہا یہانتک کہ قرآن نے

وکان الحاضرون جمع قلیل ولا یبعد فی مثلہم التواطؤ علی الاخفاء وبتقدیر ان یذکروا ذلک فان غیرہم کانوا یکذبونہم فی ذلک وینسبونہم الی البہت فہم ایضا قد سکتوا لہذہ العلۃ فعند ذلک اشتبہ الامر مکتوما الی ان نطق القرآن بذلک (تفسیر نیشاپوری)

مین کہتا ہون اس جواب کی تائید خود انجیل مین موجود ہے جسکا بیان صفحہ ۵۷ مین ہوچکا ہے اب اہل ایمان و انصاف کو یہ سوچنا بکار ہے کہ ایسی حالت مین عیسائیون کا اس امر سے ساکت رہنا لائق اعتماد و احتجاج ہے یا خدا اور رسول کا بیان کرنا ان چارون باتون کی بحث و بیان سے ثابت ہوتا کہ جو کچھ ہمنے سورہ مریم سے بیان کیا ہے یہ ظاہر معنی الفاظ قرآن و فرقان ہے جس سے بخوبی ثابت ہے کہ خدا تعالی نے مبنی و منشاء دعوی فریقین کے وجود کو قرآن مین تسلیم کر لیا ہے ہان جو اس سے فریقین نے نتیجہ نکالا ہے اس کو رد کیا ہے جسکا بیان معروض ذیل ہے -

نتیجہ مخترعہ فریقین (جو بلا پدر پیدائش مسیح سے فریقین نے نکالا ہے) کا **ابطال** و رد خدا تعالی نے اس بیان سے فرمایا ہے کہ بلا پدر پیدا ہونا نہ اس بات کا مثبت ہے کہ مسیح خدا یا فرزند خدا ہو اور نہ اس امر کا مثبت و مستلزم کہ معاذ اللہ وہ ناجایز طور پر پیدا ہوا ہو - یہ شبہ تب ہو جبکہ خدا تعالی کی قدرت ظاہری اسباب مین منحصر و محدود ہو - وہ بلا پدر فرزند پیدا نکر سکے یا بلا اصل و مادہ سابق کوئی چیز وجود مین نہ لاسکے - اُس نے آدم کو مادر و پدر دونون کے سوا پیدا کیا اور آسمان و زمین کو نیست سے ہست ایجاد کیا پھر بلا پدر فرزند پیدا کرنا اسپر کیا مشکل ہے اور اگر بلا پدر[*] پیدا ہونے سے خدا ہونا لازم آتا ہے

---

* اس تقریر ابطال نتیجہ عیسائیون کو جناب مخاطب نے بھی تسلیم کیا ہے - اور اسکا مطلب اس تقریر سے ادا فرمایا ہے اگر بالفرض تم بوجہ بن باپ پیدا ہونیکے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا مانتے ہو تو حضرت آدم کو جو بن مان باپ کے پیدا ہوئے ہیں بدرجہ اولی خدا کا بیٹا ماننا چاہئیے اور جب تم حضرت آدم کو خدا کا بیٹا نہین مانتے تو حضرت عیسی کو صرف بن باپ کے پیدا ہونے سے کیون خدا کا بیٹا مانتے ہو -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تو عیسائیون مین آدم کو جسکی باپ کے ساتھ مان بھی نہی کیون خدا نہین مانا جاتا۔ اس بیان با برہان کو خدا تعالی نے ان مختصر الفاظ سے ادا کیا ہے کہ عیسیٰ کے مثل خدا کے نزدیک ایسی

ان مثل عیسے عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون (آل عمران ع ۶) بدیع السموات والارض انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ (انعام ع ۱۲)

ہے جیسے آدم جسکو خدا نے مٹی سے بنایا پھر اسکو کہا تو انسان ہوجا پھر وہ انسان ہوگیا۔ اور فرمایا وہ اللہ آسمان و زمین کا نئے سرے پیدا کرنیوالا ہے اسے بیٹا کیونکر ہوسکتا ہے اُسکی بیوی تو ہے ہی نہین

تفسیر مظہری معالم۔ کبیر وغیرہ مین آیۃ اول کی تفسیر مین کہا ہے کہ یہ آیتہ وفد نصاری نجران

نزلت الآیۃ فی وفد نجران لما قالوا لرسول اللہ مالک تشتم صاحبنا قال ما اقول قالوا تقول انہ عبد قال اجل ھو عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاہا الی العذراء البتول فغضبوا وقالوا ھل رأیت انسانا قط من غیر اب فانزل اللہ تعالی لالزامھم وافحامھم ھذہ الآیۃ۔

کی شان مین نازل ہوئی جو آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور آنحضرت صلعم کو خدا کا بندہ کہنے پر آشفتہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے ایسا ہی کوئی انسان دیکھا ہے جو بغیر باپ پیدا ہوا ہو جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ahmadimuslim.de

اسی بیان خداوندی کے موافق حضرت مریم نے فرمایا ہے۔ تفسیر کبیر و نیشاپوری مین نقل ہے کہ جب یوسف نے مریم کو حاملہ پایا تو اسکو شک ہوا اور اس نے مریم سے پوچھا کہ بلا تخم بھی کبھی کھیتی ہوتی ہے اور بلا پدر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ مریم نے جواب دیا کہ ہان ایسا ہوسکتا ہے پہلے زراعت خدا نے کس تخم سے پیدا کی۔ تخم اسی زراعت سے ہوا ہے نہ وہ زراعت کسی تخم سے۔ اور آدم اور حوا کہان سے پیدا ہوئے ان کے تو مان و باپ دونون نہ تھے۔ تب یوسف کا شک رفع ہوا۔

بالجملہ خدا تعالی نے نتیجہ فریقین اور انکی دعاوی کے مبنی کو مسلم رکھکر اس نتیجہ کو بدست آویز قدرت کاملہ اور بذکر بعض تمثیلات رد کردیا اور دونون فریق کے خیال کو باطل کر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حق فرمایا کہ مسیح نہ خدا ہے نہ خدا کا فرزند اور نہ مولود نا جائز بلکہ وہ خدا کے بندی ہین جو محض قدرت کاملہ سے بلاپدر پیدا ہوئے ہین *

یہہ اہل اسلام کا اس باب مین قرآن سے استدلال ہے اب خلاصہ **کلام مخاطب** جو اس استدلال کے مقابلہ وجواب مین آپ سی سرزد ہوا ہے نقل کیا جاتا ہے پہر اُسکے ذیل مین اسکا جواب قلم مین آتا ہے – آپ نی اس استدلال کے اس جزو پر (کہ خدا تعالی نے وجود مبنی ومنشاء دعاوی فریقین یعنی مسیح کے بلاپدر پیدا ہونیکو مان لیا ہے) نکتہ چینی کی ہے – اور جو ہمنے اس جزو کے ثبوت مین سورہ مریم سے چار باتین نقل کی ہین انمین آپنے بحث کی ہے **پہلی بات** (یعنی بشارت فرشتہ کی متصل حمل ہونے) مین آپ نے یہ **بحث** کی ہے کہ حرف ف جو فحملتہ پر ہے یہ لازم نہین آتا کہ بمجرد اس گفتگو کے حضرت مریم حاملہ ہوگئی تھین بلکہ پایا جاتا ہے کہ اس گفتگو کے بعد ہین وہ حاملہ ہوئین جس وقت کہ یہ گفتگو ہوئی بلاشبہ حضرت مریم کو کسی بشر نے نہین چھوا تہا لیکن اسکے بعد اسکا خطبہ یوسف سی ہوا اور وہ حسب قانون فطرت یوسف سی حاملہ ہوئی تہین یہ صفحہ ۳۶ تفسیر مین آپکے الفاظ ہین اور صفحہ ۳۶ مین آپنے فرمایا ہے کہ یہ بشارت رویا (یعنی خواب) کا واقعہ ہے – اور سینٹ متی کی انجیل سی بھی ایسا ہی مستنبط ہوتا ہے کیونکہ بموجب اس انجیل کے یوسف کو بہی اس حمل کی خبر خواب مین بذریعہ فرشتہ دی گئی تہی" – اور بصفحہ ۳۳ فرمایا کہ جس زمانہ مین بشارت ہوئی اس زمانہ مین بلاشبہ حضرت مریم کو کسی مرد نے نہین چھوا تہا بلکہ غالبا انکا خطبہ بہی یوسف سی نہین ہوا تہا مگر اُس سی یہ لازم نہین آتا کہ اسکے بعد بہی یہ امر واقعہ نہین ہوا –

اس بحث کا جواب یہہ ہی کہ حمل کا بشارت کے متصل واقع ہونا ایسا لازم ہے کہ یہہ امر ف کے مفہوم مین داخل ہے چنانچہ ہمنے اسکی تائید وشہادت مین تفسیر کبیر کی عبارت نقل کردی ہے آپکو اسمین نزاع تھی تو اسکے خلاف مین کسی کتاب نحو یا معانی یا تفسیر کی عبارت نقل کردی ہوتی شاید آپنے اسکو دلیل سمجہا ہے جو بصفحہ ۳۵ بیان کیا ہے کہ دردزہ (جسپر آیتہ فاجاءها المخاض مین ف وارد ہے) حاملہ ہونیکے متصل واقعہ نہین ہوا – کیونکہ بشہادت انجیل لوک پوری مدت حمل کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بعد مسیح کا تولد ہوا ہے اور تفسیر کبیر مین مدت حمل کے سات یا آٹھہ یا نو مہینے بیان ہوئی ہے اور اگر ف سے ہر جگہہ اتصال زمانی مستنبط ہوتا تو اس جگہہ ف کو نہ لایا جاتا۔

مگر اس دلیل سے ف کا اتصال باطل نہین ہوتا۔ اوّلاً اِسلئے کہ جو پوری مدت حمل کا انجیل مین ذکر ہے وہ ظاہر قرآن کے مقابلہ مین اہل اسلام کے نزدیک لایق اعتبار نہین ہے، اور تفسیر کبیر مین اگرچہ روایات مدت حمل سات۔ آٹھ۔ نو مہینے کو بعض علماء سے نقل کیا ہے مگر مصنف کے نزدیک مختار و مرجح مدت حمل ایکساعت ہی چنانچہ بصفحہ (۵۸) تفسیر کبیر سے منقول ہو چکا ہے

ثانیاً اِسلئے کہ اگر مدت حمل نو مہینے ہی مان لئے جاوین تو بھی دروزہ کا حمل کے متصل واقع ہونا باطل نہین ہوتا۔ اتصال کے یہ معنی نہین ہین کہ دو امر متصل مین مطلق تاخیر و تراخی نہ ہو بلکہ اسکے معنی یہ ہین کہ ان دونون مین کسی امر اجنبی کا حلول و تخلل نہ ہو پس اگر نو مہینے چھوڑ نو برس بھی حمل رہتا اور پھر [illegible] ہوا ہے۔ مگر اِس بات کے سمجھنے کو یوروپین ذہن و معلومات کافی نہین ہے۔ مشرقی علوم و خیال سے مناسبت ضروری ہے سو یہان کہان۔

اور جو ارشاد ہوا کہ جسوقت یہ بشارت ہوئی تھی اُسوقت مریم کی یوسف سے منگنی بھی نہوئی تھی یہ محض مغالطہ ہی جسکا بیان بصفحہ (۱۴) ہو چکا ہے ایسا ہی آپکا یہ کہنا کہ وہ بشارت خواب مین ہوئی تھی مغالطہ ہے لفظ رویا یا خواب اس موقعہ پر نہ قرآن مین ہے نہ انجیل مین ہان یوسف کے پاس فرشتہ کا خواب مین ظاہر ہو کر حمل کی خبر دینا مذکور ہے اِس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ مریم کے پاس بھی وہ خواب ہی مین آیا ہو *

ایسا ہی آپکا یہ کہنا کہ اسوقت کے قول مریم سے کہ مجھے کسی بشر نے مس نہین کیا یہ لازم نہین آتا کہ اسکے بعد بھی یہ امر واقع نہین ہوا مغالطہ ہے اگرچہ صرف اس قول مریم سے یہ امر لازم نہین آتا مگر اسکے بعد مس بشر کے وقوع کو ذکر نہ کرنے اور اس سے ساکت رہنے سے تو یقیناً لازم

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہے کہ اسکے بعد ہی یوسف نے مریم کو مس نہین کیا اگر پیچھے کر مس واقع ہوتا تو اس موقعہ بیان پر ضرور اسکو ذکر کیا جاتا اور جبکہ باوجود ضرورت بیان اس سے سکوت ہوا ہی تو بحکم السکوت فی معرض البیان بیان مس بشر کا واقعہ نہونا عین بیان و منطوق قرآن ٹھہرا۔ اسکی مثال یہ ہی کہ زید کہتا ہے مینے چوری نہین کی عمرو اسکی شہادت دیتا ہے کہ ہان زید نے چوری نہین کی اور اس سے زیادہ عمرو نے کوئی بات نہین کہی۔ اس شہادت عمرو سے ہر کسیکو (جو عمرو کو سچا اور عاقل سمجھتا ہے) یقین حاصل ہوتا ہے کہ زید چوری سے بری ہے۔ اسمین اگر کوئی تجویز کرے کہ اس شہادت سے فلان تاریخ تک زید کا چوری نہ کرنا مراد ہے۔ اور اسی تاریخ کی نظر سے عمرو نے یہ شہادت دی ہی اس سے ہمیشہ کے لئے چوری نہ کرنا لازم نہین آتا تو اسکی یہ تجویز عمرو کی بے دیانتی یا حماقت کی مثبت ہے اور اس امر کی متضمن ہے کہ عمرو نے صرف اس تاریخ تک زید کے چوری نہ کرنے کو شہادت مین پیش کر دیا ہے اور جو اس تاریخ سے پیچھے اس سے چوری واقع ہوئی تھی اسکے بیان سے باوجود ضرورت سکوت اختیار کیا [illegible]

ایسا ہی بعینہ امر متنازعہ فیہ کا حال ہے۔ عیسائیون کا انجیل لوک وہتی مین یہ دعوی تھا کہ جب فرشتہ نے مریم کو فرزند کا مژدہ دیا تو مریم نے تعجب کرکے کہا کہ میرے بیٹا کیونکر ہوگا میں مرد کو نہین جانا فرشتہ نے جواب مین کہا کہ یہ خدا کے آگے ناممکن نہین ہے اور قبل ہمبستر ہونے شوہر کے اسکو حمل ہوگیا۔ خدا تعالی نے اس دعوی کی پوری شہادت دی۔ اور اس بیان انجیل کے لفظ بلفظ تصدیق کر دی اور باوجود عادت مخالفت اہل کتاب کے اس امر مین انکی مخالفت نہین کی۔ نہ یہ فرمایا کہ یوسف نے مریم کو فلان وقت مس کیا اور نہ یہ فرمایا کہ حمل یوسف سے ہوا پس اس شہادت قرآن کی نسبت جناب مخاطب کا یہ کہنا کہ اسمین پہلے وقت کی حکایت ہے اور اسی وقت کی نظر سے یہ شہادت دی گئی ہے اور جو اسکے بعد یوسف نے مریم کو مس کیا تھا اسکو خدا نے قرآن مین ذکر نہین کیا بعینہ وہی تجویز ہے جو شہادت عمرو مین بیان ہوئی ہے اسمین خدا تعالی پر نافہمی و بے دیانتی کی تہمت و حرکت پائی جاتی ہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

علو الکبیرا

اور اگر آپ کے نزدیک یہ اسکی نظیر نہین ہے تو آپ سے یہہ سوال ہے کہ آیۃ انہ مسموعه بشیر [illegible] تو

ان الہجر ہے رسنے زمانہ سابق کا ذکر ہے پہر ذکر مس کرینگا جو زمانہ مابعد مین واقع ہولہے کون سی آیۃ میں پایا

جاتا ہے براہ مہربانی اس آیۃ سے نشان دین یا اپنی تجویز کو اس تجویز کی نظیر سمجھکر خدا تعالی پہ

الزام واتہام نافہمی و بے دیانتی سے باز آدین ؛

دوسری بات (یعنی متصل ولادت مسیح کو اٹھا لانے) مین آپنے یہ **بحث کی** ہے کہ جملہ

مفسرین تسلیم کرتے ہین کہ یہ واقعہ ولادت کے متصل واقع نہین ہوا اسکے بعد ہوا ہے کوئی مدت

زمانہ مابعد کے چالیس دن قرار دیتا ہے چنانچہ تفسیر ابن عباس مین ہے ابو القاسم بلخی زمانہ

عمر مراہق و قریب بلوغ قرار دیتا ہے چنانچہ تفسیر کبیر مین اُن سے منقول ہے اور ہم (خود

بدولت) باستدلال اس آیۃ قرآن کے جسمین ذکر ہے کہ مسیح نے اُسوقت اپنے تئین نبی کہا

زمانہ نبوت قرار د[illegible]

اس بحث کا جواب یہ ہے کہ جملہ مفسرین کیطرف اس امر کا نسبت کرنا کہ وہ واقعہ متصل ولادت

واقع نہین ہوا خلاف واقعہ ہے۔ ابن عباس و ابن مسعود و عمرو بن میمون وغیرہ مفسرین متاخرین سے

صاف صاف منقول ہو چکا ہے کہ اٹھا لانا مسیح کا متصل ولادت واقع ہوا۔ ہان بعض مفسرین کا قول

ہے کہ چالیس دن نفاس کے گذر جانیکے بعد مریم مسیح کو اٹھا لائی۔ مگر وہ روایت ظاہر قرآن کے

مقابلہ مین لایق تسلیم نہین ہے اور اگر اسکو مان بہی لیا جاوے تو اس سے اتصال فوت نہین ہوتا

اسلئے کہ اتصال کا فوت ہونا تخلل و حلول امر اجنبی سے متصور ہے اور چالیس دن نفاس کے

ولادت کے ایام ہین اور شرعًا ولادت سے اجنبی نہین ہین بلکہ اسکے حکم مین اور اسکے متعلقات

سے ہین ۔۔

اور **ابو القاسم بلخی کا قول** ظاہر قرآن سے بہت بعید ہے اسلئے نہ لایق تعویل ہے نہ قابل

تاویل۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

تفسیر کبیر مین جس سے آپ نے وہ قول نقل کیاہے اُسکی نسبت کہاہے کہ ابو القاسم کا قول بعید ہے

اسلئے کہ کلام مسیح کی حاجت بوقت تہمت تھی یعنے پیچھے کر عمر مراہق ہونیکے وقت اسوقت کی تہمت کو کیونکر اٹھا سکتا تھا	فاما قول ابی القاسم البلخی فبعید ذلک لان الحاجة الی کلام عیسی انما کانت عند وقوع التہمة علی مریم علیہا السلام

اب رہا آپ کا قول کہ وہ واقعہ زمانہ نبوت کا ہے اور زمانہ نبوت عمر دوازدہ سالہ مسیح ہے سو محض بے بنیاد ہے نہ قرآن اسکا مصدق ہے نہ انجیل - قرآن مین اسوقت صغر سنی کے سوا کوئی زمانہ نبوت مسیح کا قرار نہین دیا اور انجیل لوک باب ۲ وغیرہ مین بھی یہ پایا نہین جاتا کہ بارہ برس سے پہلے مسیح نے نبوت کا دعوی نہین کیا - غایة الامر یہ ہے کہ اس عمر سے پہلے اُنہون نے ابلاغ احکام و مباحثہ نکیا ہو - اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ اُسوقت سے پہلے وہ نبی نہ تھے یا اُنہون نے دعوی نبوت نہین کیا - تفسیر کبیر مین عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ مسیح کا حال صغر سنی مین یہ تھا کہ مجھے خدا نے نبی کیا ہے اس ... ہوگا اگر وہ اس وقت نبی ہوتے تو شرایع و احکام بھی بیان کرتے - پھر اسکے جواب مین کہا ہے کہ جائز ہے

اسوقت صرف نبوت بلا بیان احکام ہوگئی ہو پیچھے کر بعد بلوغ مسیح کے ان احکام نبوت کا بیان ہوا ہو - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسوقت مین انکا نبی ہونا محال نہین ہے اور انکا قول مجھے خدا نے نبی کیا اسیوقت نبی ہونا بیان کرتا ہے پس اسکا ظاہری معنی پر حمل کرنا واجب ہے -	لم لا یجوز ان یقال مجرد بعثتہ الیہم من غیر بیان شیء من الشرایع والاحکام جائز ثم بعد البلوغ اخذ فی شرح تلک الاحکام فثبت بہذا انہ لا امتناع فی کونہ نبیا فی ذلک الوقت وقولہ اتانی الکتاب یدل علی کونہ نبیا فی ذلک الوقت فوجب اجراءہ علی ظاہرہ - تفسیر کبیر صفحہ ۹۵ جلد ۵

تیسری بات (یعنی اُسیوقت مریم پر تہمت بدکاری لگائی جانی) مین آپکی یہ بحث کہ زمانہ ولادت مسیح مین کسینے مریم پر بدکاری کی تہمت نہین لگائی بلکہ یہ تہمت تیسری صدی کے سر زد ہوئی ہے جبکہ عیسائیون نے مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے مین زیادتی کی اور لفظ فری آیہ لقد جئت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

شیئاً فریاً میں بمعنی بہتان نہیں بلکہ بمعنے عجیب ہے اگر یہودی اس لفظ کو بمعنی بہتان وبدکاری بولتے تو حضرت مسیح اپنی ماں مریم کی اس سے براءت کرتے -

اس بحث کا جواب یہ ہے کہ تیسری صدی میں مریم کے متہم ہونے پر آپ نے کوئی شہادت وسند پیش نہیں کی اور آپ کی روش و عادت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات آپنے کسی یہودی یا نصرانی سے لی ہے اور ظاہر قرآن سے سابقاً خوب ثابت ہو چکا ہے کہ اسیوقت ولادت میں مسیح کو اُٹھا لانے پر یہودیوں نے یہ بات کہی تہی - پہر اسکی مقابلہ میں کسی یہودی یا نصرانی کی بات کوئی مسلمان کب سن سکتا ہے - اور لفظ فری اگرچہ بمعنی عجیب و غریب بہی مستعمل ہوتا ہے مگر اسمقام میں ایسے قرائن سے وہ مستعمل ہوا ہے کہ اسکا بمعنی بہتان وبدکاری ہونا متعین ہے اسکا ثبوت بہی مفصل و مدلل گذر چکا ہے -

رہا آپکا یہ اعتراض کہ اگر وہ لفظ بمعنی بدکاری بولا گیا ہے تو مسیح نے اُسکے جواب میں مریم کو تہمت بدکاری سے کیون بری کیا - اسکا جواب یہ ہے کہ مسیح نے اس لفظ کا جواب اس طرز سے دیا ہے کہ اس سے تہمت بدکاری کا جواب بہی ادا ہوا اور اس فساد عظیم کا بہی انسداد ہوا - جو غالیان اتباع مسیح سے وقوع میں آنیوالہ تہا - آپ فرماتے ہیں میں خدا کا بندہ ہون خدا نے مجہے کتاب دی اور نبی کیا اور مجہے برکت والہ بنایا اور ماں کے حق میں محسن و نیکوکار کیا - جس سے مقصود یہ ہے کہ نہ میں خدا ہون نہ خدا کا فرزند مجہے بلا پدر مولود دیکہکر میرے اتباع اس ورطہ ضلالت میں نہ پڑیں اور نہ میں مولود ناجائز ہون ایسا ہوتا تو ان کرامات کا مورد نہ بنایا جاتا اور نہ میری ماں مرحمت و کرامت ایسی فرزند کی محل ہوتی ✣

تفسیر کبیر میں لکھا ہے اسوقت براءت مریم کی سخت حاجت تہی مگر مسیح نے اسپر تصریح نہ کی بلکہ اپنی عبودیت پر تصریح کی گویا اُسنے خدا سے تہمت ولد کا دور کرنا ازالہ تہمت والدہ سے بہتر سمجہا - اس میں والدہ کی تہمت کا

> ان [الوقت] اشتدت الحاجة اليه في ذلك الوقت انما هو نفي تهمة الزنا عن مريم ثم ان عيسى لم ينص على ذلك وانما نص على اثبات

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عبودیۃ نفسہ کان نہ مجعل ازالۃ التہمۃ عن اللہ تعالیٰ اولیٰ
من ازالۃ التہمۃ عن الام - والتکلم بازالۃ ہذہ التہمۃ
عن اللہ تعالیٰ یفید ازالۃ التہمۃ عن الام لان اللہ سبحانہ لا یخص
الفاجرۃ بولد فی ہذہ الدرجۃ العالیۃ والمرتبۃ العظیمۃ
واما التکلم بازالۃ التہمۃ عن الام لا یفید ازالۃ التہمۃ
عن اللہ فکان الاشتغال بذلک اولیٰ -

بھی ازالہ ہوگیا - اسمین اسکی والدہ کی کرامت
کا اظہار ہے اور اگر وہ بدکار ہوتی تو محل
مرحمت و موہبت ایسی صاحب کرامت و
عالی درجت فرزند کی نہ ہوتی۔ اور اگر وہ
صرف براءت والدہ مین کچھہ کلام کرتا تو
اس سے تہمت خدا کا ازالہ نہ ہوتا -

چوتھی بات (یعنی مسیح کی اسی حالت صغیر سنی مین کلام کرنی) مین بھی آپ کی یہی بحث ہے کہ مسیح نے حالت صغر سنی مین کلام نہین کیا جسکا جواب بخوبی دیا گیا **علاوہ** برآن ایک بات آپنے یہ فرمائی ہے کہ معنی آیہ کیف نکلم من کان فی المھد صبیا کے بلحاظ لفظ کان جو ماضی ہے یہہ ہین کہ ہم ایسے شخص سے کیونکر کلام کرین جو گہوارہ مین لڑکا تہا اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ اس زمانہ تکلم مین بھی گہوارہ مین لڑکا تہا - اسکا جواب یہہ ہے کہ لفظ کان اس آیت مین زاید ہے جیسے آیۃ ھل کنت الا بشرا رسولا مین گنت زاید ہے چنانچہ بیضاوی معالم کبیر وغیرہ سے نقل ہوچکا ہے اس زیادت پر دلیل دوسری آیۃ ہے جسمین ارشاد ہے کہ مسیح گہوارہ مین کلام کریگا اور نیز یکلم الناس فی المھد وکھلا (آل عمران) وہ حدیث جو صفحہ (۶۷) مین نقل ہوچکی ہے آپنے اُس آیت کو نہ سوچا اور بدست آویز لفظ کان کے زمانہ کلام سے پیشتر مسیح کا لڑکا ہونا تجویز کردیا -

یہہ آپ کی **مباحث** اور اُن کے **جوابات** ہین جن سے بخوبی ثابت ہوا کہ جو آپنے تسلیم وجود دمبنی و منشاء دعوی فریقین پر نکتہ چینی کی ہے وہ محض خیالات و مجرد احتمالات مقابل ظاہر آیات ہین - اور ظاہر قرآن سے بخوبی ثابت ہے کہ خدا نے دعوی فریقین کے مبنی و منشاء کو قرآن مین مان لیا اور یہہ تسلیم کرلیا ہے کہ مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے پھر اسکے لازمہ و نتیجہ کو جو فریقین نے اس سے نکالا تھا (کہ وہ خدا یا فرزند خدا ہین یا ہونا جایز) باطل و رد کردیا -

MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

+ ان کرامتون کی تفصیل و براءت مریم پر انکی شہادت کا بیان بضمن ثبوت تیسری بات کے بصفحہ (۶۵) گذرا - حاشیہ

اور اگر جناب مخاطب اس امر کو باوجود اس کامل ثبوت کے نہ مانین اور مکابرانہ چال اختیار کرکے فرماوین کہ خدا تعالی نے وجود مبنی دعاوی فریقین کو قرآن مین تسلیم نہین کیا تو پہر مقام ادعاء واستدلال سے اتر کر آپ سے یہہ سوال ہے کہ خدا نے وجود مبنی دعاوی فریقین کو قرآن مین تسلیم نہین کیا تو پہر کیا اسکو رد کیا یا رد و تسلیم دونون سے سکوت فرمایا۔؟

شق اول کو اختیار فرماوین تو قرآن مجید سے اس آیتہ کا نشان دین جسمین خدا تعالی نے وجود منشاء دعاوی فریقین کو رد کیا اور یہہ فرمایا ہے کہ مسیح بلا پدر پیدا نہین ہوا بلکہ وہ یوسف کا بیٹا ہے اور اگر شق ثانی کو اختیار کرین تو آپ پر یہہ اعتراض (جسکا جواب آپ سے قیامت تک ادا نہ ہوگا) وارد ہے کہ جس حالت مین خدا تعالی نے منشاء نزاع فریقین (جو اس مقدمہ مین بڑا بہاری امر تنقیح طلب تہا) کے رد و تسلیم سے سکوت فرمایا ہے۔ تو پہر اس تنازع مین فیصلہ کیا کیا؟ اور وہ فیصلہ اثر و وقعت کیا رکہتا ہے؟

ahmadimuslim.de

ادنی جج عدالت ایسا فیصلہ نہین کرتا جسمین منشاء نزاع فریقین کی تنقیح نہین کرلیتا ایسا کرے تو جج کو احمق سمجہا جاتا ہے اور اسکا فیصلہ نظر ثانی کے لئے مسترد ہوتا ہے۔

پہر خدا تعالی احکم الحاکمین کی نسبت ایسے امر شنیع کا تجویز کرنا عاقل و منصف انسان سے کب متصور ہے اسکی تشریح ایک مثال سے کیجاتی ہے۔ زید نے عمر و پر چوری یا قتل عمد کا دعوی کیا اور منشاء اس دعوی کا یہ بتایا کہ زید نے عمر کو اپنے گہر پر رات کیوقت نقب یا قتل کے آلات لئے ہوئے اور مال مسروق یا نعش مقتول کو اٹہائے ہوے دیکہا ہے۔ اس مقدمہ مین اگر کوئی جج منشاء دعوی کی تحقیقات نہ کرے اور عمر کے زید کے گہر پر معہ آلات رات کو جانے اور مال مسروق و نعش مقتول اٹہانیکے وجود و عدم سے بحث نہ کرے اور ان افعال کے لوازم سے بحث کرے اور یہ لکھے کہ رات کیوقت ایک بھلے آدمی کا کسیکے گھر جانا چوری کے لئے متعین نہین ہے اور مال مسروق کے اٹہانے سے بھی یہ لازم نہین آتا کہ وہی شخص چوری کا مرتکب ہے و بناء علیہ اسکو چوری سے بری کرے تو وہ جج احمق متصور ہوگا اور اسکا فیصلہ مسترد کیا جاویگا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور محکمہ اعلیٰ سے اس مقدمہ مین تحقیقات منشاء دعوی کا کہ عمر و زید کے گھر رات کیوقت گیا ہے یا نہین اور اُس نے مال مسروق و نعش کو اُٹھایا ہے یا نہین حکم نافذ ہوگا۔ پھر اگر ثابت ہوا کہ عمر و زید کے گھر پر گیا ہی نہین یا گیا ہے تو معہ آلات نہین گیا تو اسی سے دعوی زید خارج ہوگا اور ان افعال کو تسلیم کرکے نفی لوازم سے کام نہ لیا جاویگا اور اگر عمر و کا معہ آلات جانا اور مال مسروق و نعش کو اُٹھانا ثابت ہوگا تو پھر ان افعال کے لوازم و معانی سے بحث کرنا ضروری ہوگا یہی حال مقدمہ مسیح کا ہے یہود و نصاری کا مسیح کے باب مین تنازع ہوا نصاری نے انکو خدا اقرار دیا اور یہودیون نے مولود ناجایز بتایا۔ اور اس تنازع کا منشا مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونیکا ادعاء و خیال پایا گیا ہے اسمین جو خدا تعالی نے فیصلہ کیا ہے اسکی نسبت یہ کہنا کہ خدا نے منشاء نزاع فریقین کے وجود و عدم سے تعرض نہین کیا صرف نفی لوازم سے کام لیا ہو و بناءً علیہ یہہ فیصلہ کیا ہے کہ مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونیسے اسکا خدا یا مولود ناجایز ہونا لازم نہین آتا۔

ahmadimuslim.de

خدا تعالی کو اس نادان جج کا ہمسر بنانا اور اس احکم الحاکمین پر یہ الزام لگانا ہے کہ اُس نے مبنی و منشاء نزاع فریقین کو نہین سمجھا یا دیدہ و دانستہ اسکی تحقیق و تنقیح سے اغماض کرکے خلاف عقل فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ امر جناب احکم الحاکمین کی نسبت کمال جرات و نہایت بےادبی ہے لاجرم اعتراف اس امر کا کہ خدا تعالی نے اس فیصلہ مین منشاء نزاع فریقین کو رد یا تسلیم کرکے اس نزاع کا فیصلہ کیا ہے لازم و واجب ہے۔ پس ہمنے تو بشہادت ظاہر قرآن ثابت کر دکھایا ہے کہ خدا تعالی نے وجود منشاء نزاع فریقین کو تسلیم کرکے نفی لوازم سے کام لیا ہے اور یہہ کہدیا ہے کہ بیشک مسیح آدم کیطرح بغیر باپ پیدا ہوا ہے اور وہ صرف مریم کا بیٹا ہے مگر اس سے اسکا خدا یا مولود ناجایز ہونا ثابت نہین ہو سکتا یہہ ہو تو چاہیئے کہ آدم کو بھی خدا یا مولود ناجایز کہا جاوے مگر اسکا کوئی فریقین سے قایل نہین ہے۔ آپ کے نزدیک اگر یہ امر غلط ہو اور خدا تعالی نے وجود منشاء نزاع فریقین رد کردیا ہے تو آپ اس آیۃ قرآن کا جسمین مسیح کے بلا پدر پیدا ہونیکو رد کردیا اور یوسف کو مسیح کا باپ قرار دیا ہے نشان دین ✦

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آپ کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ آپکو منشا نزاع فریقین کے قرآن مین رد ہونے کا ادعا ہے نہ مسلّم ہونیکا اعتراف بلکہ آپکے خیال مین خدا تعالی نے اس رد و تسلیم سے سکوت کیا ہے اور بطور فرض محال اسکو فرض کر کے اسکی لازمہ و نتیجہ کو باطل کیا ہے چنانچہ بجواب روایت وفد نجران کے جو بصفحہ (۶۹) منقول ہوئی آپ نے فرمایا ہے کہ اگر یہہ روایت صحیح مانی جاوے تو اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ آنحضرت نے حضرت عیسی کا بن باپ پیدا ہونا تسلیم کر لیا ہو کیونکہ یہہ دلیل بطور دلیل الزامی کی ہے - دلیل الزامی مین اس سے بحث نہین ہوتی کہ جو مقدمہ مخالف نے قایم کیا ہے وہ صحیح ہے یا غلط بلکہ اسکے مقابلہ مین ایک اور مقدمہ مسلمہ پیش کیا جاتا ہے جس سے مخالف کی دلیل باطل ہوتی ہے - پس اس مقام پر دلیل الزامی اسطرح پر قایم ہوتی ہے کہ اگر بالفرض تم بوجہہ بن باپ پیدا ہونیکے تا آخر عبارت جو حاشیہ صفحہ (۶۸) مین گذری ہے - مگر یہ خیال کرنا خدا تعالے کو اُسی نادان جج کا ہمسر بنانا ہے اور اس اعتراض کا مورد ٹھراناکہ جس حالت مین خدا کے نزدیک اور نفس الامر مین مسیح بن باپ پیدا نہ ہوا تہا تو خدا تعالی نے ایک امر غیر مسلم (اسکا بلا باپ پیدا ہونا) کیون فرض کر لیا پہر بفرض اسکے وجود کے نفی لوازم و ابطال نتیجہ کے کیون درپے ہوا - یہی کیون نہ کہدیا کہ مسیح تو یوسف کا بیٹا ہے اسکو بلا پدر صرف مان کا بیٹا کیون کہا جاتا ہے اور اس سے اسکا خدا یا مولود نا جایز ہونا کیون نکالا جاتا ہے - اس صورت مین صرف ایک اس لفظ کے کہنے سے (کہ یہہ تو یوسف کا بیٹا ہے) دونون فریق کا دعوی باطل ہو جاتا اور مثل یک کرزو دو فاختہ کا مضمون جلوہ دکہاتا - اور اگر بطور تنزل دلیل الزامی کا قایم کرنا منظور تہا تو بہی اولاً دلیل تحقیقی کو قایم کر لیا ہوتا پہر اسکی تائید و متابعۃ مین دلیل الزامی کو پیش کر دیا ہوتا اور یون کہا جاتا کہ اولاً تو تمہارا خیال کہ مسیح بلا پدر پیدا ہوا ہے محض غلط ہے اور مسیح یوسف نجار کے تخم سے پیدا ہوا ہے ثانیاً اگر بطور فرض محال اسکو فرض بہی کیا جاوے تو اس سے دعاوی فریقین کا ثابت ہونا ممکن نہین ہے -

اصلی و تحقیقی بات سو (کہ مسیح بلا پدر پیدا نہین ہوا یوسف کے تخم سے پیدا ہوا ہے) تعین کرنا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور برخلاف واقعہ مسیح کا بلا پدر پیدا ہونا فرض کر کے اسکی لازمہ و نتیجہ کو باطل کرنا اُسی نادان ججح کا سا کام ہے۔ اور الٹی ناک بتانا اور سیدہی راہ چھوڑ کر ٹیڑہی راہ اختیار کرنا اسیکا نام ہے

ہم جناب مخاطب سے قسم دیکر پوچہتے ہین کہ خدا کے نزدیک مسیح کا بلا باپ پیدا ہونا مسلم نہ تہا۔ تو اس صورت مین ابطال خیال یہود و نصاریٰ کے لئے یہہ کلمہ کہدینا کہ وہ یوسف کا بیٹا ہے سہل و آسان و مختصر مقتضاے فصاحت و بلاغت قرآن تہا یا اسکو بطور فرض محال مانکر اسکے لوازم و نتائج کو باطل کرنا۔ غور و انصاف کو کام مین لاوینگے تو اسی مختصر کلمہ کہدینے کو سہل و آسان و مقتضائے فصاحت و بلاغت قرآن فرمائینگے۔ بناءً علیہ اگر خدا کے نزدیک مسیح بلا باپ پیدا نہوا تہا تو خدا تعالیٰ کو (جو فصاحت و بلاغت قرآن مین مدعی اعجاز ہے) اس موقع پر مسیح کو یوسف کا بیٹا لکھنا واجب تہا جس سے بکلمہ واحد یہود و نصاریٰ دونون کا خیال باطل ہو جاتا اور بحسب رواج و عادت یہود و نصاریٰ ان کو ابن مریم کہنا جایز نہ تہا۔

ahmadimuslim.de

بالجملہ [illegible] ظاہر [illegible] پیدا ہونا ثابت ہے اور الفاظ و سیاق قرآن کی اسپر شہادت موجود ہے۔ اور جو اسمین جناب مخاطب نے نکتہ چینیان اور بحثین کی ہین وہ سب مدفوع ہین اور اگر کوئی پہر بھی اس امر کو نمانے تو قرآن مین مسیح کے بلا پدر پیدا ہونے کو رد کرنا اور مسیح کو کسی باپ کا بیٹا نہ کہنا تو ہر کسیکو ماننا پڑتا ہے اور یہہ عین مسیح کے بلا پدر پیدا ہونے کی تسلیم ہے ؛

اس سے ثابت ہوا کہ استدلال اہل اسلام ظاہر قرآن سے بجمیع اجزا ہر بلا مزاحمت صحیح و قایم ہے اور مسیح کا بلا پدر پیدا ہونا قرآن سے بخوبی ثابت ہے۔ آیندہ توفیق فہم منجانب ؛

جناب مخاطب نے قرآن کے اور الفاظ (جنسے مسیح کا بلا پدر پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے) سے بہی بحث کی ہے مگر چونکہ ہمنے ان الفاظ سے استدلال نہین کیا۔ اسلئے ان ابحاث مخاطب کا نقل کرنا پہر ان کا جواب دینا ہمنے ضروری نہین سمجہا۔ ناظرین ان ابحاث کو ان ہی ابحاث اربعہ پر جنکا ہمنے جواب دیا ہے قیاس فرماوین ؛

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خاتمۂ مضمون التفرقہ بین الاسلام والزندقہ

بیان حقیقت اصل پنجم

(یعنی ایمان بعث بعد الموت)

مرنیکے بعد اُٹھنے کی نسبت مسلمانون کا یہہ اعتقاد ہے کہ مُردے جسمون کے ساتھہ اُٹھائی جاوینگے جیسے پہلی دُنیا مین آئے ہین۔ پھر انہی اجسام کے ساتھہ نیک و بد کی جزا و سزا بہشت و دوزخ مین پاوینگے۔ اور بہشت و دوزخ مین جسمانی نعیم و آلام ہون گے۔ یہہ اعتقاد بھی مسلمانون کو خدا و رسول نے سکھایا ہے اور قرآن و حدیث مین بہ تفصیل و تشریح آچکا ہے ؛

سورہ انبیاء مین ارشاد ہوا ہے جیسے ہمنے مخلوق کو پہلی دفعہ بنایا ہے ایسا ہی دوبارہ پیدا کرین گے۔

کما بدانا اول خلق نعیدہ (انبیاء ۷)

اور سورہ بنی اسرائیل مین ارشاد ہوا ہے منکر کہتے ہین جب ہم ہڈیاں اور بوسیدہ ہوجاوینگے تو کیا ہم ... سے اٹھائے جاوینگے تو کہدے تم پتھر یا لوہا یا اس سے بھی کوئی زیادہ سخت چیز ہوجاؤ (یعنی پھر بھی خدا تمکو زندہ کریگا) تو کہتے ہین ہمین کون دوبارہ پیدا کریگا۔ تو کہدے وہ جس نے پہلی دفعہ بنایا ؛

وقالوا اذا كنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون
خلقا جديدا قل كونوا حجارة او حديدا
او خلقا مما يكبر في صدوركم فسيقولون من يعيدنا
قل الذى فطركم اول مرة۔
(بني اسرائيل ۵۶)

اور سورہ یٰسین مین ارشاد ہے۔ کہتے ہین کون ہڈیون کو زندہ کرے گا جب وہ بوسیدہ ہوجاوین گی۔ تو کہدے جس نے انکو پہلے پیدا کیا وہ زندہ کریگا ؛

قال من يحيى العظام وهى رميم قل يحييها
الذى انشاها اول مرة (يٰسين ۵۶)

اس مضمون کی آیتین قرآن مین نہایت کثرت سے موجود ہین۔ اور وہ اس صراحت و وضاحت کے ساتھ حشر جسمانی کے مثبت ہین کہ انمین کسیکو انکار و تاویل کی گنجایش نہین ہے اسی نظر سے علماء اسلام نے بالاتفاق حشر جسمانی سے انکار و تاویل کو کفر ٹھہرایا ہے چنانچہ نمبر ۲ جلد ۲

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہین بصفحہ ۹۰ اور نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ جلد ۳ مین اسکی تفصیل بخوبی ہو چکی ہے۔

ایسا ہی نعماء و آلام بہشت کے جسمانی ہونیکی تفصیل و دلیل نمبر ۵ جلد ۳ مین ہو چکی ہے

یہ اہل اسلام کے اعتقاد مین اصول ایمان کے حقایق ہین۔ ان حقایق کا ناظرین اُن

حقایق سے جو آنرییل صاحب نے بیان کئے ہین موازنہ کرین۔ پھر انصاف سے داد دین کہ آپ

مسایل اسلام کے حقایق بیان کر رہے ہین یا اُن کی بیخ کنی کر رہے ہین تسپر یہ دعوی

کہ اُمام غزالی تو بحث حشر اجسام و حسی نعیم و آلام سے طالبین متردین کو منع کرتے ہین

اور ہم اُنکے سامنے حشر و نعیم کے حقایق بیان کرکے اُن کے تردد کو ہٹاتے اور اُنکو اسلام

کیطرف بلاتے ہین" آپ کے مونہہ سے کب زیب دیتا ہے۔

نمبر ۷ جلد ۳ صفحہ ۲۲۶ سے یہانتک امام غزالی کے اس قول کی کہ مؤول اصول اہم اسلام

کافر ہے تفصیل و تائید ہے اب بقیہ اقوال امام غزالی کی تشریح و تائید قلم مین آتی ہے۔

اسکے بعد امام صاحب نے [illegible] سے کفر ثابت ہوتا ہے اور جس سے

اعلم ان شرح ما یکفر به وما لا یکفر به یستدعی تفصیلاً طویلاً یفتقر فیه الی ذکر کل المقالات والمذاهب وذکر شبهة کل واحد ودلیله ووجه بعده عن الظاهر ووجه تاویله فذلک لا یحویه مجلدات ولیس یتسع لشرح ذلک اوقاتی فاقنع الآن بوصیة وقانون اما الوصیة فان تکف لسانک عن اهل القبلة ما امکنک مادامو قایلین لا اله الا الله محمد رسول الله غیر مناقضین لها

نہین ہوتا اُنکی شرح ایسی تفصیل و تطویل چاہتی ہے کہ ہمین ہر ایک قول و مذہب کو ذکر کرنا پڑتا ہے جسکو کئی جلدین حاوی نہین ہو سکتی اور نہ ہمارے اوقات مین اسکی شرح کی گنجایش ہے اسلئے اب تو اس باب مین ایک وصیت اور ایک قانون پر قناعت کرلی وصیت تو یہ کہ تو اہل قبلہ سے اپنی زبان کو روک جبتک وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہین اور اسکی مخالفت نکرین مخالفت کی صورت یہہ ہے کہ وہ رسول اللہ کا کسی عذر سے یا بلا عذر جھوٹ بولنا تجویز کرین (جیسے منکرین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

والمناقضة تجويزهم الكذب على
رسول الله بعذر او بغير عذر فان
التكفير فيه خطر والسكوت لا خطر
فيه - واما القانون فهو ان يعلم
ان النظريات قسمان قسم يتعلق باصول
العقايد وقسم يتعلق بالفروع واصول
الايمان ثلثة الايمان بالله تعالى وبالرسول
واليوم الآخر وما عداه فروع -
فاعلم انه لا يكفر في الفروع اصلا لكن في بعضها
تخطية كما في الفقهيات وفي بعضها تبديع
كالخطاء المتعلق بالامامة واحوال الصحابة
اعلم ان الخطاء في اصول الامامة و
تعينها وشروطها وما يتعلق بها لا يوجب
شيء منها التكفير فقد انكر ابن كيسان اصل
وجوب الامامة ولا يلزم تكفيره ولا يلتفت
الى قوم يعظمون امر الامامة ويجعلون الايمان
بالامامة مقرونا بالله وبرسوله ولا الى
خصومهم المكفرين لهم بمجرد مذهبهم
في الامامة فكل ذلك اسراف اذ ليس في واحد
من القولين تكذيب الرسول اصلا ومهما وجد
التكذيب وجب التكفير وان كان في الفروع

حشر ونعیم والآلام جسمانی کہتے ہین کہ حشر جسمانی ونعیم
وآلام حسی کا حقیقت مین تو وجود نہین ہے مگر چونکہ
اسکے بیان مین عوام کی اصلاح وہدایت متصور ہے
اسلئے پیغمبر نے بحکم دروغ مصلحت آمیز بہ اسکو بیان
کردیا) جو لوگ ایسے نہ ہون اُنکی تکفیر مین اندیشہ گناہ ہے
اور سکوت مین کوئی اندیشہ نہین ہے - قانون تکفیر یہہ
ہی کہ جن باتون مین فکر ونظر کیجاتی ہے دو قسم ہین
ایک قسم متعلق اصول ایمان قسم دوم متعلق فروع
اصول ایمان تین ہین (۱) خدا پر ایمان (۲) رسول
پر ایمان (۳) پچھلے دن پر ایمان (جنکو دوسرے محاورہ
مین [illegible] جاتا ہی) انکے سوا
اور جو عقاید کی باتین ہین وہ اُن اصول کے فروع
یعنی شاخین ہین - پس جان لے کہ مسایل فروع
مین تو ہرگز تکفیر نچاہیے ہان بعض مسایل ہین (جیسے
فقہی مسایل ہین) نسبت بہ خطا اور بعض مین نسبت
بسوئے بدعت جیسے خطا متعلق مسئلہ امامت وحالات
صحابہ ہی - یہہ جان رکہہ کہ اصول امامت اور اسکی
تقرری شروط ومتعلقات مین خطا موجب تکفیر نہین
ہی دیکھو ابن کیسان نے اصل وجوب امامت کو نہین مانا
اور اسکی تکفیر لازم نہین ہی اور اسباب مین وہ لوگ قابل
التفات نہین ہین جو اس امر کو بڑہاتے ہین اور اس

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فلو قال قائل البيت الذی بمكة ليس هو الكعبة الذی امر الله تعالى بحجها فهذا كفر اذ ثبت تواترا عن رسول الله صلعم خلافه فلو انكر شهادة الرسول لذلك البيت بانه الكعبة لم ينفعه انكاره بل نعلم قطعا بانه معاند فی انكاره الا ان يكون قريب عهد بالاسلام ولم يتواتر عنده ذلك وكذلك من نسب ام المؤمنين عايشة رضی الله عنها الى الفاحشة وقد نزل القرآن ببرائتها فهو كافر لان هذا وامثاله لا يمكن الا بالتكذيب فهذا حكم الفروع واما الاصول الثلثة فكل ما لم يحتمل التاويل فی نفسه و تواتر نقله فلا يتصور ان يقوم برهان على خلافه فمخالفته تكذيب محض و مثاله ما ذكرنا من حشر الاجساد واحاطة علم الله تعالى بتفاصيل الامور - وما يتطرق اليه احتمال تاويل ولو بالمجاز البعيد فينظر فيه الى البرهان فان كان قاطعا وجب القول

اپنا امامت کو ایمان خدا اور رسول کے ساتھ ملاتے ہین اور انکے مقابل ہی قابل التفات نہین جو انکو اس مذہب کے سبب کافر بتاتے ہین - دونون جانب مین بنا وہی ہے ان دونون قولون مین کسی جانب تکذیب رسول نہین پائی جاتی - اور جہان تکذیب رسول پائی جاویگی وہان تکفیر ثابت ہوگی اگرچہ فروعات مین ہو جیسے کوئی کعبہ کی نسبت کہے کہ جو گھر مکہ مین ہے یہہ وہ کعبہ نہین ہے جسکے حج کا خدا نے حکم دیا ہے یہہ کہنا کفر ہے اسلئے کہ آنحضرت سے اس گھر کا کعبہ ہونا متواتر ثابت ہے پس جب وہ آنحضرت کی شہادت کعبہ کی نسبت نہین مانتا تو یہہ اسکا انکار کارآمد نہین ہے بلکہ یقینا معلوم ہے کہ یہ شخص [illegible] جو نیا مسلمان ہو اور اسکو کعبہ کا حال معلوم نہو وہ اس حکم سے بری ہے ایسا ہی وہ شخص جو عایشہ صدیقہ پر بہتان لگاوے (حالانکہ قرآن نے انکو بری کردیا ہے) کافر ہے یہہ امر بھی بدون تکذیب ممکن نہین ہے - یہہ تو فروع کا حکم ہے - اب جو مسایل اصول سو انمین جو محتمل تاویل نہین اور بہ نقل متواتر ثابت ہین انکے خلاف پر دلیل کا قایم ہونا ممکن نہین پس انکی مخالفت محض تکذیب ہے اسکی مثال حشر اجسام و علم الٰہی متعلق جزئیات ہے جنکی قول کا کفر سابقا مذکور ہو چکا ہے اور جو محتمل تاویل ہین بطور مجاز بعید کیون نہون انکی دلیل تاویل کو دیکھنا چاہئے اگر وہ دلیل قطعی ہے تو تاویل کا قایل ہونا واجب ہے ولیکن

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لكن يكون في اظهاره مع العوام ضرر لقصور فهمهم فاظهاره بدعة وان لم يكن البرهان قاطعا ولكن مفيد ظنا غالبا وكان مع ذلك لا يعظم ضرره في الدين كنفي المعتزلة الرؤية عن الباري تعالى فهذه بدعة وليس بكفر في الدين واما ما يظهر له ضرر

ولیکن اگر اظہار تاویل مین عوام کا قصور فہم کے سبب ضرر ہے تو اسکا اظہار بدعت ہی اور اگر وہ دلیل تاویل قطعی نہین ہے مفید ظن غالب ہی و مع ذلک اس تاویل کا دین مین ضرر سخت نہین ہی جیسے معتزلہ کا رویت باری کو (بتاویل) نفی کرنا تو یہہ تاویل بدعت ہی کفر نہین اور جس کا ضرر ظاہر ہو وہ محل نظر و اجتہاد ہی محتمل ہے کہ اس سے کفر ثابت ہو یا نہو۔

اس بات کی تشریح امام صاحب نے بعض تمثیلات سے کی ہے پھر کہا ہے یہان ایک اور قاعدہ پر متنبہ کرنا ضروری ہے کہ کبھی مخالف نص متواتر سے مخالفۃ کرتا ہے اور یہہ سمجھتا ہی کہ وہ تاویل کرتا ہی ولیکن اسکی تاویل [illegible] ظاہر نہین ہوتی ایسی مخالفۃ نص بھی کفر ہے اور اسکا مرتکب مکذب ہی اگرچہ وہ اپنی زعم مین مؤول ہے۔

فلا بد من التنبيه لقاعدة اخرى وهي ان المخالف قد يخالف نصا متواترا ويزعم انه [illegible] لا انقداح له اصلا في اللسان لا على قرب ولا على بعد فذلك كفر وصاحبه مكذب وان كان يزعم انه مؤول

اس قول پر مخاطب نے چھہ اعتراض کئے ہین جنمین ایک اعتراض نیا ہی باقی پانچ وہی پرانے اعتراض ہین جنکے جوابات ہم دے چکے ہین۔ پھر ان پانچ اعتراضون مین سے پہلے چار اعتراضون کی بنا اسی ایک بات پر ہے کہ تاویل و تکفیر کے باب مین عندیہ و خیال مؤول کا لحاظ ضروری ہے کہ آیا وہ بزعم خود اپنی تاویل مین منکر و مکذب نبی ہے یا نہین جسکو ہم بتفصیل باطل کر چکے ہین گویا یہہ اعتراضات اعادہ اعتراضات سابقہ ہین اور تطویل بلا طائل و تحصیل حاصل۔

اولاً آپ یہہ تمہید فرماتے ہین کہ زمانہ امام غزالی سے آجتک لوگون پر یہہ آفت چھائی ہوئی ہی کہ لوگون کے اقوال لیکر ان کا مطلب از خود قرار دیکر اسپر تکفیر کو قرار دیتے ہین اور حقیقت مین کسی قول پر گو وہ کیسا ہی صریح ہو جب تک کہ اسکا قائل خود کفر و تکذیب رسول کا مدعی نہو فتوی کفر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین دیا جا سکتا +

پھر اسپر چار اعتراض متفرع کرتے ہین (۱) جو شخص کہتا ہے کہ خانہ کعبہ جو مکہ مین ہے وہ کعبہ نہین ہے جسکے حج کا قرآن مین حکم ہے اگر وہ اپنے قول کا مطلب یہہ بیان کرے کہ جو خانہ کعبہ آنحضرت کے وقت میں تہا وہ نہین رہا عبد اللہ بن زبیر کے وقت مین جل گیا جب ابن الزبیر نے بنایا حجاج نے اسکو ڈہایا - اب یہ خانہ کعبہ وہ نہین ہے اسکے قول سے انکار یا تکذیب رسول کیونکر لازم آتی ہے جسپر امام صاحب نے بنا تکفیر قایم کی ہے +

(۲) جو عایشہ صدیقہ پر بہتان لگاتا ہے اگر وہ آیات قرآن (جو عایشہ کی براءۃ مین نازل ہوئی ہین) کی نسبت یہ کہے کہ یہہ حضرت عایشہ کے حق مین نازل نہین ہوئی تو اسپر الزام انکار قرآن کیونکر عاید ہو سکتا ہے +

(۳) جو حشر اجسام وجنت ونار وعلم خداوندی متعلق جزئیات کی نسبت امام صاحب نے فرمایا ہے کہ یہہ امور نص [illegible] نہین ہے اسلئے انکا مؤول کافر ہے یہ امام صاحب کے نزدیک مسلم ہوگا اور ممکن ہے کہ مؤول کے نزدیک ایسا نہو یعنی یہہ امور نص متواتر سے ثابت نہ ہون

(۴) جو امام صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر دلیل تاویل قطعی ہو تو اسکو ماننا چاہئے اسمین یہہ بیان نہین فرمایا کہ کس کے نزدیک یعنی ممکن ہے کہ مؤول کے نزدیک ہر دلیل تاویل (خواہ کیسی ہو) قطعی ہو +

اعتراض پنجم - امام صاحب نے درصورت ضرر عوام تاویل مدلل بدلیل قطعی سے بھی منع کیا ہے لیکن اگر اکثر عوام ہی کے دل مین شبہات ہون تو کیا کرنا چاہئے +

اعتراض ششم - امام صاحب فرماتے ہین کہ جسکی تاویل لسان عرب کے موافق نہ ہو وہ مکذب ہے اگرچہ بزعم خود مکذب نہ ہو مگر وہ اسبات کو بہول گئے ہین کہ جو لغات عرب بطور نقل ہم تک پہنچے ہین وہ خود ظنی ہین اور فراء وسیبویہ کی نقل سے پہنچے ہین جسکی بحث مستوعب قاضی ابو الولید نے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہمنے تفسیر مین نقل کی ہے۔ پس ایسے ظنی امر پر تکفیر کی بناء کیونکر ہو سکتی ہے *

الجواب

آپ کی تمہید اور پہلے پانچون اعتراض کا جواب تو ہم سابقاً بہ تفصیل تحریر کر چکے ہین اسمقام مین ان اعتراضات اور تمہید کی نقل کرنیسے مقصود صرف اس امر کا اظہار ہے کہ ان اعتراضات مین آپنے اعتراضات سابقہ کا اعادہ کیا ہے

تمہید اور پہلے چار اعتراضون کا جواب تو جلد سوم کے نمبر ۷ صفحہ (۲۱۳) اور نمبر ۸ صفحہ (۲۲۶ و ۲۳۳) مین موجود ہے جسمین صاف بیان ہے کہ منافقون اور مرتدون اور زندیقون کے فعل و قول سے باوجود انکے اعتراف کلمہ شہادت و اقامت شعار شریعت کی تکذیب و انکار نکالنا اور اسپر حکم کفر و ارتداد جاری کرنا آفت نہین ہے جسمین امام غزالی اور اُن سے پچھلے علماء مبتلا ہین بلکہ یہہ عین اسلام کی ہدایت ہے جسپر آنحضرت صلعم اور اُن کے اصحاب اور انکے اتباع سلف اُمت [illegible] آیات حشر اجسام و علم باری متعلق جزئیات) گو اپنے زعم مین منکر و مؤول قطعی نہو اور یہ نصوص اُسکے نزدیک نصوص متواترہ نہون۔ نفس الامر مین کافر ہے اور اسباب مین اسکی زعم و خیال و اعتقاد کا لحاظ ضروری نہین ہے *

جواب سابق سے علاوہ اعتراض اول و دوم کا جواب یہہ بھی ہے کہ منکر کعبہ کا بنظر منہدم ہو جانے کعبہ سابق کے کعبہ حال سے انکار کرنا و بناءً علیہ حج کعبہ حال سے انکاری ہونا اسکو تکذیب رسول سے بری نہین کرتا یقیناً معلوم ہے کہ رسول نے اسی کعبہ کا (خواہ سو بار منہدم ہو کر بنایا رہو) حج فرض کیا ہے پھر بہانہ منہدم ہو جانے کعبہ سابق کے اس کعبہ کی حج سے انکار کرنا تکذیب رسول نہین تو کیا ہے ؟

اس انکار و تاویل کی نظیر یہ ہے کہ کوئی فرضیت نماز سے انکار کرے اور اس نماز کی جو قرآن مین مذکور ہے یہہ تاویل کرے کہ وہ نماز اشخاص ملک عرب اور زمانہ رسالت کے ساتھہ مخصوص ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پھر کیا یہہ شخص ایسی تاویل وانکار مین منکر قرآن و مکذب رسول نہین ہے - اسکے نظایر اور بہت ہین جو نمبر ۷ جلد ۳ مین بصفحہ ۱۹۷ مذکور ہین - ایسا ہی جو شخص حضرت عایشہ پر وہ تہمت جس سے انکو خدا و رسول نے بری کیا ہے) لگاوے اور آیات قرآن (جنکا حضرت عایشہ کی براءت مین نازل ہونا بشہادت رسول ثابت ہو) ان کے حقمین نازل ہونا نمانے مکذب رسول نہین تو کون ہے -

اور اگر کہو کہ یہہ شہادت آنحضرت کے تواتر سے ثابت نہین ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ لفظی نہ سہی معنوی تواتر تو اسمین موجود ہے آنحضرت کے وقت سے اسوقت تک ہر عصر و قرن مین حضرت عایشہ کا بشہادت رسول ان آیات براءت کا مورد ہونا متوارث چلا آیا ہے جیسے ہیئت مخصوصہ نماز کا مصداق لفظ نماز ہونا -

اعتراض پنجم کا جواب نمبر ۷ جلد ۲ صـ ۲۱۷ مین موجود ہے جسکا حاصل یہہ ہے کہ امام صاحب نے اُن لوگون کو جنکو شکوک و شبہات پیش آتے ہین بحث و دلیل سے منع نہین کیا بلکہ اُن لوگون کو منع کیا ہے جو اس بلا سے محفوظ ہین - اس تخصیص پر دلیل اُنکا وہ صاف و صریح قول ہے جو آخر رسالہ تفرقہ مین اُنہون نے کہا ہے اور وہ سابقاً منقول نہین ہوا - آپ فرماتے ہین اگر ہم مداہنة کو چھوڑ دین اور بلا جانب داری حق کہین تو یہہ ہے کہ علم کلام مین (جو بحث و تاویل کی جڑ ہے) خوض کرنا حرام ہے کیونکہ اس سے بہت آفتین پیدا ہوتی ہین - ولیکن دو شخصون کے لئے جائز ہے - ایک وہ جسکو خود شبہ پیدا ہو گیا ہو جو بدون علم کلام زائل نہ ہو سکے اسکو رفع شبہ کے لئے اسکا استعمال بقدر ضرورت جائز ہے - دوسرا وہ جو خود کامل العقل ہے اور دین مین ثابت

واذا ترکنا المداهنة ومراقبة الجوانب صرحنا بان الخوض فی الکلام حرام لکثرة آفاته الا لاحد الشخصین احدهما رجل وقعت له شبهة لیست تزول بکلام مرتب وعظی ولا بحدیث نقلی فیجوز ان یکون القول المرتب الکلامی رافعا لشبهته ودواء لمرضه فاستعمله

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

واشتغاله بنقض الحاجة ويحرس عنه السمع الصحيح كذى	قدم وہ اس کلام کے ذریعہ سے اور لوگون کی
ليس بحرام ذلك الغرض فانه يوشك ان يحرك في نفسه اشكالاً	شبہات مٹانے اور اہلبدعت کے ملزم کرنیکا
والثاني شخص كامل العقل راسخ القدم في الدين يريد ان يحصل هذه	قصد رکھتا ہو اسکو اس غرض کے لئے یہ علم سیکھنا
الصنعة ليداوي به مريضاً اذا وقعت له شبهة ويفحم به مبتدعاً	فرض کفایہ ہے اور پہلے شخص کے لئے
اذا نبغ فتعلم هذه الغرض من فروض الكفايات وتعلم قدر ما ذلك	فرض عین اگر اسکے سواے اسکے اعتقاد
يزيل الشك في حق المتشكك فرض عين اذا لم يمكن اعادة عقده	یقینی کا پھر آنا ممکن نہو —

اعتراض ششم کا جواب یہہ ہو کہ اگرچہ شاذ و نادر لغات ہم تک بواسطہ فراء و سیبویہ کے بطور نقل احاد پہنچے ہین مگر لغات مشہورہ جنکی معانی ہین کسیکا اختلاف نہین ہم تک بطریق شہرت و تواتر پہنچے ہین جنکو ہم بدو شعور سے آخر عمر تک کس و ناکس سے سنتے چلے آتے ہین اور اسمین وساطت سیبویہ و فراء کا دخل نہین پاتے بلکہ اکثر خلایق نے اُن کے نام بہی نہین سُنے - لفظ ما اور اسکے معنی پانی لفظ ارض اور [illegible] اور اسکے معنی باغ و امثال ذلک اسی قسم سے ہین جو ہر ایک ملک اور ہر ایک زبان مین بطور تواتر چلے آتے ہین پہر نقل سیبویہ و فراء کو انکا مدار ٹہرانا اور انکو ظنی بتانا کیا معنی رکہتا ہے اور جو اسمین بنظر دلالت و استعمال آپنے قاضی ابو الولید کا کلام شرح مواقف سے تفسیر مین نقل کیا ہو اسکا جواب اُسی شرح مواقف مین موجود ہو اور آپکی تفسیر مین بہی مرقوم آپ اس مقام مین اسکی تفصیل کرتے تو ہم بہی شرح مواقف اور آپکی تفسیر سے اُسکا جواب تفصیلی نقل کر دیتے +

اسکے بعد امام صاحب نے ایک فصل مین اُس قانون و شرائط تکفیر کا یہہ خلاصہ بیان کیا ہے

(١) نص جسمین تاویل کیجاتی ہے محتمل تاویل نہو (٢) وہ نص متواتر ہو (٣) اسکے تواتر کا علم مؤول کو ہو (یعنی وہ نو مسلم محض بے خبر نہو) (٤) اسکی دلیل تاویل قطعی نہو (٥) اسکی تاویل کا ضرر اسلام مین عظیم ہو +

پھر ایک فصل مین یہہ بیان کیا ہے کہ علماء متکلمین سے عوام مسلمانون کو جو عقاید شرعیہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو دلایل علم کلام سے نجانین کافر کھا ہے مگر یہہ انکی زیادتی ہے - اور دلایل کلامیہ کا
جاننا ہر کسیکے لئے ضروری نہین بلکہ اُن دلایل اور اس علم مین بحث و خوض بدعت و
ضلالت ہے بجز دو شخصون کے (جنکا ذکر اسی پرچہ اشاعۃ السنۃ مین بصفحہ (۸۰) گذرا ہے)
اور اکثر عوام جو دلایل کلامیہ سے آشنا نہین ٹہیک مسلمان و ناجی ہین - کافر و مخلد فی النار
وہی فرقہ ہے جس نے آنحضرت کو جہوٹا جانا یا بنظر مصلحت آنحضرت کا جہوٹ بولنا تجویز کیا -
پہر ایک فصل مین کھا ہے کہ اہل بصیرت کے لئے علاوہ از اخبار و آثار اور اسباب و مکاشفات سے
بہی انکشاف رحمت ہوتا ہے مگر اسکے ذکر مین طول ہوتا ہے ❊

پہر ایک فصل مین کھا ہے کہ بعض لوگ (جیسے کہ حضرات نیچری) یہہ خیال کرتے ہین کہ حکم تکفیر عقل
سے لیا جاتا ہے نہ شرع سے پس کافر وہ ہے جو خدا کا منکر ہے - اور جو خدا کو مانتا ہے وہ مومن
ہے (یعنی خواہ پہر وہ رسول و احکام اسلام و حشر وغیرہ امور ایمان کو مانے خواہ نہ مانے) انکی
جواب مین کہا جاتا ہے کہ علم خلود نار (جو کفر کے لوازم سے ہے) تو شرع ہی سے معلوم ہوتا ہی
پہر قبل ورود شرع اسکا جاننا کیا معنی رکہتا ہے اور اگر وہ کہے کہ یہہ بات جو عقل کہتی ہے
(کہ منکر خدا کافر ہے) شرع سے سمجہی جاتی ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ بات بھی تو شرع سے ثابت
ہے کہ منکر رسول اور قیامت کا کافر ہے پہر اسمین صرف منکر خدا کی کیا خصوصیت ہے ❊

پہر فصل اخیر مین آپ نے کہا ہے کہ بعض لوگون کا قول ہے جو ہمکو کافر کہے وہ کافر ہے یہہ قول
بھی بے اصل ہے - جبکہ مثلاً شیعہ کا قول کہ حضرت علی مرتضی اولی بالامامۃ بلافصل ہین کفر نہ ہوا
تو پہر انکی یہہ خطا و گمان کہ اس مسئلہ کا مخالف کافر ہے کیون کفر ہوگا اور جو حدیث مین آیا ہے
کہ جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر نہو تو کہنے والے کیطرف کفر رجوع کرتا ہے - اسکے معنی یہہ ہین
کہ جو کسی کو مسلمان جانکر کافر کھے تو کافر ہوتا ہے اور جو کسی کو رسول کا مکذب سمجھکر کافر کہے تو وہ
کافر نہین ہے یہہ کافر کہنا اسکے فہم کی غلطی ہے اس نے سمجہا ہے کہ وہ کافر و مکذب ہے -
اور در اصل وہ کافر و مکذب نہین ہے پس یہہ غلطی کفر نہین ہے ❊

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اخیر مین آپ نے کہا ہے فقد افدناک بہذہ التردیدات التنبیہ علی عظم الغور فی ہذہ القاعدة وعلی القانون الذی ینبغی ان یتبع فیہ فاقنع بہ والسلام وللہ الحمد وعلی نبیہ الصلوة علی الدوام۔

ان فصول و اقوال مین چونکہ امام صاحب نے تاویل و تکفیر کے باب مین کوئی نئی بات نہین فرمائی۔ بلکہ پہلے بیان کی تلخیص یا تفریع یا تائید کی ہے۔ اور جناب مخاطب نے بھی اسکے مقابلہ مین کسی تحقیق جدید کا افادہ نہین فرمایا پہلے ہی اوہام و خیالات کا (جنکو ہم بدلائل باطل کر چکے ہین) اعادہ کر دیا ہے کہ "محتمل تاویل ہونا کسکے نزدیک اور برہان کے قاطع ہونیکا کون فیصلہ کرے اور خدا کا ماننا امر طبعی ہے" اور "خلود فی النار صرف انکار خدا کی سزا ہے" وقس ہذا۔ اسلئے ہمنے اصل عبارت رسالہ امام غزالی کو نقل نہین کیا اور نہ کلام مخاطب کو اسکے مقابلہ مین نقل کر کے اسکا تفصیلی تعاقب کیا ہے بلکہ تفصیل ماسبق پر اکتفا کیا ہے ✣

اس تفصیل مین ضمناً و تبعاً بہت مسایل اصول و فروع سے بحث ہوگئی ہے و لیکن جس امر سے خاص کر اسمقام مین بحث مقصود تھی وہ یہہ امر تہا کہ نصوص شرعیہ مین تاویل کا حکم کیا ہے۔ سو تفصیل سابق نے اسمین خوب فیصلہ کیا اور صاف بتا دیا کہ شرط تاویل ظاہری معنی کا محال ہونا ہے اور محل تاویل وہ آیات و احادیث ہین جو ظاہری معنی مین قطعی الدلالة نہین ہین جنکو دوسری اصطلاح مین محکمات کہا جاتا ہے۔ پس جو شخص باوجود صحت و امکان ظاہری معنی نصوص کے انمین تاویل کرتا ہے وہ مؤول نہین ہے محرف ہے اور جو نصوص قطعیہ محکمہ مبین المراد کی ایسی تاویل کرے جو ظاہری معنی سے مخالف ہے وہ درپردہ رسول کا مکذب ہے اور یہی امر تاویل اہل حق و اہل باطل مین فارق ہے ورنہ مطلق تاویل سے کسیکو انکار نہین ہے ✣

یہہ تائید و تفصیل رسالہ امام غزالی مین آخر کلام ہے جسمین ریویو جناب مخاطب کا پورا جواب ادا ہوا۔ اور اسمین مذہب نیچری (جسکی بنا تاویل قطعیات و تحریف محکمات پر ہے) کا حال بخوبی کھلگیا اور صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ اس مذہب کے لوگون کے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسلام کا کیا حال ہے اور جو حقیقت وحی و وجود ملایکہ و دوزخ وبہشت وغیرہ صدہا اصول وفروع اسلام مین یہہ ملحدین کرتے ہین انکا کیا حکم ہے اور ان کے ظاہری ادعاء و اعتراف کلمہ الاسلام کے کیا معنی *

فالحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً علی ما وفقنا التائید الاسلام وحمایۃ الاسلام وسلام علی نبیہ محمد صاحب الحوض والمقام وعلی آلہ ھداۃ الانام واصحابہ البررۃ الکرام ـ

ضروریات متفرقہ

التماس

سنہ ۸۶ء کو چار مہینے گزر چکے ہین اور تین مہینے کا پرچہ بھی خریداران لیچکے اب تو قیمت سہ ماہی ۱۸۸۱ ارسال فرمائین جو صاحب [illegible] شروع سال مین [illegible] پیشگی عطا فرمایا کرتے ہین وہ اب کیون توقف و تامل مین ہین جو لوگ سنہ ۸۵ء بلکہ سنہ ۷۹ء کی باقیدار ہین وہ بھی خواب بے پرواہی سے بیدار ہون اور پرچہ آیندہ مین نام بنام پکار کر جگانیکی نوبت نہ آنے دین ❊

اطلاع

امداد الاسلام جواب تفسیر نیچری کی پیشگی قیمت معہ محصولڈاک ۴/ مقرر ہے رسالہ جنوری سنہ ۸۶ء مین اسکی بیان مین غلطی ہوئی ✣

اشتہار

رسالہ منہج الباری فی ترجیح صحیح البخاری (جسکا نام اسکی مضمون سے آگاہ کرتا ہے) اور رسالہ تبیان فی رد البرہان (جسمین تقلید واجتہاد سے بحث ہے) اس عاجز کی تصنیف سنہ ۸۶ء مین طبع ہوکر عنقا صفت ہوگئی تہی اب چند نسخے اسکی ہمارے ہاتہہ آئی ہین قیمت ہر دو معہ محصولڈاک ۱/ جو صاحب شایق ہون بارسال قیمت راقم سے مطالبہ فرمائین ❊ ابو سعید محمد حسین ـ لاہور ـ محلہ سید مٹھہ ـ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اشاعۃ السُّنۃ النّبویّہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیّہ

نمبر چہارم و پنجم — معہ — جلد چہارم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنّہ

بابت جمادی الاولیٰ و الثانیہ ۱۳۰۸ھ مطابق اپریل و مئی ۱۸۹۱ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت		تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالیانہ	
درجہ	مرتبہ		بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس۔	للعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عام اغنیاء و لائبریری و سوسائٹی ہا۔	ہے	ہے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	ے	۸؍
۴	قیمت رعایتی	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور رسالہ مثلی داخل کریں	ے	۱۲
۵	قیمت للّٰہی	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھیں مگر علمیت رکھیں اور اشاعت کریں۔	ثواب آخرت	دعاء خیر

یہہ ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا ہاں رسالہ بدون ضمیمہ بلسکیگا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتوں کی تفصیل و دلیل رسالہ میں مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناظرین ممکن نہیں اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہیں ہے اسلئے رسالہ بدون ضمیمہ کار برآری ممکن ہے ✝

جنکے نام اصل رسالہ یا اُسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اُسی مہینہ سے قیمت واجب الادا تصور فرماویں جس مہینے کا پرچہ وصول پاویں اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کردیں خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ مناسب ہے ✝

راقم ابوسعید محمد حسین — لاہور — محلہ سید مٹھہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ریاض ہند پریس امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

شکریہ والتماس

مہتمم اُن حضرات معاونین عالی ہمم کا دلسے شکر گزار ہے جنہون نے خود بخود دیا اشارہ پرچہ سابق پر زر باقیات یا پیشگی عطا فرمایا ہے اور مہتمم کو مرہون منت کیا ہے اُن حضرات کی مواضع اقامت یہ ہین

بنارس - جہلم کمسریٹ - جبلپور - ڈیانوان ضلع پٹنہ - دہارا سیون - رحیم آباد ضلع مظفر پور - راونڈ عدن عرب - کوچی علاقہ ملیبار - کوٹلی - گجرات - لودہیانہ لائبریری - لاہور - میانمیر - مہد آنوان ضلع پٹنہ وغیرہ وغیرہ اور جن حضرات نے اس اشارہ پر توجہ نہین کی اُنکی خدمتمین مکرر التماس کرتا ہے کہ وہ بے اعتنائی کو دور فرمادین اور زر واجب الادا ارسال کرین - انکے مواضع سکونت یہ ہین

امرتسر - آری - (یہ حضرات اکتوبر ۱۸۹۹ء سے باقیدار ہین اور باوجود کامل استطاعت کے اور مکرر تقاضون کے توجہ نہین فرماتے) بٹالہ بسرور پانی پت پیر کوٹ پٹھانہ ضلع پٹنہ ٹونک یلجے پور (یہ حضرت جون ۱۸۹۹ء سے باقیدار ہین اور یہ استطاعت کے ساتھ مولویت بھی رکھتے ہین ان کا لیت و لعل و وعدہ در وعدہ کمال تعجب و افسوس کا محل ہے) جالندہر تحصیل (یہ صاحب ہمارے اخص خواص سے تھے پر اس سال مین معلوم نہین کیا ہو گئے ہین کہ جواب خط بھی نہین دیتے) حیدر آباد دکہن (یہ صاحب جنوری ۱۸۹۹ء سے باقیدار ہین مگر نادہند نہین ہین صرف بے پرواہ ہین توجہ کرین تو دس سال کی قیمت پیشگی دینے مین تامل نکرین) دہلی - ڈیرہ دون ضلع سہارنپور ڈیرہ اسمعیلخان - راولپنڈی روپڑ ضلع انبالہ - سلطانپور - سکہر - سدیکا کل ضلع گنجام (یہ صاحب مارچ ۱۸۹۹ء سے باقیدار ہین پہلے لیت و لعل کرتے رہے اب جواب خط سے ساکت ہو رہے ہین) علی پور عظیم آباد پٹنہ (یہان کے بعض حضرات باوجود کامل وسعت کے شروع ۱۸۹۸ء سے باقیدار چلے آتے ہین اور طلب و تقاضا پر بہی بے اعتنائی کو دور نہین فرماتے) فرید آباد کوٹلہ سلطان کرنول ضلع مدراس لودہیانہ شہر مظفر گڈہ مظفر پور - ماموں کانجن مٹہ - موکل منچن آباد - ہانسی ہوشیار پور - ہوشنگ آباد - وغیرہ وغیرہ -

اطلاع

عدم فرصتی کے سبب آجتک کسی نمبر کا ضمیمہ نہین چہپا - نمبر پانچ کے ساتھ سبہی نمبرون کے ضمیمے چہپینگے جو صاحب ضمیمہ کے طالب ہون وہ قیمت اصل پرچہ کے ساتھ قیمت ضمیمہ بھی ارسال فرمادین اور شرح قیمت ضمیمہ اشتہار رسالہ مین دیکھ لین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صفحہ ۱۶۴ سے اخیر تک لائق ملاحظہ گورنمنٹ

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ششم — جلد چہارم

بابت رجب ۱۲۹۹ھ مطابق جون ۱۸۸۱ء

ضمیمہ متضمن مسائل متعلقہ محدثین اہل السنۃ

جو پیشتر شایع ہو چکا ہے

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

درجات (درجہ)	مراتب قیمت (مرتبہ)	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالیانہ: بابت رسالہ	قیمت سالیانہ: بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نوّاب اور رئیس	للعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عام اغنیا و لاہبریری و سوسائیٹیاں	عہ	ے
۳	عام قیمت	متوسط الحال [illegible]	[illegible]	۴ر
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور رسالانہ پیشگی داخل کرین	ے	۱۲ر
۵	للاہی قیمت	بہت وسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین ۔	ثواب آخرت	دعائے خیر

یہ ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہو گا ہان رسالہ بدون ضمیمہ ملسکیگا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناظرین ممکن نہین ہے اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے ۔

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسکے پہنچنے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اوسکی جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کرین۔

خط و کتابت متعلق رسالہ راقم کے نام پوری عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے ٭

راقم ابوسعید محمد حسین لاہور محلہ سید مٹھہ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چھپا۔

معذرت

جون سے اس مہینے اکتوبر تک رسالہ اشاعۃ السنہ کے نہ نکلنے کا سبب میری وہ بیماری ہوئی ہے جس سے مینے ضمیمہ نمبر ۵ کے خاتمہ مین اطلاع دی تھی - اور نیز لاہور مین عام وباء کا منتشر ہونا اور اُسمین میرے جملہ اہل و عیال اور ملازمون اور متعلقون کا مبتلا ہونا اور سب کاروبار کا بند رہنا اور کارندون کا معطّل ہوجانا اسکا سبب ہوا ھے - ہمپر اور ہمارے رسالہ پر کیا حصر ہے لاہور کے اکثر کارخانون کا یہی حال رہا ہے - جو لوگ اخبارون کا مطالعہ کرتے ہین وہ میرے اس بیان پر خوب یقین کرینگے - اور جن کو اُڑتی پڑتی ملکی خبرین پہنچتی رہتی ہیں وہ بھی اِسکی صحت میں شک نہ لائین گے - ومع ذالک مین بڑے ادب کے ساتھ اپنے رسالہ کے ناظرین و خریدارون کی خدمتمین معذرت کرتا ہون اور اِس توقف کی معافی چاہتا ہوں - آیندہ خُدا نے چاہا اور توفیق و اعانت کو شامل حال رکھا تو اِس نقصان کا جبر ہو جائیگا جیسے پہلی نمبرون کو پورا کر دیا جاویگا

ahmadimuslim.de

شکریہ و التماس

جن حضرات و معاونین نے میری التماس مندرجہ اپریل سنہ ۹۷ء کیطرف توجہ فرما کر زر باقیات ارسال فرمایا ہے اور اِس حالت فترۃ مین اُسکی معاونت کا خیال رکھا مین اُنکا دل سے شکرگذار ہون اور بذکر مواضع اقامت اُن حضرات کے انکا شکریہ ادا کرتا ہون وہ مواضع یہہ ہین -

بسروپ - پیرکوٹ - پٹھانہ - پٹیالہ - جالندھر تحصیل - دہلی - ڈیرہ دون - ڈیرہ اسمٰعیلخان راولپنڈی - سیالکوٹ ضلع گنجام - عظیم آباد پٹنہ - علی پور - لودہیانہ - مظفرگڈہ - ہوشیارپور - ماموکنجن

اور جن بے پرواہون نے اِس التماس کیطرف خیال نہین کیا نہ انکو رسالہ کی حالت فترہ پر رحم آیا نہ اُن کے خیال میں یہہ سمایا کہ چار پانچ مہینہ سے رسالہ بند ہے بس جو لوگ ہمارے طرح

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

متواتر رسالہ پہنچنے پر قیمت نہ بھیجتے تھے وہ اب رسالہ نہ پہنچنے پر کب بھیجتے ہونگے اور مصارف کارخانہ کیونکر چلتے ہوں گے۔ کیا اونہوں نے رسالہ کو مسدود و موقوف ہوا سمجھہ لیا تہا؟ اور زر باقیات کو غنیمت جان لیا تہا؟ اب وہ حضرات ترحم فرما دیں۔ ہم اُن سے پیشگی نہیں مانگتے وہ جون ۱۸۸۱ء تک بیباقی کر دیں۔ آیندہ اِس پرچہ سے سیری حاصل ہو گئی ہے تو پرچہ نہ لینے کا انکو اختیار حاصل ہے۔ پچھلے معاملہ کا تصفیہ تو انکو بہرحال بحکم شریعت و عرف واجبات سے ہے۔ اُن حضرات کے مواضع سکونت کا ذکر ضروری نہیں ہے ہر شخص اپنا حال اپنے صفحہ دل سے دیکھ سکتا ہے اور اگر انکا دل اُنکے خیال کا مظہر نہو تو وہی فہرست رسالہ ماہ اپریل باستثناء مواضع مذکورہ بالا اُنکی فہرست ہے +

مراسلہ

مجبّی مکرّمی مولوی شمس الدّین احمد صاحب سابق دیوان ریاست ٹونک حال ملازم ریاست جلیسور سلمہ اللہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب نیاز نامہ ۱۵ نومبر ۱۸۷۹ء آپنے عنایت نامہ ۲۸ دسمبر ۱۸۷۹ء میں وعدہ کیا تہا کہ بدے قیمت سات نمبر اشاعۃ السنہ بذریعہ شیخ محی الدین صاحب کتب فروش لاہور ارسال کرینگے اِس مقدار قلیل کی ہنڈوی دشوار ہے مگر اِس وعدہ کا آج کی تاریخ تک (کہ ۱۹ اکتوبر ۱۸۸۰ء ہے) ایفا نہوا۔ باوجودیکہ پرچہ اشاعۃ السنہ آج تک برابر باریاب خدمت ہو کر شرف اجابت پاتا رہا۔ اِس اثنا میں کئی خطوط بنام نامی ارسال ہوئے اُن خطوط کا جواب بھی نہیں ملا۔ معلوم نہیں وہ خطوط جناب کو نہیں پہنچے یا کسی اور عذر کے سبب جواب سے تقاعد ہوا۔ پس بخیال احتمال اول رقیمہ ہذا بذریعہ رسالہ عرض خدمت ہوا ہے کیونکہ رسالہ تو یقیناً خدمت میں پہنچتا اور ملاحظہ میں آتا ہے۔ اِسلئے کہ جس روز سے رسالہ خدمت میں پہنچنے لگا ہے کبھی کوئی نمبر (رفیوزڈ یا انکلیمڈ ہوکر) واپس نہیں آیا لہذا امید ہے کہ آپ بملاحظہ رقیمہ ہذا بہ ۱۳ جو اخیر جون ۱۸۸۱ء تک بتفصیل معروض ذیل آپکے ذمہ واجب الادا ہیں ارسال فرماوینگے اور دوبارہ اندراج اِس رقعہ کی اِس رسالہ یا کسی اور اخبار میں حاجت باقی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہ رہنے دینگے۔ اور اگر اس رقیمہ پر بھی آپکی توجہ نہوی تو ناچار یہہ رقعہ نامی و مشہور اخبارون میں درج کرایا جائیگا۔ اور عامہ اہل اخبار کو جو اکثر وصولی قیمت کے شاکی رہتے ہین وصول زر کا ڈہنگ بتایا جائیگا۔ والسلام مع الاکرام ؛

تفصیل

بابت جون لغایت دسمبر ۷۹ء ۱۲/ سال تمام ۸۰ء ۱/ جنوری لغایت جون ۸۱ء ۸/ ضمیمجات ششماہی ۸۱ء ۸/

نمقہ ابو سعید محمد حسین۔ لاہور محلہ سید مٹھہ۔

نوٹس

یہی معاملہ جواب خطوط نہ دینے کا اور قیمت ادا نکرنیکا بعض اور صاحبون سے بھی سرزد ہو رہا ہے اُنکے ساتہہ بھی بالآخر یہی معاملہ ہوگا مناسب ہے کہ اس سے پہلے وہ اپنا تصفیہ کرلین۔ ورنہ ہمارے اس طریق مراسلہ و مطالبہ زر کو شکایت نہ سمجھین۔

ahmadimuslim.de

جواب شکایت دوستے

ایک معزز دوست نے مقام ملتانی ضلع بیتول سے اشتہار کتاب مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین کی اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۴ کیساتہہ شائع ہونے پر یہہ شکایت تحریر کی ہے کہ اُنہون نے کتاب کو ملاحظہ کیا تو مضمون اشتہار کو مطالب کتاب سے مطابق نہ پایا۔ لہذا ایسے اشتہار کا ایسے مستند رسالہ اشاعۃ السنہ مین درج ہونا مناسب نتہا مین اس ولی دوست کی اس شکایت کی قدر کرتا ہون اور اسکو قدر دانی اشاعۃ السنہ کی دلیل سمجہتا ہون۔ مگر مین اشاعۃ السنہ کو اس شکایت کا مورد نہین سمجہتا۔ نہ وہ اشتہار اشاعۃ السنہ مین درج ہوا نہ اسپر اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے کچہہ اپنی طرف سے لکہا۔ وہ اشتہار بفرمایش مولف علیحدہ چہپا۔ اشاعۃ السنہ کے ساتہہ صرف تقسیم ہوا اور شیوع پایا ہے اور یہہ عام قاعدہ ہے کہ بڑے بڑے مشہور و معتبر اخبار و رسایل مین بہت سے تجارتی چیزون کے اشتہارات درج ہوتے ہیں پہر وہ اڈیٹر کیطرف سے نہین سمجے جاتے ہیں اور نہ اڈیٹر اُنکے ذمہ وار ہوتے ہیں۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہمنے تو اس اشتہار کو درج رسالہ بھی نہین کیا صرف رسالہ کے ساتھ شایع کیا ہے پھر ہمارا رسالہ اس شکایت کا محل کیونکر ہو سکتا ہے۔

اعلان

کتاب براہین احمدیہ کے چھپنے مین مہتمم مطبع کی بعض مجبوریون کے سبب توقف ہو گیا ہے اب مہتمم مطبع نے بتاکید وعدہ دیا ہے کہ حصہ سیوم کو بہت جلد چھاپ کر تیار کرتا ہون پس ناظرین وخریداران اصطبار فرماوین اور عفو کو کام مین لاوین۔

خاکسار غلام احمد۔ از قادیان۔ ضلع گورداسپور

اشتہار

مولفین رسایل وکتب دین وغیرہ علوم کو واضح ہو کہ ان دنون ایک کتاب مسمی بنام التواریخ تالیف جناب منشی حسین علی صاحب فرحت دہلوی (جو خاندان ابو الفضل وفیضی سے ہین) لاہور مین چھپکر تیار ہوئی ہے۔ اس کتاب مین ایک سے دو ہزار اعداد تک کے جملے وتاریخی مادے اس کثرت سے موجود ہین کہ بنظر اسکے اس کتاب کو تاریخی مادون کا خزانہ کہا جاسکتا ہے۔ مولف عالی ہمت نے اس کتاب مین وہ کام کیا ہے جسکو لوگ بڑی مشکل سمجھتے ہین اور اسمین تاریخین بنانیکے وقت ہاتف غیبی سے مدد لیتے۔ مولف نے عالم غیب کو شاہد بنادیا اور اس مشکل کو آسان کردیا۔ قیمت کتاب (عہ) محصول ڈاک (۴ر) جو صاحب طالب وشایق ہون وہ بارسال قیمت میر نثار علی صاحب شہرت اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب لاہور یا الہی بخش کتب فروش لاہور بازار کشمیری سے درخواست کرین +

اشتہار

جب یہانتک نوبت پہنچ گئی کہ سید احمد خان صاحب نے صاف یہہ لکھدیا کہ نبوت خدا کی طرف سے مقرر نہین ہوتی اور نہ خدا کی طرف سے کوئی پیغام لاتا ہے اور جو پیغام لانیوالا پیغمبر کو نظر آتا ہے وہ (نعوذ باللہ منہا) صرف اسی طرح کا خیال ہوتا ہے جیسے مجنونکو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بند ہوجاتا ہے معجزات کا بالکل انکار کیا اور معجزات کی دلیل نبوت ہو نیمین بہت سی گفتگو کی۔ حضرت موسیٰ کیواسطے جو دریا کا پانی جدا ہو گیا تہا اُسکو مدّ و جزر بتایا۔ معجزہ سے انکار کیا۔ ملک کے وجود سے بالکل انکار کیا اور یہہ بھی صاف کہدیا کہ قرآن سے جو حکم ثابت ہو یقین کرنیکے قابل نہین۔ احادیث صحیح کا انکار تو اپنے اوپر فرض سمجھلیا اور رسول اللہ کے قول کی ذرا بھی وقعت نہ سمجھی فرشتون کو یہہ کہا کہ وہ مسلمانون کے اعتقاد کے بموجب چیلون کیطرح منڈلاتے پہرتے ہین۔ حورون کو اِس ملک کی کھوسنون سے تشبیہ دی جنت و نار کی حقیقت جو قرآن سے ثابت ہوتی ہے اُسکو بیہودگی بتایا۔ چنانچہ سب تصریحات سیّد احمد خان صاحب کی تفسیر مین موجود ہین۔ اور یہ مضامین اُردو مین چھاپ کر شائع کرنے شروع کئے اور لوگون نے اُن مضامین کو نہایت عجیب سمجھکر بہت شوق سے دیکھنا شروع کیا اور اِس قسم کی کتابین گران قیمت ہاتہون ہاتہ بکنی شروع ہوئین اور اُنکے دیکھنے سے عوام کے اعتقاد [illegible] اسلام مین فتنہ عظیم پیدا ہونیکا خوف ہوا پس ہمنے اللہ کی توفیق سے حسبۃً للہ اِس فتنہ کے دفع کرنیکے لئے کمر ہمّت باندہی ہے اور نیچریون کی ردّ مین ماہوار ایک پرچہ بطور اخبار جاری کرنا تجویز کیا ہے جسکی قیمت سالانہ گورنمنٹ انگریزی و والیان ملک سے عہ روسا و امرا سے عہ عام شائقین سے ۵ مع محصولڈاک مقرر کی گئی ہے۔ یہہ پرچہ یکم ماہ شعبان سے جاری ہوا ہے برادران دینی سے توقع ہے کہ حمایت اسلام کو فرض سمجھکر اِس کار خیر مین ہماری مدد کرین تاکہ اُسکے مصارف کے مشکلات اُسکے اجرائے کے مانع نہون اور اُنکی مدد صرف اسقدر کافی ہے کہ ایک ایک پرچہ اپنے ملاحظہ کے واسطے منظور فرماوین ہر قسم کی تحریر پیڈ اور کواغذ زر رجسٹری شدہ بنام مالک مطبع آنا چاہئین جو حضرات مضامین سے امداد فرمائینگے ایک پرچہ مفت پائینگے ✣

العبد محمد امجد علی مالک اخبار عظیم اسم مرادآباد

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

اڈیٹر لکھتا ہے

اِس رسالہ کے دو نمبر بابت شعبان و رمضان ۹۸ھ میری نظر سے گزرے ہین مؤلف رسالہ نے (جزاہ اللہ خیرا) تحریر و بیان مین ایسا اختصار و ایجاز مدنظر رکھا ہے کہ گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے و مع ذلک جس مضمون سے تعرض کیا ہے اُسمین الزام مخاطب کو حد کمال تک پہنچادیا ہے ۔ اِس کمال معنوی پر اسکا حسن صوری اور ہی جلوہ دکھا رہا ہے اور حلیہ خط زیبا اور طبع مصفّا زیب و زینت دوبالا کر رہا ہے ۔ تسپر معاوضہ روئے نمائی قلیل ہے ۔ شایقو دوڑو اور اِس یوسف کے خریدارون مین داخل ہوکر باین الفاظ خدا کا شکر ادا کرو ع جمادی چند دادم جان خریدم ۔ بحمد اللہ عجب ارزان خریدم

رسالہ نیچر خوبی پر

ریویو

ahmadimuslim.de

یہہ رسالہ میری ایک عزیز دوست ڈاکٹر محبوب داد خان کی تالیف ہوا اُسمین مؤلف نے نیچر (یعنی مخلوقات) کے صنایع و بدایع کو اِس خوبی سے بیان کیا ہے کہ اُس سے بے اختیار وجود خالق کا اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ اور اِس بیان سے امام غزالی کے اُس قول کو تصدیق کیا ہے جو اُنکے رسالہ منقذ من الضلال سے اشاعت السنہ نمبر ۵ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ مین منقول ہوا ہے کہ حکماء طبعیین نے عالم طبعیت اور عجائبات حیوانات و نباتات مین (جو منجملہ نیچر ہین) بحث کی اور علم تشریح اعضاء حیوانات کو ٹٹولا اور اُسمین خدا کے عجائب صنائع کو دیکھا تو انکو ناچار خداوند عالم کے وجود کا قایل ہونا پڑا ۔ اور اِس تشریح اور عجائبات منافع اعضا مین جو کوئی غور کریگا اُسکو ضرور علم بوجود خالق حاصل ہوگا ۔

مین اِس رسالہ کو بدل پسند کرتا ہون اور اہل شوق کو اُسکی خریداری کی رغبت دلاتا ہون اسکی قیمت معہ محصولڈاک (۲ر) مقرر ہوئی ہے اور مواضع فروخت مقامات ذیل ہین ۔

(۱) دہلی بازار فتحپوری ۔ دوکان شیخ نور الٰہی سوداگر ادویات انگریزی ۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۲) دہلی چتلی قبر - دوکان ڈاکٹر غفار داد خان -

(۳) رانی کھیت کمسریٹ - مقام سکونت مولف سلمہ اللہ -

مناظرات مذہبی

پر

مناسب رائے

لایق توجہ گورنمنٹ و اراکین ہر مذہب و ملت

جو درحقیقت بحث و مناظرہ تقریری و تحریری کے لئے ایک دستور العمل و قانون امن ہے اور اس سے عموماً مباحثات تحریری و تقریری مختلف فرقہ ہا اہل اسلام - ہنود - نصاری وغیرہ مذاہب پر ہر منصف کی رائے کو رائے لگانیکا موقع ملسکتا ھی کہ از انجملہ کونسا مباحثہ مبنی بر انصاف و خیر [illegible] و شر ہے ؎

ahmadimuslim.de

مناظرہ اصطلاح علماء فن مین اس بحث و گفتگو کا نام ہے جو اظہار صواب و تحقیق حق کی نظر سے کیجاتی ہے اور یہہ مناظرہ حق و باطل و صواب و خطا مختلف آراء کے تحقیق و تمیز کے لئے عمدہ ذریعہ ہے - یہہ مناظرہ نہ ہوتا تو بہت سی باتون کے صواب و خطا کا انکشاف نہوتا - مگر افسوس ایک مدت دراز سے مختلف فرقہ ہا اہل اسلام وغیرہ اہل ملل و نحل سے وجود مناظرہ عنقا صفت ہوگیا ہے اور بجائے اسکے **مجادلہ** (جو بحث بغرض الزام مخاطب سے عبارت ہے) یا **مکابرہ** (جو بلا کسی غرض و منفعت کے شور و شغب کرنیکا نام ہے) اکثر لوگون مین مروج و دستور العمل ہو رہا ہے ؎ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز + بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بو العجبیست - پھر اس مجادلہ یا مکابرہ مین بھی تہذیب و انصاف سے کام نہین لیا جاتا - بلکہ بے تہذیبی و ناانصافی کو درجہ کمال پر پہنچایا جاتا ہے انکے **مناظرے** (جو درحقیقت مجادلے یا مکابرے ہین) دو قسم ہوتے ہین -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قسم اول مناظرات تقریری قسم دوم مناظرات تحریری -

قسم اول کا بعینہ وہی حال ہوتا ہے جو درندون (تعیین جنس و نام سے لحاظ آتا ہے) کی لڑائی مین دکھائی دیتا ہے - جب دو درندے آپسمین مقابلہ کرنا چاہتے ہین تو پہلے ایک دوسرے کو تیوڑی چڑہا کر تیز نگاہ سے دیکھتا ہے پہر تھوڑی تھوڑی گونجتی ہوئی آواز نتھنون سے نکلتی ہے - پہر تھوڑا سا جبڑا کہلتا ہے اور دانت دکھائی دینے لگتے ہین - پہر حلق سے آواز آنے لگتی ہے - پہر دو باچہین چڑہ جاتی ہیں اور دانت باہر نکل آتے ہیں اور موُنہہ سے جھاگ نکل پڑتی ہے اور سخت آواز کے ساتھہ ایک دوسرے پر حملہ کرتا ہے اُسکی ٹانگ اُسکے موُنہہ مین اور اسکا ہاتھہ اسکے جبڑے مین اِس نے اسکو پہاڑا اور اُس نے اسکو پچھاڑا آخر جو دونون مین سے کمزور ہوا دُم دبا کر بھاگا -

یہی حال ان بے انصاف و غیر مہذب مجادلین کی مجالس مناظرہ مین ہوتا ہے

ahmadimuslim.de

پہلے ایک دوسرے کو اُسی سے ایک ایسی الزامی بات جو اسکا دل دکھائے کہدیتا ہے وہ اسکے جواب مین ویسی ہی الزامی بات اُسکے ذمہ لگاتا ہے - پہر وہ جواب مین کہتا ہے تم جاہل ہو اس بات کو تُم کیا جانو - وہ جواب دیتا ہے تُم کافر ہو تم مسایل دین کو کیا سمجہو - پہر دونون فریق کی نگاہیں بدل جاتی ہین تیوڑیان چڑہ جاتی ہین باچہین چڑہ جاتی ہین دانت نکل پڑتے ہین موُنہہ سے تہوک اوڑنے اور جھاگ نکلنے لگتی ہے سانس چڑہ جاتا ہے چیخ و چلاہٹ شروع ہو جاتی ہے - آستینین چڑہا کر ہاتھہ پہیلا کر ایک دوسرے پر حملہ کرتا ہے اسکی ڈاڑہی اسکے ہاتھہ مین اور اُسکی گردن اُسکی بغل مین - اِسکا جوتا اُسکے سر پر اور اسکا مکہ اسکے موُنہہ پر خوب سر پھٹول ہوتی ہے - آخر کمزور آدمی پٹ کر کپڑے جھاڑتا سر کے بال سنوارتا ہوا گھر کی راہ لیتا ہے - اور اگر اِس مجلس مین کوئی عقلمند ہوا اور مارپیٹ کی نوبت نہ آئی تو گالی گلوچ تو ضرور ہی ہوتی ہے - پہر مارپیٹ کی کسر کچہری عدالت مین نکالی جاتی ہے اُس نے اِس پر توہین مذہب کی نالش کر دی اُس نے اسپر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ازالہ حیثیت عرفی کی عرضی دی - آخر فریقین مین سے کسی نہ کسی کو قید یا جرمانہ کی سزا ہوتی ہے یا مچلکہ و ضمانت دیکر خلاصی ہوتی ہے اور اگر کسی دور اندیش کے کہنے سننے سے نالش رک گئی تو اسکی کسر تحریرات و اخبارات کے ذریعہ نکالی جاتی ہے کوئی (جسکا فتوی چلتا ہے) تو اپنے مخالف کی نسبت گریز و فرار کا اشتہار دیکر یہہ فتوی لگاتا ہے کہ اسکا حقہ پانی بند کیا جاوے اور اُسکے پیچھے کوئی نماز نہ پڑہے اور اسکے ساتھ کہانے پینے ملنے بیٹھنے کا برتاؤ و معاملہ کوئی نہ رکھے جو ایسا کریگا وہ بھی دین سے خارج کیا جائیگا اور اُسکا حقہ پانی بند ہوگا - اور کوئی (جو مفتی قاضی نہین ہوتا) اخبارون و اشتہارون کے ذریعہ سے اپنے مخالف کی گریز و فرار و کفر و ارتداد کی تشہیر کرتا ہے اور اُسکی نسبت جو لکہنا ہو سو لکھتا ہے - الغرض ایک دوسریکے ذلیل کرنیمین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین ہوتا -

اسکا سبب اور اصل اصول یہی ہے کہ ہر ایک فریق کو اپنے مخالف کا ذلیل کرنا منظور رہتا ہے - اور جلسہ مناظرہ اسی غرض و تقریب سے منعقد کیا جاتا ہے - حق کہنا یا حق سننا اپنی غلطی پوچھنا یا دوسری کی غلطی بتانا کسی کو مدنظر نہین ہوتا پہر اس ذلیل کرنے مین کوتاہی کرنے مین خلاف مفروض لازم آتا ہے جسکا ارتکاب ایسے متہوّر پہلوانون سے کب ممکن ہے لہذا جتنے جسقدر بن آتی ہے تذلیل خصم مین کوشش کرتا ہے -

یہ باتین ہمنے فرضی و احتمالی نہین کہین بلکہ واقعی و یقینی بیان کی ہین جو اپنی آنکھون سے دیکھی یا کانون سے سنی ہین -

لاہور - امرتسر - بٹالہ - وزیر آباد - مانگٹ والہ بھیرہ خوشاب - لودہیانہ - دہلی - کوٹلی لوہاران - پیلی بہیت - آرہ - وغیرہ متعدد مقامات کی مناظرات مین ان باتون کا وقوع ہوا - کہین مارپیٹ ہوئی کہین فتوون کی تلوار چلی

تصدیق حقوق مصنف (۱) اسمیں قومی جنگ کا حال ... دوسری کتاب کو مضمون زیادہ ... آخر میں ... صفحات ... دوسری کتاب ... آخری جلد نظر ثانی ... ہوگا -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

کہین عدالتون تک نوبت پہنچی کہین اخبارون واشتہارون مین خاک اوڑہی- اور سب وشتم وطعن وتوہین سے تو کوئی مجلس خالی نہین گزری- میرے اس بیان مین کسیکو شک ہوگا تو مین بہ تفصیل حالات مناظرہ ہر ایک مقام کی اوسکی تسلّی کر دونگا-

ان مناظرات کا یہ حال دیکھکر مین نے اہا سال سے اُنکی مجالس عامہ مین مناظرہ کرنے سے اعراض وانکار اختیار کر رکھا ہے اور جب کوئی برطبق مثل مشہور (تو مان نمان مین تیرا مہمان) خواہ مخواہ مدعی مناظرہ ہوتا ہے تو اوسکے سامنے ایسے شروط کو پیش کیا جاتا ہے کہ اولاً تو اون شروط کی یمن و برکت سے وہ ظاہری مناظرہ (جو حقیقت اور باطن مین جہاد مجادلہ ہوتا ہے) وقوع مین نہ آوے اور وہ شروط اس معدن شر و فساد کے روکنے کے لئے قل اعوذ برب الفلق الخ و قل اعوذ برب الناس الخ کا کام دین اور اگر وہ مناظرہ وقوع مین آہی جاوے تو جس شر و فساد کا اس سے اندیشہ ہوتا ہے وہ واقع ہونے پاوے- مفسدین کی نیت فساد دل کی دل ہی مین رہجاوے اون شروط کی پابندی اونکو کچھہ نکرنے دے- وہ شروط سحر یا اعجاز کا کام دین اور بقلب حقائق بطور خرق عادت انکی مجادلہ کو مناظرہ بنا دین-

اون شروط کو مینے مختلف اوقات و متعدد مواضع مین پیش کیا سنہ ۸۸ء مین بمقام وزیرآباد- و مئی و جون سنہ ۸۸ء مین بمقام کاٹھ گڈہ (چنانچہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲ مئی و ۹ جون سنہ ۸۸ء مین مندرج ہے) اور اکتوبر سنہ ۸۸ء مین بمقام بٹالہ ضلع گورداسپورہ (چنانچہ ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۸۸ء مین مرقوم ہے) اور اپریل سنہ ۸۸ء مین بجواب درخواست مناظرہ اہل دہلی- چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۳ مین منقول ہے- آخری شروط جو اہل دہلی کے جواب مین پیش کی گئی تہین اونکی تفصیل معروض ذیل ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جنکے عرض و بیان سے غرض یہہ ہے کہ ناظرین اور وہ اراکین جنکو ہم اس مضمون کیطرف توجہ دلانا چاہتے ہین اون شروط کو غور کی نگاہون سے دیکھین پہر اونکے واجبی یا ناواجبی ہونے کی نسبت منصفانہ رائے دین۔

وہ شروط یہ ہین

الف حضرات مخاطبین مدعیان مباحثہ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع سے درخواست کرین کہ ہم عام مجلس مین مذہبی گفتگو کرنا چاہتے ہین ہمکو پولیس کی مدد دیجاوے اور شور و فساد سے مجلس مین امن رہے جبتک یہ انتظام مجلس کا نہوگا عام مجلس مین مباحثہ نکیا جاویگا۔

ب اس مجلس عام کی حاضرین کی بہی فہرست لکہی جاوے تاکہ وہ لوگ جو ثقہ نہین نہ عزت کا خوف رکہتے ہین نہ مواخذہ پولیس سے ڈرتے ہین اور سخت کلامی سے رہ نہین سکتے [illegible] جلسہ مین داخل ہونے پاوین۔

ج فریقین سے ایک ایک شخص گفتگو کیواسطے مقرر ہو اور اسکے سکوت کو سب اپنا سکوت و الزام مان لین اور جب وہ ساکت ہو کر رہ جاوے تو پہر دوسرے شخص کو اسی شرط سے پیش کرین۔

د کوئی شخص جانبین سے کلام مناظرین مین دخل نہ دے نہ شہادۃً نہ اعانۃً نہ صراحۃً نہ اشارۃً

ہ کوئی شخص مناظرین و حاضرین مجلس کی نسبت سخت کلامی و توہین نکرے نہ زبان سے نہ کسی فعل یا اشارہ سے۔

و جو کچھہ فریقین بیان کرنا چاہین وہ پہلے تحریر مین آوے پہر تقریر مین اور تا اختتام کلام ایک فریق کے دوسرا شخص لب نہ ہلاوے۔

ز اثناء گفتگو مین مبحث مقصود سے خروج نہو اور اگر کوئی اجنبی امر مقصود کا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir　ahmadimuslim.de

موقوف علیہ ہو تو اوسکو قبل از بحث طے کرلیا جاوے۔

ح مسائل مجوزہ مقرر کئے جاوین۔ پہر قبل اختتام بحث اون مسائل کے فیصلہ دوسری طرف نہ جاوین۔

ط جب کسی فریق کے نزدیک بحث اختتام کو پہنچے تو تحریرات طرفین کسی منصف مسلم الطرفین کے پاس ارسال کیجاوین۔ پہر جو منصف صاحب بحث رونداد تحریرات (نہ اپنی خیالی تحقیقات) کے فیصلہ کرے وہ فریقین تسلیم کرلین۔

ی جو شروط مذکورہ خصوصاً شرط چہارم و پنجم کا خلاف کرے وہ مجرم قرار دیا جاوے اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا کا مستحق ہو۔ اور یہہ بات بطور اقرارنامہ فریقین سے لکھوائی جاوے۔

ان شروط نے اکثر مواضع مین تو موذیین کا کام دیا اور اصل مناظرات معدن فسادات کو وقوع سے روکا۔ اور بعض جگہہ مناظرہ وقوع مین آیا تو ان شروط کی برکت سے عین مجلس مناظرہ مین شر و فساد ہونے نہ پایا۔ اگرچہ بعد اختتام مناظرہ خصوم نا انصاف نے بذریعہ تحریرات و اشتہارات اپنا آخری کام کرلیا۔ اصلی واقعات کو برخلاف واقع مشہور کرکے لوگون کو بہکایا اور پہلی حالت سے ہٹایا اسی نظر سے مین ایسے مناظرات کے نہونے کو ہونے پر (اگرچہ بپابندی شروط ہون) ترجیح دیتا ہون۔ اور جن مواقع پر عدم تسلیم شروط کے سبب مناظرہ موقوف رہا انکو اون مواقع سے جہان بپابندی شروط وقوع مین آیا بنظر مآل و انجام کار بہتر سمجھتا ہون اور اکثر جہان کہین سے مناظرہ کے لئے میری طلبی ہوتی ہے اعراض و انکار کرجاتا ہون۔

میرے بزعم خود دشمن و ناوان دوست میرے اس اعراض و انکار کو گریز و فراریت بہتی و بزدلی کہتے ہین مگر مین بخیال مآل و انجام کار اس

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اعراض وانکار کو بڑی خوشی وافتخار سے اپنا شعار سمجھتا ہون - اور ایک بار نہین ہزار بار کہتا ہون کہ مین ایسے مناظرون سے ہمیشہ کے لئے انکاری ہون - میرے اس انکار کو وہ لوگ دنیا مین پھیلاوین اور مجھے کبھی کسی مناظرہ مین نہ بلاوین - ہان ایسے مناظرات سے مجھے انکار نہین ہے جو درحقیقت مناظرات ہون - یعنے دوستانہ بحث وگفتگو بغرض اظہار صواب وتحقیق ہو - فریقین اپنی غلطی خیال کا دریافت کرنا یا دوسرے کی غلطی رائے کا اخلاق ومحبت وانسانیت سے ظاہر کرنا چاہین اور وہ لوگ بھی ایسے ہون جنہین باہم سابق کینہ وعداوت وبداخلاقی ونفسانیت نپائی جاوے - بلکہ حسن خلقی ونیک نیتی سے اونکی شہرت ہو - اور مجمع عام مین اوباش خلائق کا جمع کرنا بھی وہان مرکوز خاطر نہو - دوچار دوست باہم ملکر بیٹھین اور نہایت متانت وشائستگی سے گفتگو کرین - جب ایک دوسرے کے جواب وخلاف مین کچھہ کہنا چاہے تو ایسے الفاظ سے اپنے خلاف کو تعبیر کرے کہ دوسرے کو اسمین مخالفت ونفسانیت کی بو نہ آوے مثلاً یون کہے کہ آپکا فرمانا بجا ہے مگر میرے فہم ناقص مین نہین آیا - آپ اس مدعا کو دوبارہ ادا کرین - اور میرے ان شکوک کو جو اس مدعا کے نسمجھنے سے مجھے مانع ہوئے ہین حل کر دین - یا یون کہے کہ آپکی تقریر ماشاء اللہ نہایت سچائی ونیک نیتی پر مبنی ہے مگر افسوس فلان فلان وجہ سے مجھے اس سے توافق کرنے مین عذر ہے - اسی قسم کے دو تین دفعہ تقریرین کری - پھر جب دیکھے کہ مخاطب ہماری بات نہین سمجھتا - یا جو وہ کہتا ہے اپنی سمجھہ مین نہین آتا تو اس گفتگو کو دوسرے وقت پر موقوف ومعلق کر دے اس پیرایہ وعذر سے کہ اس وقت ہمارا فہم اس گفتگو کے سمجھنے سے قاصر ہے اسلئے اوسکو دوسرے وقت پر ملتوی کیا جاتا ہے - اس عنوان سے گفتگو ہو تو تقریر حق ومدلل دوسرے کے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دل مین تریاق کا سا اثر پیدا کرے اور مناظرہ واقعی اثر دکھائے۔

قسم دوم (یعنے مناظرات تحریری جو بذریعہ کتب و رسائل وقوع مین آتی ہین) کا بھی ایسا ہی حال ہوتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ انمین سر پھٹول اور جوتم جوتا کی نوبت نہین آتی باقی سب وشتم وطعن و توہین و فتووں اور نالشون کی تلوار بدستور چلتی ہے۔ ان سب باتون کی تفصیل اور اسکی شناعت و قباحت پر دلیل سے مجھے اس مقام مین بحث نہین میری بحث دو امر سے ہے اور ان ہی کی طرف ناظرین کو توجہ دلانا میرا مقصود ہے۔

امر اوّل یہہ کہ ان تحریرات مین بعض اشخاص اپنے مخاطب کے علاوہ اسکے معبودون و اکابر مذہب کو برا کہتے ہین اور سبّ و توہین سے یاد کرتے ہین اور یہہ امر میرے خیال و علم مین کسی مذہب کے رو سے جائز نہین ہے۔ اور مذاہب کے نقل و بیان سے توہین اس مقام مین تعرض نہین کرتا اسکو ان ہی مذاہب کے حامیون اور عالمون کے بیان پر حوالہ کرتا ہون۔ مذہب اسلام کے ہدایت و نصیحت کو اس مقام مین ہدیہ ناظرین کرتا ہون۔ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے مت گالی دو انکو جنکو یہہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہین (ایسا کرو گے) تو یہہ ازراہ تعدی خدا کو گالیان دینگے۔

> ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوًا بغیر علم (انعام رکوع ۱۳)

اور اوسکے رسول مقبول نے فرمایا ہے کبیرے گناہون سے ایک بڑا گناہ یہہ ہے کہ انسان اپنے مان باپ کو لعنت کرے لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلعم مان باپ کو کوئی کیونکر لعنت کرتا ہے۔ فرمایا یہہ کسیکے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے بدلے اسکے باپ کو گالی دیتا ہے یہہ اسکی مان کو گالی دیتا ہے وہ اسکی مان کو گالی دیتا ہے۔

> عن عبد اللہ بن عمرؓ قال قال النبی صلعم ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ وکیف یلعن الرجل والدیہ قال یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ
>
> رواہ البخاری صفحہ ۸۸۳ فی صحیحہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

یہہ آیہ خدا تعالے نے مشرکین عرب کے اس قول کو کہ "تو نے قرآن لوگون سے سیکہا ہے" ذکر کرنے کے بعد فرمائی ہے جس سے مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان انکے اس قول کو سنکر اسکے بدلے ومقابلہ مین انکے معبودون کو برا کہین۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اسکے بدلہ مین خدا کو برا کہنے لگ جاوین۔ اسمین ہمارے عین مقصود اور مبحوث عنہ کا قانون بتایا اور یہ فرمایا ہے کہ جب بحث ومناظرہ مین خصم جہالت ونفسانیت اختیار کرے تو اوسکے جواب مین تم جہالت اختیار نکرو بلکہ درگذر کرکے اعراض کر جاؤ۔ چنانچہ دوسری آیات مین ارشاد فرمایا ہے۔ جب مومن لغوبات کسی سے سنتے ہین تو اس سے منہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین ہمارے لئے ہمارے اعمال تمہارے لئے تمہارے۔ اور فرمایا جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہین تو وہ سلام علیکم [illegible] ہین۔ اور فرمایا جب وہ بیہودہ مجالس سے گذرتے ہین تو انسے بچکر نکل جاتے ہین۔

> واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ وقالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔ قصص ع ۶
> واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما
> واذا مروا باللغو مروا کراما۔ فرقان

یہ معنے آیت کے جو ہمارے خیال مین آئے ہین بعینہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین فرمائے ہین چنانچہ کہا ہے۔ "اعلم ان ہذا الکلام ایضا متعلق بقولہم للرسول انما جمعت ہذا القرآن من مدارسۃ الناس ومذاکرتہم فانہ لا یبعد ان بعض المسلمین اذا سمعوا ذلک الکلام من الکفار غضبوا وشتموا آلہتہم علی سبیل المعارضۃ فنہی اللہ تعالی عن ہذا العمل لانک متی شتمت آلہتہم غضبوا فربما ذکروا اللہ تعالی بما لا ینبغی من القول فلاجل الاحتراز عن ہذا المحذور وجب الاحتراز عن ذلک المقال۔ وبالجملۃ فہو تنبیہ علی ان خصمک اذا شافہک بجہل وسفاہۃ لم یجز لک ان تقدم علی مشافہتہ بما یجری مجری کلامہ فان ذلک یوجب فتح باب المشاتمۃ والسفاہۃ وذلک لا یلیق بالعقلاء۔

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

اِس عبارت کا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو ہمنے بیان معنی آیت مین کیا ہے اسکی اعادہ وتکرار کی حاجت نہین ہے - اور تفسیر کبیر ومعالم وغیرہ مین یہہ بہی کہا ہے کہ مسلمانون نے انکے معبودون کو برا کہا تب اس آیتہ کا نزول ہوا - اور تفسیر معالم مین ہے کہ ابن عباس (صحابی) نے فرمایا ہے جب آیت انکم و ماتعبدون من دون اللّٰہ حصب جہنم نازل ہوئی تو مشرکین نے کہا یا محمد ہمارے معبودون کے برا کہنے سے تو باز آ ورنہ ہم تیرے رب کو برا کہینگے - پس خداتعالے نے انکے معبودون کو بُرا کہنے سے منع کر دیا - قتادہ (تابعی) نے کہا ہے مسلمان بتون کو بُرا کہتے تہے - تب خداتعالے نے انکو اس سے منع کیا تاکہ وہ خدا کو بُرا نہ کہین اسلئے [illegible] قوم [illegible] بعد [illegible] وفات ابوطالب کا قصہ نقل کیا جس مین اسی قسم کا بیان ہے - پہر فرمایا) جب یہ آیتہ ممانعت وشنام دہی نازل ہوئی تو آنحضرت نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ تم اپنے خدا کو برا نہ کہو پس لوگ انکے معبودون کو برا کہنے سے رُک گئے اس آیتہ مین اگرچہ بظاہر بتون کے بُرا کہنے سے ممانعت ہی مگر درحقیقت خدا کو برا کہنے سے ممانعت ہے اِس لئے کہ بتون کو بُرا کہنا خدا کو برا کہنے کا سبب ہے -

قال ابن عباس لما نزلت انکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جہنم قال المشرکون یا محمد لتنتہین عن سب آلہتنا اولنہجون ربک فنہاہم اللّٰہ تعالی ان یسبوا اوثانہم - وقال قتادہ کان المسلمون یسبون اصنام الکفار فنہاہم اللّٰہ عزوجل عن ذلک لئلا یسبوا اللّٰہ فانہم قوم جہلۃ ... فلما نزلت ہذہ الآیۃ قال رسول اللّٰہ صلعم لاصحابہ لا تسبوا ربکم فامسک المسلمون عن سب آلہتہم - وظاہر الآیۃ وان کان نہیا عن سب الاصنام فمقتضی النہی عن سب اللّٰہ تعالی لان سبہا سبب لذلک

مجدد العصر مشتہر العلم فی البدو والحضر مرجع العز والکمال نواب ریاست بہوپال لازال بالاقبال نے تفسیر فتح البیان مین فرمایا ہے کہ اِس آیتہ کے معنے یہہ ہین یا محمد والمعنی لا تسب یا محمد اللّٰہ کفار کے معبودون کو برا نہ کہہ یہہ خدا کو برا کہنے کا سبب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

هؤلاء الكفار التي يدعونها من دون الله فيتسبب عن ذلك سبهم لله عدوا وتجاوزا عن الحق وجهلا منهم وفي هذه الآية دليل على ان الداعي الى الحق والناهي عن الباطل اذا خشي ان يتسبب عن ذلك ما هو اشد منه من انتهاك حرم ومخالفة حق ووقوع في باطل اشد كان الترك اولى بل واجبا + + + وقد ذهب جمهور اهل العلم الى ان هذه الآية محكمة ثابتة غير منسوخة وهي اصل اصيل في سد الذرائع وقطع التطرق الى الشبه + + + وعن ابن عباس قال قالوا يا محمد صلعم لتنتهين عن سبك آلهتنا او لنهجون ربك فنهاهم الله ان يسبوا اوثانهم فيسبوا الله عدوا بغير علم وقد ثبت في الصحيح ان رسول الله صلعم قال ملعون من سب والديه قالوا يا رسول الله وكيف يسب الرجل والديه قال يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه

ہو گا اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ جو شخص لوگوں کو حق کیطرف بلاوے اور باطل سے ہٹاوے جب اُسکو اس امر و نہی کے سبب اس سے بڑھکر ہتک حرمت و مخالفت حق و ارتکاب باطل کا خوف ہو تو اُسوقت امر و نہی کو ترک کرنا اولی بلکہ واجب ہے ۔ + + + جمہور اہل علم قائل ہیں کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں ۔ اور یہہ فساد کی ذریعوں کے روکنے اور شبہوں کیطرف چلنے کو توڑنے کے لئے عمدہ قانون ہے ۔

اور حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ (منکروں نے) کہا اے محمد تو ہمارے معبودوں کے برا کہنے سے باز آ نہیں تو ہم تیرے خدا کو برا کہینگے پس خدا نے انکے بتوں کے برا کہنے سے منع کیا تاکہ وہ خدا کو برا نہ کہیں ۔ اور صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ملعون ہے جو ماں باپ کو گالی دیتا ہے لوگوں نے کہا ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دیتا ہے فرمایا یہ کسیکے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے یہہ کسی کی ماں کو گالی دیتا وہ اسکی ماں کو ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اور تفسیر کبیر مین امام رازی نے فرمایا ہی اس پر کوئی یہہ شبہہ کرسکتا ہے کہ بتونکو

لقائل ان یقول ان شتم الاصنام
من اصول الطاعات فکیف یحسن
من اللہ تعالی ان ینهی عنها والجواب
ان هذا الشتم وان کان طاعة الا
انه اذا وقع علی وجه یستلزم وجود
منکر عظیم وجب الاحتراز منه
والامر ههنا کذلک لان هذا الشتم
کان یستلزم اقدامهم علی شتم اللہ
وشتم رسوله وعلی فتح باب
السفاهة وعلی تنفیرهم عن
قبول الدین وادخال الغیظ
والغضب فی قلوبهم فلکونه
مستلزما لهذه المنکرات وقع
النهی عنه + + + قال وهذه
الایة تدل علی ان الامر بالمعروف
قد یقبح اذا ادی الی ارتکاب منکر والنهی
عن المنکر یقبح اذا ادی الی زیادة منکر وغلبة
الظن قائمة مقام العلم فی هذا الباب
وفیه تادیب لمن یدعو الی الدین لئلا
یتشاغل بما لا فائدة له فی المطلوب لان

برا کہنا تو تابعداری کی جڑھ ہے پھر اس سے
خدا تعالی کا منع کرنا کیونکر درست ہوسکتا
ہے اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ برا کہنا اگرچہ
تابعداری کی بات ہی مگر جب تابعداری
ایسے طور پر وقوع مین آوے جس سے
بہت بری بات پیدا ہو تو اس سے بچنا لازم
ہے اور یہان ہی امر موجود ہے انکی بتون کو
برا کہنا خدا کو برا کہنے اور رسول کو گالیان
دینے اور جہالت کا دروازہ کہل جانے
اور انکو دین اسلام سی بہگانے اور انکی
دلون مین غیظ و غضب پیدا کرنیکا موجب
ہوتا ہے اسلئے خدا تعالے نے اس سے
منع کیا + + +

اور فرمایا ہے کہ اسی آئت سی یہہ ہی معلوم
ہوتا ہے کہ اچہی بات کا لوگون کو حکم دینا
کبہی برا ہی ہوجاتا ہی جب وہ اور برائیون
کے ارتکاب کا موجب ہو۔ اور بری بات
سے روکنا برا ہوجاتا ہے جب وہ زیادہ
برائی کرنیکا باعث ہو۔ اور اس امر کے
تصفیہ کے لئے غلبہ ظن قائمقام یقین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وصف الاوثان بانها جمادات لا تنفع ولا تضر یکفی فی انقداح فی الٰہیتها فلا حاجة بعد الی شتمها

ہوسکتا ہے۔ اور اس آیت مین یہ بھی ادب سکھایا ہے کہ واعظ یا منادی کرنے والے کو چاہئے کہ بیفائدہ بات مین مصروف نہو بتون کی الوہیت توڑنے کے لئے جب اتنا کہنا کہ وہ پتھر مین اور نفع ونقصان پر قادر نہین کافی ہے تو پھر انکو گالیان دینے کی کیا حاجت ہے۔

اِس آیت اور اس حدیث سے بشہادت تفسیر وبیان اکابر اسلام بخوبی ثابت ہے کہ اثناء مباحثہ ومناظرہ مین یا خارج از مباحثہ کسیکے معبود وبزرگ وپیشوای وبانی مذہب کو (گو واقع مین وہ مبطل وگمراہ وبرا کہنے کے لائق ہی کیون نہو) ایسی حالت مین برا کہنا کہ اسکے بدلہ مین خدا اور رسول کو برا کہلانیکا اندیشہ ہو ممنوع وحرام ہے اور وہ عین خدا اور رسول کو برا کہنا ہے۔ جو جلب لعنت وغضب الٰہی کا موجب ہے۔ اسکا خلاف ہم نے کتاب وسنت مین کہین نہین دیکھا۔ اور کسی آیت یا حدیث مین نہین پایا کہ جس حالت مین کسی گمراہ یا معبود باطل کو برا کہنے سے خدا ورسول کو برا کہلانیکا خوف ہو تو اس حالت مین انکو برا کہنا جائز ہے یا یہ امر کسی ہادی وبانی مذہب سے سرزد ہوا ہے۔

ahmadimuslim.de

جو لوگ اِس قسم کے مباحث غیر مہذبانہ کے عادی ہین اور غیر مذہب کے اکابر کو برا کہنے اور اسکے بدلے اپنے اکابر کو برا کہلانے کو منجملہ طاعات عمری ایک بڑی طاعت جانتے ہین اور اس امر کو جہاد لسانی خیال کرتے ہین اپنے اس خیال پر بدلائل ذیل استدلال کرتے ہین۔

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے وقت کے کافرون سے عین اثناء مباحثہ مین مخاطب ہوکر فرمایا۔ اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ۔ یعنے تف ہے تمکو اور تمہارے معبودونکو جنکو خدا کے سوا پوجتے ہو۔

(۲) خدا تعالی نے خود کفار کے معبودون کی نسبت فرمایا ہے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم۔ یعنے تم اور جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو دوزخ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کا ایندھن ہو۔

(۲) آنحضرت صلعم نے عین مقابلہ مین مشرکین کو برا کہلایا اور حسان بن ثابت رض شاعر کو انکی ہجو کے لئے مسجد مین منبر رکھوادیا۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین موجود ہے۔

(۳) محدثین ہر عصر و طبقہ کے غیر ثقات لوگون کو برا کہتے چلے آئے ہین اور سخت الفاظ کذاب و دجال وغیرہ سے یاد کرتے رہے ہین۔ وقس علے ہذا۔

مگر ہمارے خیال مین یہہ استدلالات انکی خیالات کی تائید سے قاصر ہین۔ بات جسمین ہماری انکی نزاع ہے یہہ مفروض و مقرر ہے کہ جس حالت مین معبودون باطل یا کفار کو برا کہنے مین جانب مقابل سے خدا کو برا کہنے کا اندیشہ ہو اس حالتمین انکو برا کہنا جائز ہے یا ناجائز۔ سو ان چارون دلیلون سے ثابت نہین ہے کہ جنکی معبودون یا اکابر کو خدا اور رسول نے یا انکے نائبون نے برا کہا ہے انہون نے اسکے جواب مین خدا اور رسول کو برا کہا یا اس برائی کا خوف اندیشہ تھا ان چارون دلیلون سے استدلال محض انکا خیال ہے۔

بلکہ ہم بشہادت مقال و ظاہر حال یہہ کہہ سکتے ہین کہ ان چارون دلیلون کے موقع پر معبودان باطل و اکابر کفر کو برا کہنے سے خدا اور رسول کو برا نہین کہا گیا اور وہ برا کہنا اس اشد برائی کا سبب نہین ہوا۔

دلیل اول۔ کے موقع پر ظاہر کتاب اللہ سے ثابت ہے کہ کفار نے حضرت ابراہیم کے مقابلہ مین خدا کو برا نہین کہا حضرت ابراہیم کی ذات سے اسکا بدلہ لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نور نبوت و وحی الہی سے یہہ امر جان لیا تھا کہ خدا کو برا کہلانے سے مامون ہو کر ان الفاظ سے انکا مقابلہ کیا تھا۔

دلیل دوئم۔ کا موقع اور شان نزول خود شاہد ہے چنانچہ تفسیر معالم و فتح البیان وغیرہ سے منقول ہو چکا ہے کہ انہون نے اسکے مقابلہ مین خدا کو برا نہ کہا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تہا بلکہ اسکے بدلہ مین برا کہنے کا ارادہ ظاہر کر کے انحضرت کو صرف سمکایا تہا کہ تو ہمارے معبودونکو برا کہنے سے باز آجا یا ہم تیری خدا کو برا کہینگے جس پر فوراً وہ قول خداوندی جس سے ہم نے استدلال کیا ہی (لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ) نازل ہوا جس نے برا کہنے والون اور بدلہ لینی والون کے مقابلہ مین اس آیۃ کو پڑہنے اور اسکا مضمون سنانے سے روکدیا گویا من وجہ ایک حکم نسخ اس پر جاری کیا اس سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ اس آیۃ کی نازل ہونی اور کفار کے مقابلہ مین پڑہے جانے کیوقت خدا کو اپنی برا کہلانیکا اندیشہ نہ تہا بلکہ علم الیقین تہا کہ وہ اسکی مقابلہ مین برا نہ کہینگے۔

دلیل سوم - کا بہی موقع خود ناطق ہے کہ حضرت حسان رض کا کفار قریش کو برا کہنا انحضرت کو برا کہنے کا سبب نہین ہوا بلکہ کفار کا پہلی انحضرت کو برا کہنا حسان کے برا کہنی کا سبب ہوا۔ پہلے انحضرت کی کفار نے ہجو کی اور انحضرت نی اسکی انسداد کی سبیل بجز ہجو نہ پا کر ہجو کی اور حسان کو ہجو اور مدافعت کفار کی اجازت دی۔ چنانچہ الفاظ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم جن سے وہ لوگ استشہاد کرتے ہین اس بیان کی تصدیق کر رہے ہین۔ ایک حدیث مین **صحیحین** کی وارد ہی کہ حسان رض انحضرت کیطرف سے مدافعت وجواب ہی کرتا تہا۔ ایک حدیث مین ہے انحضرت نی حسان کو فرمایا کہ ہماری طرف سی جواب دے (ای بار خدا) تو اسکے روح القدس سے مدد کر اور خود ان اشعار مین جو حسان نے مشرکین کی ہجو مین پڑہی تہے یہہ الفاظ موجود ہین کہ تم نے انحضرت کی ہجو کی ہے مین اسکا جواب دیتا ہون

عن عائشۃ انہ ای حسان کان ینافح (وفی روایۃ یذب عن) رسول اللہ صلعم۔
قال النبی صلعم یا حسان اجب عن رسول اللہ (وفی روایۃ ہنی) اللہم ایدہ بروح القدس۔
وقال حسان هجوت محمدا فاجبت عنہ + وعند اللہ فی ذاک الجزاء
(صحیح بخاری صفحہ ۹۰۹ و صحیح مسلم صفحہ ۳۰۰ وغیرہ)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

امام نووی نے شرح مسلم مین انہی الفاظ و موقع کے لحاظ سے فرمایا ہی
علماء نے لکھا کہ اہل اسلام کو مشرکون کے برا کہنے مین ابتدا کرنا مناسب نہین کیونکہ اسمین
اسلام واہل اسلام کو برا کہلانے کا خوف ہے ۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی تم

قال العلماء ینبغی ان لا یبدأ المشرکون بالسب
والھجاء مخافۃ من سبھم الاسلام واھلہ
قال اللہ تعالی ولا تسبوا الذین یدعون من دون
اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم ۔ وتنزیہ
المسلمین عن الفحش الا ان تدعو الی ذالک
ضرورۃ لابتدائھم بہ فتکف اذاھم ونحوہ
کما فعل النبی صلعم ۔ شرح مسلم ص ۳۰۱

اُن کو گالی نہ دو جنکو یہہ لوگ خدا کی سوا
پکارتے ہین پہر وُہ خدا کو بُرا کہینگے ۔ اور
مسلمانون کو فحش کہنے سے بچنا ہی لازم
ہے ۔ مگر اس حالتمین کہ اسکی طرف ضرورت
داعی ہو ۔ مشرکون نے ابتدا کی ہو اسکے روکنے
کے لئے مسلمانونکیطرف سے بہی ہجو ہو جیسے
آنحضرت صلعم نے (اس موقع پر) کیا ۔

ahmadimuslim.de

دلیل چہارم ۔ کے موقع کو ہی مین لے کہ مخالفین یا نا محدثین نے جن لوگونکو
بالفاظ جرح و تضعیف یاد کیا ہی ان لوگون نے اسکی مقابلہ مین انکو یا انکی باپ دادا کو یا خدا
و رسول کو برا نہین کہا ۔ اور اگر کسی نے جرح کے مقابلہ مین تعصباً جرح کیا ہی تو اسکا پہلے
جارح اول کو علم و اندیشہ نہ تہا ۔ جو لوگ اِس فعل محدثین سے استدلال کرتے ہین انکا
استدلال اسوقت تمام ہو سکتا ہی جبکہ وہ یہہ ثابت کرین کہ جنکو محدثین نے برا کہا
ہے اُنہون نے بجواب اسکی اُن محدثین یا اُنکی باپ دادا کو بُرا کہا ہی ۔ اور اس بُرا کہنے
کا اُن محدثین کو اولاً اندیشہ و علم ہو گیا تہا ۔ ایسا ہی پہلی تین استدلالونمین اِس امر کا بیان
و اثبات اِن پر واجب ہی ۔

بالجملہ جہانتک ہمنی کتاب اللہ کو دیکہا اور احادیث رسول اللہ صلعم کو ٹٹولا ہی انکی خیال کا
کہین ثبوت نہین پایا اور کسیکے معبود و اکابر کو برا کہنے کا (جو خدا اور رسول کے برا کہنے کا سبب ہو)
جواز نہین دیکہا اور جو امر اول مناظرات تحریری کی نسبت ہمنی کہا ہی اور قرآن و حدیث و

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اقوال مفسرین سے اسکا ثبوت دیا ہے وہ بلا مزاحمت و معارضہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

امر دوم اُن **مناظرات تحریری** مین (جو زیادہ تر توجہ ناظرین کے لائق ہے) یہ ہے کہ انمین غالباً اظہار صواب و تحقیق حق کا تو نام و نشان ہی نہین ہوتا بلکہ از سر تا پا الزام و افحام مخاطب پایا جاتا ہے پھر اس الزام مین بھی شائستگی و حق گوئی کا خلاف کیا جاتا ہے اصل متنازع فیہ کو چھوڑ کر اُن الزامات کو اختیار کیا جاتا ہے جنکو اصل متنازع فیہ سے تعلق نہین ہوتا اور بعینہ وہ کام عمل مین آتا ہے جیسا کہ مشہور ہے کسینے کسیکو کہا کہ تمہاری ازار ٹخنے سے نیچی ہے اسلئے تمہاری نماز مکروہ ہوتی ہے اسکی جواب مین اُس نے کہا کہ جاؤ میان تمہاری باواجی کے نکاح پر جو میٹھے چاول پکے تھے اُنمین گُڑ کہان برابر تھا اور اصل متنازع فیہ امر مین بحث کرنے کے وقت ہی حق سے در گذر کر کے ناحق باتون مین الزام دیا جاتا ہے۔

ہمنے مانا کہ ایسے مناظرے در حقیقت مجادلے ہین اور مجادلہ مین اظہار حق و صواب سے مطلب نہین ہوتا صرف الزام مخاطب منظور ہوتا ہے۔ ولیکن اس الزام مین ہی انصاف سے در گذر کر جانا اور راستی و حق گوئی سے یک لخت علیحدہ ہونا تو کسی حال مین جائز نہین ہو جاتا کیا کوئی عاقل (مسلمان ہو خواہ غیر) کہہ سکتا ہے کہ الزام خصم کے لئے رات کو دن اور دن کو رات بتا دینا اور جھوٹ کو سچ کر دکھانا جائز ہے۔ حاشا وکلا ہرگز نہین بلکہ عقل و انصاف و اسلام وغیرہ مذاہب کے یہی ہدایت ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی امر مین الزام ہی دینا ہو تو اسمین سر رشتہ راست بازی اور حق گوئی کو ہاتھہ سے نہ دینا چاہیے مگر مشکل یہ ہے کہ غالباً جو بات کوئی اپنے خصم کے الزام کے لئے کہتا ہے اپنے خیال و اعتقاد مین اسکو حق سمجھتا ہے۔ اور اسمین الزام خصم کو عین حق و صواب جانتا ہے گو واقع مین وُہ ناحق ہو۔ لہذا اس باب مین کوئی ایسا قانون عام پسند اور عام فہم بیان کرنا ضروری ہے جس سے ہر ایک مذہب و ملت کے لوگون کو حق و ناحق مین امتیاز

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کرنا ممکن و سہل ہو اور خود بخود اقرار کرنا پڑے کہ فلان امر جسمین ہمنے اپنے خصم کو الزام دیا ہے حق نہین ہے -

وہ قانون عام جسکو کسی مذہب و ملت سے خصوصیت نہین **یہہ ہے** کہ مسایل ہر مذہب و ملت کی غالباً **تین قسم** ہوتے ہین - **قسم اول** وہ مسایل جو بانی مذہب سے صریح و صاف طور پر سرزد ہوئی ہون اور شہرت و تواتر کے ساتھہ بانی مذہب سے ثابت ہون **قسم دویم** وہ مسایل صریح و صاف جو بنقل احاد یا شاذ و نادر لوگون کے بانی مذہب سے منقول ہون -

قسم سویم وہ مسایل جو اصل بانی مذہب سے سرزد نہوئی ہون نہ بطور تواتر و شہرت اسے منقول ہون نہ بنقل احاد اس سے مروی ہون بلکہ وہ مسایل کسی اور شخص خادم یا حامی مذہب نے بانی مذہب کی اقوال یا افعال سے اپنی فہم و فکر و اجتہاد سے استنباط کر لئی ہون - اور اسے اِس خیال سے کہ یہہ مسایل بانی مذہب [illegible] بانی مذہب کیطرف منسوب کر دی ہون -

ان اقسام سے قسم اول و دویم بے شک داخل مذہب ہین - اول یقیناً - دویم ظناً مگر قسم ثالث کو اصل مذہب بانی مذہب سمجھنا مسامحہ و مجازفہ و مغالطہ ہے - یہان **ایک قسم** اور ہے جو غیرون کے نزدیک مذہب مین داخل و شامل سمجھا جاتا ہے مگر اصل مذہب کے حامیون کے نزدیک وہ داخل مذہب نہین ہوتا - وہ مسایل موضوعہ ہر مذہب و ملت کے ہین جنکو ہر مذہب کے مخالف و دشمن یا نادان دوست از خود بلا سند قول بانی مذہب گہڑ لیتے ہین اور مذہب کیطرف منسوب کر لیتے ہین - مگر حامیان مذہب اس قول کو وضعی و جعلی سمجھکر مذہب سے خارج کر دیتے ہین **ان اقسام** کے مذہب اسلام کے سوائے اور مذہب مین موجود ہونیکی تفصیل کے تو ہم اس مقام مین گنجایش نہین دیکھتے دین و مذہب **اسلام** مین انکی موجود ہونے پر شہادت اقوال علما پیش کرتے ہین -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اہل اسلام کے حکیم حضرت شاہ ولی اللہ رحمت اللہ علیہ اپنی رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں فرماتے ہیں - بر این فقیر واضح ساختند کہ در ہر مذہب احکام سہ قسم میباشند یکی ظاہر مذہب چنانکہ در مذہب امام ابحنیفہ ظاہر مذہب اصول خمسہ از تصانیف محمد بن الحسن است و در مذہب شافعی انچہ در ام و مختصر مزنی مسطور است دیگر نوادر مذہب آن روایات غیر معروفہ کہ از صاحب مذہب و اصحاب او یافتہ یافتہ شود خارج کتب مشہورہ معتمدہ مثل امالی ابو یوسف و رقانیات و ہارونیات و امالی حسن بن زیاد و غیر آن - سوم تخریجات اصحاب وجوہ و علماء مذہب مثل تخریج طحاوی و کرخی و عیسی بن ابان در مذہب ابی حنیفہ و تخریج ابو اسحق شیرازی و غیر آن در مذہب شافعی و ہمچنین در دین محمدی علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات مراتب ثلثہ واقع است - ظاہر دین محمدی و نوادر دین و تخریجات علماء - و این تثلیث در ہر فن از فنون فقہ و سلوک و عقائد جاری است - و صاحب علم و فہم کسی است کہ تفرقہ کند در مراتب ثلثہ در ہر فن و ہر مرتبہ حکمی نہد

ومنہا انی من مسائل ضلت فی بوادیہا الافہام و[illegible] الاقدام وطغت الاقلام انی وجدت بعضہم یزعم ان جمیع ما یوجد فی ہذہ الشروح الطویلۃ وکتب الفتاوی الضخمۃ ہو قول ابی حنیفہ وصاحبیہ ولا یفرق بین القول المخرج وبین ما ہو قول فی الحقیقۃ ولا یحصل معنی قولہم علی تخریج الکرخی کذا وعلی تخریج الطحاوی کذا ولا یمیز بین قولہم قال ابو حنیفہ کذا وبین قولہم جواب المسئلۃ علی مذہب ابی حنیفہ وعلی اصل ابی حنیفہ کذا - ولا یصغی الی ما قالہ المحققون من الحنفیین کابن الہمام و ابن النجیم فی مسئلۃ العشر فی العشر ومسئلۃ اشتراط

اور جناب ممدوح کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتی ہیں [illegible] بھٹک رہی ہیں اور یادوں اصل گئے ہیں اور قلم چل نکلے ہیں یہہ ہی کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ جو مسائل لمبی لمبی شرحوں اور موٹی موٹی فتاووں میں ہیں یہہ سب امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے اقوال ہیں اور وہ لوگ اصلی اور مستنبط (قول سے نکالی ہوئی) قول میں فرق نہیں کرتی - اور وہ علماء کی اس قول کے کہ فلان مسئلہ کرخی کی تخریج ہے - اور فلان طحاوی کی تخریج ہے معنی نہیں سمجھتے - اور وہ اس قول میں کہ فلان مسئلہ ابوحنیفہ نے کہا ہے اور فلان مسئلہ ابوحنیفہ کی مذہب یا اصول پر ہے تمیز نہیں کرتی اور وہ محققین حنفیہ (ابن الہمام و ابن نجیم) کی اس بات کو نہیں سنتے جو انہوں نے کہہ رکھی ہیں کہ مسئلہ دہ در دہ

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

البعد من الماء میلاً فی التیمم وامثالھما ان ذالک من تخریجات الاصحاب ولیس مذھباً فی الحقیقۃ ۔ (حجۃ اللہ صـ ۱۶۵)

اور تیمم میں ایک میل فاصلہ پر پانی سے دور ہونی کی شرط اور اسکے نظائر لوگوں کے تخریجات (نکالی ہوئی باتیں) ہیں

اور امام شعرانی نے **میزان کبریٰ** میں فرمایا ہے

وھذا الامر الذی ذکرنا یقع فیہ کثیر من الناس فاذا وجدوا عن اصحاب امام مسئلۃ جعلوھا مذھبا لذلک الامام ۔ وھو تھور فان مذھب الامام حقیقۃ ھو ما قالہ ولم یرجع عنہ الی ان مات لا ما فھمہ اصحابہ من کلامہ فقد لا یرضی الامام بذلک الامر الذی فھموہ من کلامہ ولا یقول بہ لو عرض علیہ [illegible] فعلم ان [illegible] الی الامام کل ما فھم من کلامہ فھو جاھل بحقیقۃ المذاھب ۔ (میزان کبریٰ صـ ۷۳)

یہہ امر (یعنی پیروان امام کے قول کو قول امام سمجھنا) جو ہمنے ذکر کیا ہے اسمیں بہت لوگ گر پڑے ہیں پس اگر کوئی مسئلہ کے امام شاگردوں (یا تابعداروں) کا پاتے ہیں تو اسکو امام کا مذہب قرار دیتے ہیں ولیکن یہہ بے باکی ہے مذہب امام تو حقیقتاً وہی ہوتا ہے جو اسنے کہا ہوا اور اس سے تادم مرگ رجوع نہ کیا ہو ۔ نہ وہ جو اسکے صحبتیوں نے اسکے کلام کو [illegible] سمجھا ہے جو کچھ انہوں نے سمجھا ہے وہ امام کے سامنے پیش کیا جاوے تو اسکو پسند نہ آوے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو امام کیطرف اس قول کو نسبت کرے جو اسکے کلام سے سمجھا گیا ہو وہ حقیقت مذاہب سے جاہل ہے ،

اور شیخ محمد حیات سندھی نے رسالہ **الایقاف علی سبب الاختلاف** میں فرمایا ہے

ومذھب کل مجتھد ما قال ولم یرجع عنہ +++ ولیس کل ما استنبط من اقوال الامام یکون مذھبہ بل تارۃ یوافق مذھبہ وتارۃ یخالفہ ۔ ولا ینبغی ان تنسب الاقوال المستنبطۃ من اقوال الائمۃ الی الائمۃ بانھا اقوالھم او مذھبھم قطعاً لانہ

مذہب ہر امام کا وہی ہے جو اسنے کہا ہو اور اس سے رجوع نہ کیا ہو +++

اور جو باتیں اقوال امام سے نکالی جاوے وہ اسکی مذہب نہیں ہو جاتا ۔ بلکہ وہ کبھی موافق مذہب ہوگی کبھی مخالف اور یہہ لائق نہیں ہے کہ جو اماموں کے اقوال سے نکالی ہوئی قول ہیں وہ یقیناً امام

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یحتمل انہا لو عرضت علیھم قبلوا اشیائًا منھا وردوا اشیائًا۔ وھذا کما لا ینبسب ما استنبطہ المجتہدون من اقوال النبی صلعم علی انہا اقوالہ ویحتمل کونہا شریعتہ الذی ظھر لھذا القاصر ان معظم المسائل المذکورۃ فی اصول الفقہ ماخوذ من اقوال الائمۃ وذلک ان نظر مثلًا بعض اتباع الائمۃ فی مسائلھم فیجد کثیرًا منھا۔ راجعۃ الی اصل واحدٍ فیجعل ذلک الاصل قاعدۃ لھا ولامثالھا

(ایقاف)

کیطرف نسبت کئے جاوین اور انکی مذہب قرار پاوین احتمال ہے کہ اگر وہ قول امام کے سامنے پیش کئے جاتے تو بعض کو امام قبول فرماتے اور بعض کو رد کر دیتے اسکی نظیر یہہ ہے کہ جو اقوال مجتہدوں نے انحضرت کے اقوال سے نکالے ہین وہ یقیناً انحضرت کے اقوال نہین سمجھے جاتے بلکہ وہ شریعت ہونیکے صرف محتمل ہین۔ تجھہ پر یہ واضح ہوا ہے کہ اکثر مسایل جو اصول فقہ مین مذکور ہین ائمہ کے اقوال سے ماخوذ (مستنبط) ہین جب امام کے پیروان نے اکثر مسایل امام کو ایک قانون کیطرف رجوع ہوتے دیکھا تو اس قانون کو ان مسایل اور انکی نظایر کے لئے اصول قرار دیا۔

ahmadimuslim.de

اس **تفصیل** وشہادت سے تین قسم اول کا وجود دین اسلام و مذہب اسلامیہ مین بخوبی ثابت ہے رہا قسم چہارم جعلی و وضعی مسایل مذاہب سو محتاج بیان نہین ہے۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ ہر مذہب مین بہت سی بناوٹی باتین چل رہی ہین جو لوگون نے از خود بنا لین ہین بانی مذہب یا حامی مذہب سے ثابت نہین ہین۔ **ان اقسام** کا مختلف مذاہب مین وجود ومفہوم ناظرین وسامعین کے خیال مین آیا ہے تو اب **اصل قانون** الزام بیان کیا جاتا ہے سو یہہ ہے کہ اگر کوئی کسی اہل مذہب کو کسی مذہبی بات مین الزام دینا چاہے تو قسم اول اور دوم کے مسایل مین الزام دے سکتا ہے۔ قسم اول مین یقیناً قسم دوم مین بطور ظن۔ کیونکہ صرف یہی دو قسم اصل مذہب ہے۔ اور قسم سوم کے مسایل سے اصل مذہب پر الزام قایم نہین ہو سکتا ایسا ہی مسایل قسم چہارم سے الزام بلکہ یہہ الزام اور بھی ناممکن اور سخت بے انصافی ہے۔ ہان ان دونون اقسامون سے الزام ممکن ہے تو اسی شخص پر ممکن ہے جو ان اقسام کو داخل مذہب سمجھا ہوا ہے۔ کوئی جاہل پیرو مذہب ہو یا خود بھی حضرت معترض۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اِس **قانون** عام فہم و عام پسند (جسکو کسی مذہب سے خصوصیت نہین ہے) کی پابندی ہر شخص کو بوقت الزام ضروری ہے۔ اور اگر الزام مین اِس قانون کی پابندی نہو تو جو شخص دوسرے کے مذہب پر کوئی الزام قایم کرنا چاہے وہ خود اور اسکا مذہب اسی قسم کے الزام کا مورد بن سکتا ہے اور روے زمین پر کوئی مذہب الزام سے بچ نہین سکتا۔

مثلاً اگر کوئی مسلمان کسی عیسائی یا یہودی یا ہندو پر ایسی بات مین الزام قایم کرنا چاہے جو اصل مذہب عیسوی و موسوی و ہندو مین داخل اور قسم اول و دوم سے نہین ہے بلکہ انکے کسی دشمن یا نادان دوست نے از خود بنا کر انکی طرف منسوب کردی ہے اور وہ قسم سوم و چہارم سے ہے تو عیسائی و یہودی و ہندو کو بھی پہنچتا ہے کہ ہزارون وضعی حدیثون اور صدہا غلط اجتہادی و خیالی مسایل سے اہل اسلام پر الزام قایم کرے۔ **ایسا ہی اسکے عکس** کو خیال کرو اور **اگر کوئی عامل بالحدیث** کسی مقلد مذہب حنفی کو اس قسم کی بات مین الزام دینا چاہئے تو وہ مقلد اِس عامل بالحدیث کو اسی قسم کا الزام دے سکتا ہے۔ **ایسا ہی اسکے عکس** کو سمجھ لو۔

یہانسے ہمارے بہائی موحد و عامل بالحدیث جو آجکل ہندوستان و پنجاب حنفیہ مقلدین پر اس قسم کے الزام بذریعہ اشتہارات و تالیفات قایم کررہے ہین اور حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمتہ پر ایا ہن الفاظ کہ فلان مسئلہ امام اعظم کا حدیث کے خلاف ہے۔ اور فلان مردود ہے۔ اور فلان مسئلہ مین امام اعظم نے اِس حدیث کا خلاف کیا۔ اور فلان مسئلہ مین اس آیتہ کا مخالفت نصوص کا دعوی کرتے ہین عبرت و نصیحت پکڑین اور اپنے اِن دعادی و الزامات کو اِس قانون کی کسوٹی پر لگا کر انصاف و اختیار کرین پس جس الزام کو اِس قانون کے مطابق پاوین اور اسکی بناء قسم اول و قسم دوم کے مسایل پر دیکھین اسمین اپنے دعوی کو صحیح سمجھین اور جس الزام کو اس قانون کے مخالف پاوین اور اسکی بناء مسایل قسم سوم و چہارم پر دیکھین اِس الزام سے باز آوین اور کتب فقہ (ہدایہ شرح وقایہ اور مختار۔ وغیرہ) شروح و فتاوی کی ہر بات کو امام ابوحنیفہ کا قول سمجھکر ایسے دعوی کرنے چھوڑ دین اور بشہادت قانون مذکور یقیناً جان لین کہ اِن کتابون مین بہت سے ایسے مسایل ہین جو امام ابوحنیفہ وغیرہ ائمہ کی طرف منسوب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہین اور در حقیقت وہ انکے اقوال نہین ہین -

یہی التماس برادرانہ ہماری دوسری بھائی حنیفہ کے خدمت مین ہے جو اس قسم کے الزام اہل حدیث پر قایم کرتے ہین اور انکو ہندوستان و پنجاب مین بذریعہ اشتہارات و رسایل و اخبارات شایع کرتے ہین اور امام بخاری علیہ الرحمتہ وغیرہ اہل ظواہر کے طرف سخت غلط و بیجا مسایل کو منسوب کرتے ہین وہ بھی اس قسم کے الزامون سے باز آئین اور اپنے الزامات و دعاوی مین اس بے لگاؤ قانون کی پابندی اختیار کرین -

اس قانون اور اس مضمون کی تحریر و بیان سے **زیادہ تر** ان ہی دو فرقہ (اہل حدیث و حنفیہ) کے مناظرات کی اصلاح اور انکی باہم مصالحت مد نظر ہے جو آجکل آستین خانہ جنگی کر رہے ہین اور ایک دوسرے کی شکست و ہلاکت کے لئے ہتھیار و اوزار (رسالے تلوارین) بنا بنا کر اپنے مخالف و حریف (ہنود و عیسائیون) کو (جو ان ہتیارون سے ان دونون کا سر کاٹین) دے رہے ہین - اسکے اس کارروائی کی تفصیل سے اس مقام مین مجھی **دو امر** مانع ہین **ایک** مضمون کا طول ہوجانا اور اس تفصیل کا موقع نہ رہنا - **دوسرا** یہ کہ ایک فعل کی تفصیل سے اسکے فاعل کی تفصیل و تخصیص وقوع مین آتی ہے اور اس سے شخصی بحث شروع ہو جاتی ہے اور اس سے اب مین استعفا داخل کر چکا ہون اور یہ مضمون اسکی انسداد کے لئے لکھ رہا ہون لھذا اس مجمل اشارہ و نصیحت پر اکتفا کر کے اپنے دونون فریق کے بھائیون سے امید رکھتا ہون اور التماس کرتا ہون کہ اب بھی اس نقصان عظیم کا لحاظ فرمائین اور خانہ جنگی سے باز آوین اور اپنے مخالفین دین کو اپنے دین پر ہنسنے اور چوٹ کرنے کے اسباب بہم نہ پہنچاوین - اور بنظر اتفاقی اصول و مسایل باہم اتفاق کر کے ان اصول و مسایل کی اشاعت مین کوشش کو کام مین لاوین چنانچہ مضمون اشاعت مذہب اسلام مین عرض کیا گیا ہے - انسے **علاوہ عموماً مباحثین** و مناظرین ہر مذہب و ملت کی خدمتمین ناصحانہ التماس ہے کہ وہ بھی اپنے مناظرات و تحریرات مین اس

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قانون کی رعایت کرین اور انکو توہین وتحقیر مخاطب واکابر مذہب مخاطب اور الزامات بیجا ومطاعن ناروا سے (جنکی تشریح امر اوّل ودوم مین ہوئی) محفوظ رکھین تاکہ وہ اور اُنکے مذاہب اور اکابر مذاہب طعن وتوہین سے بچین اور مُلک مین امن قائم رہے۔

اخیر مین گورنمنٹ کی خدمتمین مودبانہ یہہ التماس ہے کہ گورنمنٹ از راہ منصب سیاست وحمایت رعیت اس قسم کے مناظرات (غیر مہذبانہ مفسدانہ) سے (تقریری ہون یا تحریری) ہر مذہب وملت کے لوگون کو قبل از وقوع روک دیا کرے اور اس بات مین ایک ریزولیوشن یا قانون پاس کرے جسکا منشا یہہ ہو کہ اس قسم کے مناظرات جو شر وفساد وبے تہذیبی ونا انصافی پر مبنی ہین کوئی نہ کرنے پاوے اور کوئی عام مجالس مین یا تحریرات ورسائل مین کسی سے مناظرہ یا مجادلہ کرنا چاہے تو وہ ان شروط کا جو اس مضمون مین مذکور ہین یا انکے ہم وزن وہم معنی وہم ناشر اور شروط کا پابند رہے۔

ahmadimuslim.de

ہماری اس التماس پر اگر کوئی یہہ نکتہ چینی کرے کہ جو گورنمنٹ نے تعزیرات ہند مین دفعہ ۲۹۸ قایم کر رکھی ہے اس فساد کی انسداد کے لئے وہی کافی ہے اسباب مین اور قانون یا رزولیوشن پاس کرنیکی ضرورت نہین ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس دفعہ مین اجمال ہے اور یہہ تشریح نہین ہے کہ جو مناظرات متضمن شر وفساد آجکل ہو رہے ہین یہہ اس دفعہ کے مورد ہین۔

ہم گورنمنٹ کو اس بات کیطرف توجہ دلانا چاہتے ہین کہ گورنمنٹ اس اجمال کی تفصیل کر دے اور لوگون کو یہہ جتا دے کہ اس قسم کے مناظرات اس دفعہ کے مورد ہین۔

اور اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ مذہبی مناظرات سے روکنے مین مذہب مین دست اندازی متصور ہے جو گورنمنٹ کے منصب وشان سے بعید ہے۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اولاً تو اس قسم کے مناظرات غیر مہذبانہ کسی مذہب وملت مین داخل نہین ہین چنانچہ اس مضمون مین کسیقدر اسکا ثبوت دیا گیا ہے پہر انمین دست اندازی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مذہبی کیونکر ہو سکتی ہے ثانیاً اگر بالفرض یہہ دست اندازی مذہبی ہی تو جس حالتمین اس دست اندازی مین سیاست و انتظام و امن ملک متصور ہے تو یہہ دست اندازی منصب گورنمنٹ سے مخالف نہین ہے۔ بہت ایسے مذہبی امور ہین جنمین گورنمنٹ سیاست و انتظام و پولیٹیکل اصول کی نظر سے دست اندازی کرتی ہے۔ پہر ان مناظرات بیجا مین جو امن و انتظام مین خلل انداز ہین دست اندازی گورنمنٹ کے منصب سے کیون بعید ہے دور کیون جاؤ ان ہی مناظرات و مذہبی منازعات کو دیکہہ لو۔ گورنمنٹ انمین بعد الوقوع جب اسکو انکے نتائج سے مشکلات پیش آتی ہین پرائیوٹ اور پبلک دونون طور پر دخل دیتی ہے اور ان مشکلات کے دور کرنے مین انواع تکالیف اوٹہاتی۔ چنانچہ ملتان کا واقعہ تکرار ہنود و مسلمانان جو ابہی گذرا ہی اور جو اسمین صاحبان ڈپٹی کمشنر وغیرہ کو مشکلات پیش آئی ہین ناظرین اخبارات پر مخفی نہین ہے ایسا ہی مراد آباد کے منازعات اہل اسلام و ہنود کو بہی بہت عرصہ نہین گذرا۔ آرہ ضلع شاہ آباد مین جو موحدین اور حنفیہ کے تکرار سے نتیجہ ظاہر ہوا [illegible] طلبی فوج کی یعنی کمپ دانا پور مین تار دیا جسکا ذکر ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۳ مین کیا ہے۔ وہ بہی واقفی ملکی حالات پر مخفی نہین ہے۔ تو اس سے یہی بہتر ہے کہ گورنمنٹ ان مفاسد کو قبل از وقوع روکے اور اپنے آپکو اور ملک کو ان مشکلات سے بچاوے۔ اور اگر چور کو چوری کے وسائل بہم پہنچاتے ہوئے۔ اور دو شخصون کو باہم لڑائی کا سامان کرتے ہوئے نہ پکڑنا چوری اور لڑائی کے واقع ہوجانیکے بعد ہی مواخذہ کرنا اصول سلطنت مین داخل ہے تو گورنمنٹ کو ان مناظرات مین دخل نہ دینے کا اختیار ہے۔ ہم نے جو اپنے خیال مین ملک و مذہب و قوم کے حقمین بہتر سمجہا بنظر خیرخواہی عرض کر دیا آئندہ مصالح و مفاسد ملک و سلطنت کو گورنمنٹ بہتر جانتی ہی۔ ع امور مملکت و ملک خسروان دانند۔

تسکین۔ نمبر ۱ (جس مین اہل نیچر کا جواب بالخصوصیت خطاب ہے) عنقریب نکلنے والا ہے ناظرین تسلی رکہین۔ اور دعا کرین کہ مہتمم و کارندے پہر بیمار نہ ہوجاوین۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de